225

Bizzltze

تفسیر کتاب اعمال

ملقب

تذکرۃ الابرار

اِس کتاب کو فایدہ عام کے لئے پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے سکرٹری اول
چرچ مشن سوسایٹی پنجاب وسندہ نے اور پادری مولوی عماد الدین لاہز نے ملکر تصنیف کیا

اور کرسچن نالج سوسیٹی کی طرف سے شایع ہوئی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۷۹ ع

دفعہ اول
جلد ۱۰۰۰

دیباچۃ الکتاب

انجیل متی کی تفسیر جسکا لقب خزانۃ الاسرار ہی لکھنے کے بعد مناسب سمجھا گیا کہ رسولوں کے اعمال کی تفسیر جسکی زیادہ ضرورت ہی لکھی جاوے کیونکہ خدا کا کلام پاک اب ہندوستان میں آیا ہی اور خدا کے فضل سے جگہ جگہ جماعتیں قایم ہوتی جاتی ہیں مناسب ہی کہ ایسے وقت میں ہمارے بھائیوں کے ہاتھہ میں اعمال کی تفسیر ہو کیونکہ وہ کلیسیاؤں کی بنیادی تواریخ بھی ہی پس وے قدیم کلیسیاؤں کی حالات سے واقف ہو کے ہندوستانی کلیسیاؤں کی بنیاد مناسب طور پر ڈالیں تاکہ الٰہی برکتیں ہندوستانی جماعتوں پر مسیح خداوند کے وسیلے سے بہت نازل ہوویں۔ پس پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مشنری امرتسر نے بہت سی انگریزی تفسیروں سے اِس تفسیر کے مضامین کو انتخاب کیا اور بندہ نے اِن مضامین کو ترتیب دیکر اردو میں لکھا اور بعض اور مضامین جو اِس ملک کے لئے مفید تھے بندہ نے حسب ضرورت اِسمیں زیادہ کئے پر جیسے کہ کتاب اعمال بھائیوں کے دکھوں کی تواریخ بھی ہی ویسے ہی اِس تفسیر کے لکھنے کے شروع سے کتاب کے خاتمہ تک اسقدر رکاوٹیں اور آزمائشیں اور جسمانی تکلیفات اِس بندۂ راقم پر آئیں اور شیطان نے اِس کام میں حرج ڈالنے کو ایسی پریشانی میں ڈالا کہ گویا آگ کے جلتے تنور میں بیٹھہ کر یہہ تفسیر لکھی گئی

خدا کی مدد ہمارے مقدس بھائیوں کی دعاؤں سے راقم کے شامل حال رہی اور دلی تسلی سے خداوند نے بہت ہی مضبوطی بخشی اور اُس کے فضل سے یہہ کام تمام ہوا اب خدا سب پڑھنیوالوں کو اور ہم عاجز لکھنے والوں کو بھی روحانی برکتوں سے بھر دے کہ ہم سب اپنا اپنا اِس دنیا کا دورہ رسولوں کے نمونہ کے موافق پورا کرکے ابدی اور حقیقی آرام میں داخل ہوویں یسوع مسیح ابن اللہ کے وسیلے سے آمین

کتاب اعمال کو انجیلوں کیا نسبت ہی

چاروں انجیلیں اُن کاموں اور تعلیموں کا مجموعہ ہی جو مسیح نے کیا اور سکھلایا جبتک کہ اُسنے عروج فرمایا- اعمال میں انجیلی تواریخ اور کام و تعلیمات آگے بڑھتے ہیں پس اعمال کو اناجیل سے وہ نسبت ہی جو میوہ کو درخت سے نسبت ہی- اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ بیج زمین میں بویا گیا اعمال میں دیکھتے ہیں کہ بہت پھل لایا (یوحنا ۱۲-۲۴) میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں جبتک گیہوں کا دانہ زمین میں گرکے نہ مرجاوے اکیلا رہتا ہی پر اگر مرے تو بہت سا پھل لاتا ہی- اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ مسیح نے آدمیوں کو اپنے پاک خون سے خرید لیا اعمال میں وہ خریدی ہوئی کلیسیائیں نظر آتی ہیں اول یہودیوں میں پھر غیر قوموں میں یروشلم سے روم تک یعنے یہودیوں کے پایہ تخت سے غیر قوموں کے پایہ تخت تک- اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہی اعمال میں دیکھتے ہیں کہ وہ بادشاہت پھیل گئی (فایدہ) مسیح نے کہا تھا کہ اِس پتھر پر میں اپنی کلیسیا بناؤنگا اعمال دکھلاتے ہیں کہ کلیسیائیں بنگئیں- مسیح کا دین جب تک کہ وہ جسم میں زندہ تھا بخوبی سکھلایا نہیں جاسکتا تھا کیونکہ اِس دین کی ساری بنیاد مسیح کی موت اور اُسکے جی اُٹھنے پر موقوف تھی پس جب تک کہ سرمردوں میں سے نہ اُٹھا اعضا بھی بخوبی نظر نہ آئے جب وہ جی اُٹھا تو سارا بدن جی اُٹھا

جب تک آدم بھاری نیند میں نہ سویا حوا پیدا نہ ہوئی تھی پر جب وہ سوگیا تب خدا نے اُسکی پسلی سے حوا کو ظاہر کیا جس سے ساری دنیا آباد ہوئی مسیح جب مرگیا تو اُس کی موت و زندگی سے کلیسیا نکلی اور اب اُس کلیسیا سے ساری دنیا بھری جاتی ہی

جب مسیح پردہ میں چلا گیا تو اُس نے وہاں سے ساری کلیسیا کا انتظام کیا- اُسکے دنیا میں حاضری کے وقت کچھ صبح سی نمودار ہوئی تھی پر جب وہ اپنے جلال کو پہونچا تو اب کھلا ہوا دن دیکھتے ہیں

چاروں انجیلیں خدا کے بیٹے کی انجیلیں ہیں مگر اعمال کی کتاب خدا کی روح کی انجیل ہی

یا یوں کہو کہ اعمال کی کتاب انجیلوں کا تتمہ اور خطوط کا دیباچہ ہی اور کلیسیا نے انجیل کی جلد میں ایسے ٹھیک موقع پر اُسے رکھا بھی ہی- اُسکو ہر دو طرف نہایت ہی عمدہ نسبت ہی اگر یہہ کتاب نہوتی تو خطوط مشکل سے سمجھہ سکتے تھے خاصکر اِس زمانہ میں

اعمال کی کتاب میں سب کام اگرچہ آدمیوں کے وسیلہ سے ہوئے مگر حقیقت میں اُن سب کا کرنیوالا مسیح خداوند تھا (یوحنا ۱۴-۱۲) جو مجھہ پر ایمان لاتا ہی یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں

قدرت سب مسیح کی تھی جو بعض وسیلوں میں ظاہر ہوئی تھی جب وہ دنیا میں تھا دیکھو اُس نے اپنے کپڑے کے دامن کے وسیلہ سے صحت بخشی تھی (متی ۹-۲۰) اور جب آسمان پر چلا گیا تو پطرس کے سایہ سے چنگا کرتا تھا (اعمال ۵-۱۵) اور اسی طرح پولوس کے رومالوں سے بھی صحت بخشی تھی (اعمال ۱۹-۱۲)

پس چاہئے کہ ہم آدمیوں اور چیزوں پر سے نظر ہٹا کے اُس کی طرف نظر کریں جس نے یہہ سب کچھہ کیا (اعمال ۴-۱۲)
اعمال کی کتاب سے خاصکر بڑی بات یہہ نکلتی ہی کہ ساری قوّت اور قدرت مسیح یسوع میں ہی اور اُسی جگہ سے آتی ہی اسلیئے ہر جگہ میں لکھا ہی کہ وہ خداوند ہی یونانی میں لکھا ہی کہ کیوریاس یعنے یہوداہ ہی مسیح کے حق میں قریب ایک سو دفعہ کے یہہ لفظ لکھا ہی اور اُسی کے حق میں (۲۴ زبور) کے درمیان سوال ہی کہ یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی

کتاب اعمال کا محاورہ ہی کہ مسیح خداوند ہی اور اُس سے مسیح کی پوری خداوندی کا اقرار ہی اور اعمال کے وقعات صاف دکھلاتے ہیں کہ مسیح اپنی کلیسیا میں تاثیر کرتا ہی یعنے مسیح مسیحیوں میں یا عیسیٰ عیسائیوں میں یا کیوریاس کیوریائی میں یعنے خداوند اپنی جماعت میں موثر و موجود ہی اپنی قدرت خاص سے (اعمال ۱-۲۱ و ۲۴ و ۲-۲۳ سے ۳۵ و ۳۷ و ۳-۶ و ۴-۲۹) پر سوچو پس جو کچھہ دنیا میں بھلائی ہوتی ہی یا مناسب انتظام ہوتا ہی سب آسمان سے ہوتا ہی مسیح کی قدرت سے (اعمال ۱-۹ سے ۱۱ و ۲-۲ و ۷-۵۵ وغیرہ

مسیح خداوند ہندوں کے دیوتاؤں کے موافق آسمان میں نہیں بیٹھا ہی کہ بے پرواہ اور بے خبر اور بے تاثیر ہو۔ اور نہ مسلمانوں کے خدا کی مانند تقدیر ازلی کا مجبور ہی کہ جَفَّ القَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ جو ہونیوالا تھا اُس کی بابت قلم خشک ہوگیا ہی۔ اب اور کچھہ ہو نہیں سکتا پر وہ جو سچا اور بر حق زندہ خدا ہی اب تک کام کرتا ہی اُس سے قدرت نکلتی ہی اور زمین پر موثر ہی۔ اور اُسکی مخالفت بھی ابلیس اور اُسکے لوگونسے ہوتی ہی پر وہ اپنے دست بالا سے غالب ہی وہ سُنتا ہی دیکھتا ہی مدد بھیجتا ہی جواب دیتا ہی کام لیتا ہی قدرت دیتا ہی وہ کوشش کرتا ہی کہ اِس عالم اختیاری میں اُسکی انجیل پھیل جاوے اور سب کچھہ اُس کے قدموں کے نیچے آوے

اعمال کی کتاب گویا فتح کا گیت ہی یا شادیانہ بجاتا ہی مسیح خداوند کی فتحیابی پر (زبور ۶۸-۲۶ و ۴۵-۴ سے ۷ و ۲-۶ سے ۹ و ۱۱۰-۱ سے ۵) کو بھی پڑھو۔ اِنجیل فتحمند ہی بالاخانہ سے عبادت خانوں سے گھروں اور بازاروں سے دیہات اور شہروں سے میدانوں اور جزیروں سے قیدخانہ اور چھاؤنیوں سے کچہریوں اور محلوں سے گاڑیوں اور کشتیوں سے۔ یہودیوں کے درمیان اور غیر قوموں کے درمیان جنرلوں اور صوبہ داروں اور سپاہیوں اور ملاحوں عالموں اور جاہلوں عورتوں اور مردوں اور بچوں کے درمیان بھی

پہلے یروشلم میں پھر تمام یہودیہ میں پھر سامریہ میں پھر تمام دنیا کی سرحدوں تک یہہ سب کچھہ سر کی طاقت سے ہی جو مسیح ہی سب اعضا سر سے قوت پاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں (افسی ۱-۲۰ سے ۲۲)
سب ہتھیار انجیل کے برخلاف نکمے ہیں سبطرح کی مخالفت اُس کے ساتھہ ہو چکی ہی اور ہوتی ہی پر کامیاب نہیں ہوسکتی اُسی قدرت کے سبب سے جو مسیح سے نکلتی ہی وہ بادشاہت کرتا ہی اور ابد تک کریگا

ساری مخالفت جو ہوتی ہے اُسی کا جلال ظاہر کرتی ہے اور اہل مخالفت برباد ہو کے عبرت ہوتے ہیں

پر مسیح حقیقی بادشاہ ہے وہ سلطنت کرتا ہے اور ابد تک کریگا۔ وہ نبی ہو کے سکھلاتا ہے اور سکھلاویگا اور کاہن ہو کے کہانت کا کام کرتا ہے اور کریگا

اگر کلیسیا کی تواریخ کا پہلا صفحہ کھول کے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ زندگی کسطرح پر کلیسیا کے لئے طیار کی گئی تھی دیکھو یہودی لوگ تمام دنیا میں تتر بتر اور آوارہ ہو گئے تھے تو بھی غیر قوموں سے جدائی تھی اور سال میں تین دفعہ عیدیں کرنے کو یروشلم میں آتے تھے اور مسیح کے جی اُٹھنے کے ۴۰ برس بعد تک یہہ ہوا یعنے ہیکل کی بربادی تک اِس سے بھی فایدہ نکلا کہ اکثر غیر قومیں خمیری ہو گئیں اور بہت لوگ بت پرستی سے باز آئے اور انجیل کے لئے اُنکے دل طیار ہو گئے اِسواسطے سپٹواجنٹ کا ترجمہ ہوا اور یہہ ترجمہ بہتوں کی طیاری کا باعث ہو گیا۔ پھر رومی سلطنت اور سڑکوں اور جہازوں کے وسیلہ سے ایک جگہ کے خیالات دوسری جگہ جانیکے لئے بھی خوب راہ کھلی تھی اور پھر دیکھتے ہیں کہ غریب مچھووں اور جاہلوں اور عالموں کے وسیلہ سے انجیل دنیا میں بہت ہی مؤثر ہوئی یہہ انتظام اِنسان کی تدبیر سے نہیں ہے اُسی سے ہے جو حقیقی بادشاہ اور بڑا مدبر و منتظم ہے

اِس کے بعد اگرچہ بہت سی مخالفتیں بھی انجیل کے برخلاف اُٹھیں مگر اُنسے بھی باطنی فایدے نکلے جب کلیسیا میں کڑکڑاہٹ آئی تب پادری پیدا ہو گئے (اعمال ۶-۳) جب ختنہ وغیرہ کی بابت بحث ہوئی تو پہلی عام مجلس تجویز ہو گئی (اعمال ۱۵-۶) جب کلیسیا میں دغا نے اثر کیا تو حننا و صفیرہ کی موت آئی اور عبرت ہوئی جب لوگوں نے دینداری کو دنیا کمانے کا وسیلہ بنایا تب شمعون جادوگر اور الیماس پر سزا کا فتوی ہوا (اعمال ۸-۲۰ و ۱۳-۱۰) اور اور واقعات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک حقیقی بادشاہ جس کی حکومت باطن میں ہے موجود ہے اور کلیسیا کا انتظام کر رہا ہے وہی مسیح یسوع ہے

اور جب اُسکے کئے ہوئے کام دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ اب کیا کریگا کیونکہ اُسنے جو کہا تھا وہ ہوا اور جو باقی ہے وہ بھی ضرور اپنے وقت پر ہو گا

اعمال میں رسولوں کی تعلیم پر خدا سے گواہی دیگئی ہے کہ وہ خدا سے ہے اور وہ تعلیم نمونہ ہے کلیسیا کے انتظام و تربیت اور تادیب کے لئے

یا وہ ایک میگزین ہے دنیا اور شیطان کی لڑائی کے لئے جو ہر زمانہ میں کلیسیا کام میں لا سکتی ہے۔ یا وہ ایک دوائی خانہ

ہے دنیا کی تمام روحانی بیماروں کے لئے۔ یا وہ ایک توشہ خانہ ہے ایمان اور صبر اور امید کا تمام مسافران آخرت کے لئے - یا وہ ایک بے انتہا خزانہ ہے کلیسا کے انتظام و اخراجات کے لئے جو حقیقی بادشاہ سے دیا گیا ہے

اُس سے سب اُسقف اور قسیس کلیسا کا انتظام کرنا سیکھیں - اور شہید لوگ مرنا سیکھیں - اور پادری و معلم لوگ کلیسیا کو تعلیم دینا سیکھیں - اور مشنری لوگ اُس سے دورہ کرنا سیکھیں - اور صالحین لوگوں کی جماعت اُس سے دنیا میں رہنا سیکھے - اور سب دیندار لوگ جانیں کہ جسقدر شیطان اُنپر غلبہ کرتا ہے اُسیقدر مسیح بادشاہ مدد کے لئے نزدیک ہے - جیسے اگناسیوش نے کہا کہ جب تلوار کے نزدیک ہیں تب خدا کے نزدیک ہیں درندوں کے درمیان خدا کے ہاتھہ میں ہیں

(ف) اُس زمانہ کو اِس ہمارے زمانہ سے بڑی موافقت ہے اگرچہ انگریزی سلطنت کے سبب اب ہم اِسقدر ستائے نہیں جاتے ہیں تو بھی اُس حقیقی تباین اور دشمنی کے سبب جو دینداری اور بد دینی کے درمیان ہے روحانی اور جسمانی تکلیفات ابتک دینداروں کو برابر ملتی ہیں جو غیر قوم کو کم نظر آتی ہیں پر وہ خوب جانتا ہے جو روحانی جنگ میں ہے یہودی اب تک پریشان اور آوارہ ہیں اور کسی کے ساتھہ اُنکا میل نہیں ہے وے توریت اور نبیوں کی کتابوں کے محافظ اور انجیل کی صداقت کے گواہ ہیں اُنکی حالت پوری صداقت انجیل کی ہے - جو کچھہ قدر منزلت اُسوقت سلطنت روم کی تھی اِسوقت اُس سے زیادہ انگلستان کی سلطنت کو ہے تمام دنیا کے باشندوں کا ساتواں حصہ ملکہ معظمہ کی رعیت ہے انگریزی زبان بھی تمام دنیا میں سُنائی جاتی ہے اور آمد رفت بھی ہر طرف سے بوسیلہ ریل اور اگنبوٹ کے خوب جاری ہے - اب دنیا میں کلام کا ترجمہ نہ صرف یونانی میں مگر قریب ہر زبان کے ہے - اور مخالفت بھی ہر طرف سے ہوتی ہے - پر انجیل اِس مخالفت سے زیادہ پھیلتی ہے - طرح طرح کے طوفانوں کے درمیان چلکر اب کلیسیا حقیقی بندر کے نزدیک ہے

کتاب اعمال کے اعتبار کا ذکر

اِس کتاب کے غیر معتبر ہونے کی بابت کبھی کچھہ ذکر نہیں ہوا - ہاں بعض اہل بدعت نے اِسکی بے اعتباری کی بابت کچھہ بولا ہے - پر اِسلئے ہے کہ اُنکی تعلیم اِس کتاب کے برخلاف ہے اور جب اِس کتاب کے برخلاف ہے تو اُسکے اصول کے بھی برخلاف ہوئی اور اُسکے اصول اناجیل اربعہ اور کتب مقدسہ ہیں اِسلئے اُن کی تعلیم نہ صرف اِسکے برخلاف ہے پر تمام کتب مقدسہ کے برخلاف ہوئی

وہ لوگ جو اِس کی مخالفت کرتے ہیں یہہ ہیں فرقہ ابیونائٹس - فرقہ مینا کینز - و فرقہ مارسیونائٹس - پس

اِن لوگوں کے سوا اور کسی نے کچھ فرق نہیں ڈالا ہاں آجکل جرمن اور انگلینڈ میں بھی بعض ہیں جو معجزات کا محض انکار کرتے ہیں وہ بھی منکر ہیں پر یہہ لوگ نہ صرف اِس کے منکر ہیں پر تمام کتب مقدسہ کا انکار کرنیوالے ہیں کیونکہ تمام کتب مقدسہ معجزات سے بھری ہیں جسکا وہ انکار کرتے ہیں پس یہہ لوگ کچھ چیز نہیں ہیں جنکی باتوں پر توجہ کیجائے۔ اِس کے سوا تمام جہان کے دینداروں نے بلا حجت اِس کتاب کو قبول کیا ہے اور الہامی جانا ہے اور لوقا کی تصنیف بتلائی ہے جو اُسنے پولوس رسول کے ساتھ ہو کے لکھی تھی اور بڑی دلیل اُس کی حقیت پر یہہ ہے جو (اعمال ۱-۱) کے ذیل میں لکھی ہے اُسے دیکھنا چاہئے

اِس کتاب کا نام اعمال الرسل ہے اور یہہ نام سب سے پُرانے نسخوں میں ملتا ہے مثلاً سوریانی اور مصری نسخوں میں جو دوسری صدی کے ہیں

لوقا اِسکا مصنف وہی پیارا طبیب ہے جسکا ذکر (کلسی ۴-۱۴) میں ہے وہ پولوس رسول کا ساتھی اور ہم خدمت اور اِنجیل سوم کا لکھنے والا ہے

یوسیبیوس کہتا ہے کہ وہ انطاکیہ کا باشندہ تھا۔ اِس کی دونوں کتابوں کا پہلا فقرہ یہہ ہے (اے تھیوفلس) جسکو بزرگ یا بہادر کا لقب دیا گیا تھا جو فیلکس اور فسطس اور سب رومی حاکموں کا لقب تھا (اعمال ۲۳-۲۶ و ۲۴-۳ و ۲۶-۲۵) اِس سے ظاہر ہے کہ تھیوفلس کوئی درجہ یا عہدہ رکھتا تھا

لوقا آپ کہتا ہے کہ یہہ کتاب اعمال میری انجیل کا دوسرا حصہ یا تتمہ ہے ایک پہلے لکھا دوسرا پیچھے سے لکھا اور دونوں ملکر ایک کتاب خیال کیا چاہئے

لوقا نے اُسکے واقعات کو کوشش سے صحیح طور پر جمع کیا ہے جیسے (لوقا ۱-۳) سے ظاہر ہے۔ بعض واقعات اُسکے دیکھے ہوئے ہیں کیونکہ (اعمال ۱۶-۱۰ سے ۲۸-۳۱) کے آخر تک وہ لفظ ہم سے لکھتا ہے۔ باقی واقعات اُسنے پولوس سے دریافت کر کے لکھے ہیں

شہر روم میں درمیان ۶۳ء کے یہہ کتاب اعمال تمام ہوئی تھی جب قید سے مخلصی کا وقت قریب تھا اور شروع اِس کے لکھنے کا قیصریہ میں ہوا تھا جب پولوس دو برس تک وہاں تھا (اعمال ۲۴-۲۷) اِس کتاب میں ۳۰ برس تک کے واقعات کا ذکر ہے اور بہت اور باتوں کا ذکر نہیں ہے

مثلاً پولوس کا عرب میں جانا جیسے (گلاتی ۱-۱۷) میں ہے اور اُسکی اُن محنتوں کا بھی ذکر نہیں ہے جو اُن ایام میں ہوئیں جب وہ یروشلم سے بھاگا تھا اُسوقت تک کہ ترسس میں آیا (اعمال ۹-۳۰)

اُس کی اُس محنت کابھی ذکر نہیں ہے جو انطاکیہ میں ایک وقت ہوئی تھی (۱۱-۲۵ و ۲۶) گلاتیہ میں کلیسا کی بنیاد ڈالنے کابھی ذکر نہیں ہے جسکا اشارہ (۱ قرنتی ۱۶-۱) میں اور (گلاتی ۱-۲) میں ہے

یہہ تو یقین ہے کہ ضرور یہہ کام بھی پولوس سے ہوئے (اعمال ۱۸-۲۳ و ۱۶-۶) اور قرنت اور افیسُس کابھی ذکر بہت تھوڑا ہے (۱۸-۱۸ سے ۲۳) اور (رومی ۱۵-۱۹) میں لکھا ہے کہ یروشلم سے الرکن تک گیا اِسکا ذکر بھی اعمال میں نہیں ہے خطوط میں ہے (۲ قرنتی ۱۱-۲۳ سے ۳۳)

پس یہہ سب کچھہ بیان نہیں ہوا ہے صرف اتنا بیان ہوا ہے جو مناسب اور ضروری تھا اور اُس نے مختصر تواریخ لکھی ہے بہ تفصیل

اِس کتاب میں ایک دو ایسی تواریخوں کابھی ذکر ہے جو خاص ہیں جنسے خاص وقت معلوم ہوجاتا ہے مثلاً وہ قحط جو زمانہ فلادیوس قیصر میں ہوا تھا (۱۱-۲۸) اور اِسی طرح ہیرودیس کی موت کا ذکر (۱۲-۲۳) یہودیوں کی جلاوطنی کا ذکر جو فلادیوس سے ہوئی تھی (۱۸-۲) اور فسطس کی حکومت کا شروع بھی (۲۴-۲۷) یہہ سب واقعات دنیا کی تواریخ سے وقت معینہ کا ثبوت کرتے ہیں

اکثر تواریخوں میں بزرگوں کا خاص ذکر ہوا کرتا ہے کہ وہ کیسے تھے کب پیدا ہوئے کب مرے اور اُنکے خاندان اور شان وشوکت کا ذکر بھی آتا ہے مگر لوقا ایسی باتیں بہت کم لکھتا ہے وہ مسیح کا خادم مسیح کی خدمت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ پطرس وپولوس صرف خادم ہیں مسیح سب کچھہ ہے (۱ قرنتی ۳-۵) پس وہ کچھہ ذکر لوگوں کا کرکے فوراً مطلب اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے تاکہ اُنکی طرف سے نظر ہٹکر جلدی اُسپر نظر ٹھہرے جو حقیقت میں کام کرنیوالا اور اُن میں مؤثر ہے آدمیوں کی روشنی اُس کے جلال ابدی کے سامہنے چمک نہیں سکتی جلال اُسی کا ہے اب اور ابد تک آمین

پہلا باب

(۱) پہلا رسالہ ای تھیوفلس میں نے اُن سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع سے کرتا اور سکھاتا رہا

(۱سے ۱۱تک) بطور دیباجہ کے ہی اور وہاں خداوند کے آسمان پر جانے کا ذکر ہی (پہلا رسالہ) یعنے لوقا کی انجیل۔ مصنف کہتا ہی کہ وہ میرا پہلا رسالہ ہی اور یہہ میرا دوسرا رسالہ ہی یعنے انجیل لوقا اعمال کی کتاب کا پہلا حصہ ہی پس یہہ دونوں حصے ملکے ایک پوری کتاب ہی اب کچھہ ضرور نہیں ہی کہ ہم اعمال کی کتاب کے الہامی ہونے پر جُدے دلایل پیش کریں کیونکہ جو دلایل انجیل لوقا کے ثبوت پر پیش ہوتے ہیں اُنہیں کے ماتحت اعمال کی کتاب بھی ہی اِسلیئے کہ پہلا اور دوسرا حصہ ملکر ایک کتاب ہی اگرچہ دو جُدے حصے ہیں (ف ۱) انجیل لوقا میں مصنف نے مسیح کو دکھلایا ہی اب اعمال میں بھی مسیح کو دکھلاتا ہی (ف ۲) جو کوئی بنیاد ڈالتا ہی اُسپر عمارت بھی بناتا ہی پس پہلی کوشش پر ہم بس نکرینگے بلکہ پورانی نصیحتوں پر نئی نصیحتیں بڑھاویں اور جو کوشش کی گئی اُسپر اور کوشش بھی کرینگے (تھیوفلس) نام ہی ایک بزرگ کا لوقا نے اِس کتاب کے پہلے حصہ میں بھی اُسکو فاضل تھیوفلس کہکے خطاب کیا ہی (لوقا ۱-۳) لفظ تھیوفلس کے معنے ہیں محب اللہ یعنے خدا کو پیار کرنیوالا اور وہ ایک سرکاری سردار اور دیندار بزرگ عیسائی تھا (ف ۳) مسیح کے خادم پوری گلہ بانی کرتے تھے عام لوگوں کو بھی نصیحتیں دیتے ہیں اور خاص لوگوں کو بھی خاص نصیحتیں دیتے ہیں اور جو خاص لوگوں کو خاص نصیحتیں دیتے ہیں وہ بھی سب کے لئے ہیں دیکھو جو نصیحتیں پولوس نے عام لوگوں کو سنائیں وہی خفیتہً خاص لوگوں کے کان میں بھی کہیں (گلاتی ۲-۲)

(ف ۴) اچھے واعظوں کا کام ہی کہ عام اور خاص سب کو علانیہ اور خفیہ عام خطاب سے اور خاص خطاب سے خدا کی باتیں سُناویں اور ہر طرح سے آدمیوں کی جان بچانے میں کوشش کریں (سب باتوں) یہہ لفظ سب استغراق کے طور پر نہیں ہی دیکھو (یوحنا ۲۱-۲۵) مگر وہ سب جو مناسب اور ضروری ہیں نجات کے لئے (کرتا اور سکھاتا رہا)

یعنے کرنے اور سکھانے کا شروع خداوند یسوع سے ہوا اُسنے عجایب اور غرایب کام کئے اور عجایب غرایب آسمانی باتیں سکھلائیں (شروع سے) یعنے اُسنے دنیا میں آ کے کرنے و سکھانے کا شروع کیا اور آج تک وہی کرتا اور سکھاتا ہے اور وہی ہمیشہ کرتا اور سکھاتا رہیگا (ف ۱) کرنے اور سکھانے کا انتظام اُسی کے چھدے ہوئے ہاتھ میں ہے (ف ۲) اُسنے دنیا میں آپ حاضر ہو کے عجایب کام کئے اور عجیب تعلیم دی اب وہ آسمان میں ہو کے آپ کرتا اور سکھاتا ہے (ف ۳) پہلے حصہ میں اِس کتاب کے وہ باتیں بیان ہوتی ہیں جو اُسنے آپ دنیا میں حاضر ہو کے کیا اور سکھلایا اِس دوسرے رسالہ میں وہ باتیں بیان ہوتی ہیں جو اُسنے جسم سے غیر حاضر پر روح سے شاگردوں میں حاضر ہو کے کیا اور سکھلایا (ف ۴) رسولوں کا کام مسیح کا کام ہے رسولوں کی تعلیم مسیح کی تعلیم ہے رسولوں میں جو خوبی نظر آتی ہے وہ سب مسیح کی خوبی ہے اِسیطرح آج تک اُن عیسائیوں میں جو مسیح کے اعضا ہیں مسیح کی طاقت نمایاں ہے (یوحنا ۱۴-۱۲) جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں - اور کوئی عیسائی مسیح سے جدا ہو کے کچھہ نہیں کرسکتا (یوحنا ۱۵-۵) پس کرنے اور سکھانیوالا مسیح ہے نہ آدمی (ف ۵) بعضے وقت نادانی سے لوگ یوں کہا کرتے ہیں کہ مسیح اِسوقت ہمارے زمانہ میں دنیا کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا اُنہیں جاننا چاہیئے کہ وہ اب حاضر ہے پہلے خاکی جسم میں دنیا پر تھا اب اگرچہ جسم آسمان پر ہے لیکن روح سے اپنے روحانی بدن یعنے کلیسیا میں حاضر ہے اور سب خوبی کے کام جو کلیسیا میں ہوتے ہیں وہی کرتا ہے اور جب تک آمد ثانی کا وقت نہ آوے تب تک وہ اِسیطرح کلیسیا میں حاضر ہو کے کام کرتا اور سکھاتا رہیگا

(ف ۶) کرنا اور سکھانا پہلا کام اُس کا کرنا تھا اُس کے بعد سکھانا اُسنے جو کچھہ کیا اُسکی منادی کی اور اپنی تعلیم زندگی سے ثبوت کو پہونچائی پس اُسکی تعلیم اُسی کے کام تھے ہر ایک عیسائی کو چاہیئے کہ پہلے کام کرے اور سکھلاوے نہ صرف سکھلاویں اور کام نکریں دیکھو اُنپر کیسی ملامت ہے جو کہتے ہیں پر کرتے نہیں اگر کوئی مسیح کو صرف ایک معلم بتلا وے نہ قدرت کا کرنیوالا تو وہ مسیح کو تقسیم کرتا ہے جس کا بڑا کام کرنا تھا اور دوسرا کام سکھانا

(ف ۷) ہر ایک عیسائی کو خاصکر ہر ایک خادم دین کو چاہیئے کہ پہلے کرے اُس کے بعد سکھلاوے دیکھو (عزرا ۷-۱۰) عزرا نے اپنے دل کو طیار کیا تھا کہ خداوند کی شریعت کا طالب ہو اور اُسپر عمل کرے اور اِسرائیل کے درمیان قانونوں اور حکموں کی تعلیم دے (ف ۸) عیسائی کا اچھا چلن سب سے اچھا وعظ ہے اور مسیح نے یوں ہی شروع کیا تھا اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیونکر بچینگے (عبرانی ۲-۳)

(۲) اُس دن تک کہ وہ اُن رسولوں کو جنہیں اُس نے روح القدس سے چُنا تھا حکم دیکر اوپر اُٹھایا گیا

(اُس دن تک) کرتا و سکھاتا رہا جب تک کہ اُٹھایا نہ گیا۔ نہیں لکھا کہ کہاں اُٹھایا گیا کیونکہ سب جانتے ہیں اور مشہور بات ہی کہ آسمان پر اُٹھایا گیا ہی (ف۱) اِس مطلب پر کلام میں تین لفظ ملتے ہیں اول جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر اُٹھایا گیا ہوا ہی وہ یونانی میں ہی اوپر پایا گیا۔ اور (لوقا ۲۴-۵۱) میں دوسرا لفظ ہی جسکا ترجمہ ہی اُٹھایا گیا۔ پر (افسی ۴-۸ و یوحنا ۶-۶۲ و ۲۰-۱۷) میں تیسرا لفظ ہی اور وہ ہی چڑھگیا اپنی مرضی سے۔ پس آسمان نے دروازہ کھولا یا کسی نے اُٹھالیا یا اپنی مرضی سے چڑھگیا۔ یہاں لکھا ہی کہ آسمان میں پایا گیا تب یہہ کام باپ کا تھا یعنے خدا باپ نے اُسے نیچے سے جہاں وہ اُتر آیا تھا اوپر بلا لیا (افسی ۴-۹ و ۱۰) حاصل کلام آنکہ شروع سے عروج تک مسیح نے جو کچھہ کیا اُسکا بیان میں نے پہلے رسالہ میں کر دیا اب اعمال رسل کا بیان ہوتا ہی اور اعمال رسل وہ بھی اُسی مسیح کے کام ہیں جو اُسنے رسولوں کے وسیلہ سے ظاہر کئے (ف۲) مسیح کا عروج ہر دو قسمت کے کاموں کو عام ہی اور ہر دو قسمت سے پورا علاقہ رکھتا ہی یعنے انجیل کی باتوں کا تمام کرنا اور کلیسیائی انتظام کا شروع کرنا یہہ دونوں کام اُسکے چڑھہ جانے پر موقوف ہیں (ف۳) چڑھہ جانیسے اُسکی دیدنی زندگی تمام ہوتی ہی اور نادیدنی زندگی کی تاثیروں کا شروع ہوتا ہی (ف۴) جو کچھہ اِس کتاب اعمال میں دکھلائی دیتا ہی وہ اُس نادیدنی جہان سے ہوتا ہی جہاں اب مسیح خداوند ہی اے پڑھنیوالے نادیدنی جہان کی طرف غور کر (ف۵) پہلے خداوند مسیح جسم میں آیا پھر آسمان کو چلا گیا اب پھر روح میں آتا ہی کلیسیا کی تواریخ اِسی سے سمجھی جاتی ہی کہ وہ پھر روح میں آیا (ف۶) مسیح خداوند جب دنیا میں دکھوں کی طرف جاتا تھا تب بھی شاگردوں کے آگے آگے چلتا تھا (مرقس ۱۰-۳۲) اور اب کہ سرفرازی کے مقام پر پہونچ گیا تو بھی شاگردوں کے آگے آگے چلتا ہی (ف۷) شاگرد لوگ جب اُس کے پیچھے چلتے ہیں تو اکثر حیران ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کم فہمی اور بزدلی کے سبب سے جو ہماری انسانیت کا خاصہ ہی (ف۸) یہہ کلیسیا جو ۱۸۰۰ برس سے دنیا میں نظر آتی ہی اِسکا پہلا صفحہ یہاں اعمال کی کتاب میں کھولا جاتا ہی اور پچھلا صفحہ ابھی نہیں لکھا گیا تو بھی یہہ بات خوب نظر آتی ہی کہ وہ خداوند اول سے آخر تک اپنے لوگوں کے ساتھہ ہی (جنہیں اُسنے چُنا) یعنے عہدۂ رسالت کے لئے جنہیں اُس نے چُن لیا یہہ خدا کا کام ہی کہ عہدۂ رسالت کے لئے آدمیوں کو چُنے پس مسیح خداوند خدا تھا کہ وہ آدمیوں کو رسول اللہ بناتا ہی (حکم دیکر) یہہ وہی حکم تھا جس کا ذکر اُس نے (لوقا ۱۹-۱۲ سے ۱۵ تک) کیا تھا (ف۱) اُسنے روح القدس سے آدمیوں کو چُنا اور روح القدس ہی سے حکم دیا کیونکہ اُسنے

سب کام روح القدس سے کئے (یوحنا ۳-۳۴) پس روح القدس تسلی دینیوالا حاکم ہی (ف۲) اُسنے پنتکوست سے پہلے روح
سے حکم دیا اور بعد جی اُٹھنے کے اُنپر پھونکا اور کہا روح القدس لیلو یعنے پہلے اُنپر روح القدس کی بوندیں ٹپکیں اب اُن پر
بارش ہوتی ہی (یوحنا ۲۰-۲۲) یعنے اب روح اُن میں لبریز ہوکے بہنا چاہتا ہی صرف اتنی بات باقی ہی کہ وہ آسمان پر
چڑھہ جاوے تب روح القدس آجاوے اُسی مسیح سے اور اُسی کے وسیلہ سے (ف۳) مسیح خداوند جنکو چُن لیتا ہی اُنہیں
ہمیشہ حکم دیتا ہی (ف۴) حواری سمجھتے تھے کہ اب ہماری ظاہری دنیاوی سرفرازی جلدی ہونیوالی ہی کہ اب ہم عہدے
پاوینگے برخلاف اِسکے اب خداوند اُنہیں حکم دیتا ہی کہ فرمانبردار ہوویں اور اُس کے محکوم ہوکے اطاعت کریں (ف۵)
جب پردیس کو چلا تو نوکروں کو حکم دیا اور ہر ایک کو اُسکا کام بتلا دیا وہ بات جو (مرقس ۱۳-۳۴) میں اُسنے فرمائی تھی
آج پوری کرتا ہی (اوپر اُٹھایا گیا) یعنے حکم دیتا ہوا عین حکم دینے کے وقت پر جب روح القدس سے بھرا ہوا حکم دیرہا تھا
(ف) اُسنے کیا حکم دیا تھا دیکھو (مرقس ۱۶-۱۵) کہ تم تمام دنیا میں جاکے اِنجیل کی منادی کرو جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسما
پاتا ہی نجات پاویگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم ہوگا (ف۲) جب (مرقس ۱۶ باب میں) یہہ آخری حکم لوگ دیکھتے ہیں
تو بعضے ناواقف کوتاہ اندیش کہتے ہیں کہ مسیح نے ایمانداری کا نشان معجزے کرنا بتلایا ہی اور اب چونکہ عیسائی لوگ
معجزے نہیں دکھلاتے اِسلئے عیسائی نہیں ہیں یہہ معترضوں کی غلط فہمی ہی کیونکہ مطلق ایمان کا نشان مسیح نے معجزے
نہیں بتلائے بلکہ ایمان کا مطلق نشان نہ معجزے ہیں پر وہ سب اچھے کام ہیں جو انجیل کی ہدایت کے موافق آدمی سے
ظاہر ہوتے ہیں پر یہاں مرقس میں جو ایمان کے ساتھہ معجزات کا نشان بتلایا گیا ہی وہ خاص اُن ایمانداروں کا ذکر ہی جنکے
وسیلہ سے دین مسیحی دنیا میں قایم ہونیوالا تھا یعنے حواریوں اور بعض خاص عیسائیوں کی نسبت جنکا ذکر اِس اعمال کی کتاب میں
ہی نہ عام ایمانداروں کی نسبت اور یہہ ہمارا جواب موافق ہی اُس ارشاد کے جو (یوحنا ۹-۴) میں ہی رات آتی ہی جب کوئی کام نہیں
کرسکتا - یہاں خاص اُن ایمانداروں کا ذکر ہی جو ایمان رکھتے ہیں اور معجزے نہیں کرسکتے جیسے اب وقت ہی اور اگر کوئی اِس
بات کی زیادہ تشریح چاہتا ہی تو چاہئیے کہ (اقرنتی ۱۲ باب) سب کا سب غور سے پڑھے جس سے معلوم ہوجائیگا کہ معجزہ
عام ایمان کا نشان نہیں ہی اور کبھی معجزہ عام ایمان کا نشان نہیں ہوا اور عقلاً بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ معجزہ خرق عادت ہی
پس خرق عادت اگر مسیحی کلیسیا کی عام عادت ہوجاوے تو خرق عادت نہیں رہ سکتی بلکہ عادت ہوجاتی ہی اور اس صورت میں
معجزہ معجزہ نہیں کہلا سکتا بلکہ تمام انبیا کے معجزات سابقہ بھی عادت ہونے کے سبب باطل ہوجاتے ہیں پس معجزہ کا
مطلب کہ ثبوتِ دین ہی برباد ہوکے اُلٹا نتیجہ پیدا کرتا ہی اور الٰہی انتظام بھی برباد ہوتا ہی پس جو کوئی کہتا ہی کہ معجزہ ایمان کا
نشان ہی وہ نہایت غلطی سے مسیح کے کلام کے معنے بگاڑتا ہی کیونکہ مسیح نے اُسے عام ایمان کا نشان نہیں بتلایا بموجب

(یوحنا ۹-۳ و اقرنتی ۱۲ باب کے) مگر مسیح نے بہ نظر خاص اُن ایماندار شاگردوں کے جنکے وسیلہ انجیل کو دنیا میں قایم
کرنیوالا تھا اِس نشان کا ذکر کیا اور یہی مطلب سب شاگردوں نے بھی سمجھا نہ معترض کے بیان کے موافق (ف ۳) اب
دیکھو کہ یہی حکم جو مسیح نے جاتے وقت دیا (لوقا ۲۴-۴۴ سے ۴۹ تک و متی ۲۸-۱۸ سے ۲۰ تک) بہ توضیح تمام اور
بہ تبدیل الفاظ بیان ہوا ہی اور وہاں معجزات ایمان کا نشان نہیں بتلائے گئے پس مرقس کا مطلب خوب کھل جاتا ہی
کہ وہ خاص ذکر تھا جو ضرور اُسی طرح پر ہو بھی گیا ہی (ف ۴) دیکھو مسیح کا یہہ حکم آخری تھا جو اُس نے فرمایا کہ دنیا میں
جاکے انجیل کی منادی کرو اور جو کوئی ایمان لاوے کلیسیا میں بتپما دیکر شامل کرو اور اُسے دینی تعلیم بھی دو تاکہ اُسکی
جان بچ جاوے پس جب کہ اُس کے شاگرد اِس حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو اب دنیا کے لوگ اُنسے کیوں خفا ہوتے ہیں
یہہ تو کارندے ہیں حکم بجا لانیوالے حاکم مسیح خداوند خدا کا پیارا بیٹا ہی جسکی مسند عدالت کے سامہنے سب کو حاضر ہو کے
جوابدہ ہونا ہوگا

(۳) اُن پر اُس نے اپنے دُکھ اُٹھانے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ظاہر بھی ۳
کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا تھا

(ظاہر بھی ہوا) رسولوں کی منادی اور تعلیم میں بڑا زور اسپر تھا کہ مسیح یسوع خداوند جو مصلوب اور مدفون بھی ہوا وہ
جیتا ہی اور قبر سے جی اُٹھا ہی اور یہہ بات ظاہر ہوتی ہی اُس کے بار بار ظاہر ہونے سے (ف ۱) اگرچہ مسیح نے مصلوب
ہونے سے پیشتر بار بار خبر دی تھی کہ میں مردوں میں سے جی اُٹھونگا لیکن انسانی بگڑی ہوئی طبیعت کے سبب حواریوں
کے دلوں میں جیسا چاہئے کامل یقین پیدا نہ ہوا تھا کہ وہ جی اُٹھیگا (یوحنا ۲۰-۲۵) پر اب کہ وہ جی اُٹھا اور اُسنے بار بار
نظر آکے اُن پر آپ کو زندہ ثابت کیا بلکہ اُنکے ساتھ چلتا اور بولتا اور کھاتا پیتا بھی رہا اور اپنی چھدی ہوئی پسلی اور ہاتھ
بھی دکھلائے تب اُنہیں کامل یقین پیدا ہوا (ف ۲) شاگردوں کی اِس معاملہ میں غلطی ناممکن تھی کیونکہ وے اُسے پہچانتے
تھے اور کچھ مدت بعید بھی نہیں مگر تیسرے دن پھر اُن میں آگیا تھا اور اگر ایک یا دو کو نظر آتا تو بھی گمان غلطی کا ہوسکتا
تھا مگر وہ تو بہتوں کو نظر آیا نہ صرف بارہ کو بلکہ قریب پانچ سو کے تھے جنہوں نے اُسے دیکھا اور نہ صرف ایک دن نظر
آکے غایب ہوا بلکہ چالیس دن تک نظر آتا رہا اور نہ صرف ایک ہی جگہ پر نظر آیا مگر جگہ جگہ ملا اور نہ صرف رات کو نظر آیا
مگر رات کو بھی اور دن کو بھی دیکھا گیا پس اِس طرح کی صورت سے جو وہ ظاہر ہوا تو کسی طرح اِس میں شک شبہہ نہیں
ہوسکتا اور یہی تفسیر ہی اُس کی جو لکھا ہی کہ بہت سی قوی دلیلوں سے ظاہر ہوا (ف ۳) مسیح خداوند ۱۲ دفعہ ظاہر ہوا دیکھو

(متی ۲۸-۱۷ مرقس ۱۶-۱۴ لوقا ۲۴-۱۳ سے ۵۰ یوحنا ۲۰-۱۹ و اقرنتی ۱۵-۴ سے ۸) (ف) پھر اُسنے ناگہانی عروج سے یہہ بات سکھلائی کہ صرف جسمانی حاضری پر بہت لحاظ نہ کریں بلکہ مدام نادیدنی حاضری پر ایمان رکھیں

(ف) اگر فقط لوقا کی انجیل کو دیکھیں تو یہہ معلوم ہوگا کہ جی اُٹھنا اور صعود کرنا ایک ہی دن میں ہوگیا ہے پر وہاں لوقا نے اختصار بہت کردیا ہے اعمال کا مصنف بھی لوقا ہے دیکھو وہ خود یہاں اپنی انجیل کے ابہام کو کھولتا ہے اور چالیس دنکا ذکر کرتا ہے (چالیس دن تک) نہ برابر مگر بار بار یہہ چالیس کا عدد ایک خاص عدد ہے طوفان کے وقت چالیس دن رات پانی برستا تھا (پیدایش ۷-۴) موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رہا تھا (خروج ۳۸-۲۶ و ۲۴-۱۸) جاسوسی چالیس دن ہوئی تھی (گنتی ۱۳-۲۵ و ۱۴-۳۴) الیاس پیغمبر نے چالیس دن تک روزہ رکھا تھا (اسلاطین ۱۹-۸) نینوہ کی بربادی چالیس دن میں ہونیوالی تھی (یونہ ۳-۴) مسیح نے خدمت کے پہلے چالیس دن روزہ رکھا تھا (متی ۴-۲) اور جب وہ تولد ہوا تھا تو چالیس دن کے بعد ہیکل سلیمانی میں بموجب دستور شرع کے آیا تھا (لوقا ۲-۲۲) اور اب کہ وہ مرگیا تھا تو زندگی دنیاوی تمام ہوگئی تھی اب نئی زندگی جو پائی تو نئی زندگی کے شروع میں چالیس دن بعد آسمانی ہیکل میں چلاگیا جہاں حقیقی کاہن کا کام شروع کرنے پر تھا

(ف) اِن مقامات سے ظاہر ہوا کہ چالیس کا عدد ایک مخصوص عدد ہے جس میں کوئی بھید چھپا ہے اور اِسلیئے یہہ عدد قدیم سے معزز گنا گیا ہے چنانچہ آج تک اہل اسلام بھی چلہ کرتے ہیں پر اِسکے بھید سے ناواقف ہیں

(ف) کلام الٰہی میں کبھی کبھی ایک دن برابر ایک سال کے لیا جاتا ہے اور چونکہ کنعان کی جاسوسی چالیس یوم ہوئی تھی اور اُس کے بعد کنعان پر حملہ کرکے بنی اسرائیل نے اُسے فتح کرلیا تھا اِسی طرح مسیح چالیس دن نظر آیا اُسکے بعد یعنے چالیسویں سال یروشلم برباد کی گئی تھی یہہ بھی فکر کے لائق ایک بھید ہے

(بادشاہت کی باتیں کہتا تھا) اُن چالیس دنوں میں وہ کیا کرتا رہا بادشاہت کی باتیں کہتا تھا یعنے وہ باتیں جو پہلے اُسنے پوشیدہ شاگردوں پر ظاہر کیں اب اُنہیں اُن کے ذہن کھولکر منکشف کرتا رہا (یوحنا ۲۰-۲۲ و لوقا ۲۴-۴۵)

(ف) مسیح جب آیا تھا تو بادشاہت کی باتیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ نزدیک ہے (متی ۴-۱۷) پھر کہتا تھا کہ تمہارے پاس آپہونچی ہے رائی کے دانہ کی شکل میں ہے جس سے ایک بڑا درخت ظاہر ہونیوالا ہے پر اب ایسی باتیں سناتا ہے کہ وہ بادشاہت دیدنی صورت پر اب کھڑی ہوتی ہے اور آخر کو تمام دنیا اُس کی مغلوب ہوگی (باتیں کہتا تھا) یعنے کلام سناتا تھا اور کلام وہی روشنی ہے جس سے بادشاہت ظاہر ہوتی ہے (ف) مسیح نے پوری فتحمندی دنیا میں حاصل کرکے بادشاہت

کو قایم کیا اور اب اُسکا انتظام اور بندوبست کر کے جاتا ہی تاکہ پھر جلال کی بادشاہت میں آوے اِس وقت فضل کی بادشاہت ہی اُسوقت جلال کی بادشاہت ظاہر ہوگی ابھی دنیاوی بادشاہت کا کچھہ ذکر نہیں ہی

(۴) اور اُن کے ساتھہ جمع ہو کے انہیں حکم دیا کہ یروشلم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپ کے اُس ۴
وعدے کا جس کا ذکر تم مجھہ سے سُن چکے ہو انتظار کرو

(باہر مت جاؤ) یعنے تاوقتیکہ تسلی دینیوالا جسکا ذکر میں نے تمہیں سُنایا ہی نہ آجاوے تب تک یروشلم سے باہر مت جاؤ یعنے روح القدس نازل ہونیوالا ہی اور اسی شہر میں تم پر نازل ہوگا شروع میں

(ف ۱) خدا کی مرضی یوں تھی کہ یہود کے دینی انتظام کو جلال دیوے اِسی لئے روح القدس یہود کے پایۂ تخت یروشلم پر نازل ہوا (ف ۲) یہہ وعدہ بھی پنتکوست کے دن پر موقوف تھا اور اُس سے خدا نے پورانے عہدنامہ پر مُہر لگائی کہ وہ خدا کا دین ہی اور اِسلئے نئی شریعت بھی اُسی سے نکلتی ہی (ف ۳) یشعیا پیغمبر بھی بہت درست پیشگوئی کر گیا تھا کہ خدا کا کلام یروشلم سے نکلیگا (یشعیا ۲-۳) اب مسیح بتلاتا ہی کہ وہ وقت نزدیک آیا تم باہر مت جاؤ (لوقا ۲۴-۴۹) (ف ۴) یروشلم میں مسیح بیعزت ہوا اُسی جگہ سب مقاموں سے پہلے اُسکے لئے عزت درکار تھی کہ روح آوے اور اُسکا جلال ظاہر کرے

(ف ۵) یروشلم میں جہاں وہ مصلوب ہوا اُسی جگہ پہلے اپنے دشمنوں کے لئے معافی کا دروازہ کھولا وہاں روح نازل ہوئی کہ لوگ پاک ہوجاویں (ف ۶) یروشلم میں ٹھہرے رہنا عید کے دن تک کیونکہ روح القدس بڑے جلال اور دبدبہ کے ساتھہ علانیہ طور سے وہاں نازل ہوگا تاکہ وہاں عید میں جب سب مسافر جمع ہیں اِن باتوں کی خبر تمام دنیا میں لیجاویں اور وے لوگ بھی جنہوں نے عید فسح میں اُس کی تحقیر سردار کاہنوں اور فقیہوں سے دیکھی اور اُن کی واہی باتیں سُنیں معلوم کر کے جاویں کہ وہی مسیح جلال کا بادشاہ تھا جسے مشایخوں نے مصلوب کیا (ف ۷) باہر مت جاؤ اگرچہ یہودی دشمن ہیں اور خونی کی مانند ہیں اُن کے درمیان مثل بہادر سپاہی کے پہرہ پر کھڑے ہوجاؤ (ف ۸) اے مسیح کے نوکر خواہ تو پادری ہی یا کاٹی کشت جہاں پر تجھے مسیح نے کام کرنے کا حکم دیا ہی وہاں کام کیا کر اگرچہ وہاں کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو جب مسیح تجھے بُلاوے چلا جا جب وہ کہیں بھیجے اُس طرف کو دوڑ جب کھڑا کرے کھڑا رہ جب بولنے کا حکم دے تب بول جب کہے چپ ہو تب چپ کر اور یوں اپنے خاوند کی اطاعت میں حاضر رہ

(ف ۹) آدمی کیا جانتا ہی کہ کون سی جگہ کام کے لئے خوب ہی اُسوقت بظاہر یروشلم میں رہنا شاگردوں کے لئے

کیا اچھا معلوم ہوتا ہوگا ہرگز نہیں بلکہ بُرا اور خطرہ کی جگہ تھی پر مسیح جانتا تھا کہ یروشلم اسوقت سب سے اچھا شمعدان ہے جہاں سے یہہ روشنی ساری دنیا کے سامہنے اچھی طرح چمکیگی اِسلئے شاگردوں کو وہاں رہنے کا حکم دیا پس جبکہ خدا خطرہ کی جگہ میں رہنے کا حکم دیوے تو ڈرنا نہیں چاہئے کیونکہ ہماری سلامتی نہ ہماری تدبیروں میں ہے مگر خدا کے ہاتھہ میں ہے +

(اُس وعدہ کا) یعنے روح القدس کے وعدہ کا جو صعود کے بعد پر موقوف ہوا تھا جس میں سب وعدے مندرج تھے اور جو سب انعاموں کا بیعانہ تھا (متی ۷۔۱۱ و لوقا ۱۱۔۱۳) (سُن چکے) جسکا ذکر (یوحنا ۱۴۔۱۶ و ۲۶ و ۱۵۔۲۶ و ۱۶۔۷ سے ۱۱ تک) (مجھہ سے) یعنے میں نے جس کا ذکر کیا تھا اب میں ہی اُسکو پورا کرونگا (انتظار کرو) کیونکہ اب اُسکا مقرری وقت بہت نزدیک آگیا ہے کیونکہ اب وصل کا وعدہ نزدیک ہے اِسلئے آتش شوق کو زیادہ جوش زن ہونا چاہئے

(۵) کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسما پاؤگے

(تھوڑے دنوں) یعنے دس روز بعد کیونکہ عید فسح و پنتکوست کے درمیان پچاس دن کا فاصلہ ہے بموجب (احبار ۲۳۔ ۱۰ و ۱۶ کے) اُن میں سے چالیس دن تو گذر گئے دس باقی ہیں (ف) اُس نے نہیں کہا کہ دس روز بعد تم روح القدس سے بپتسما پاؤگے مگر یوں کہا کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ واقف تھا کہ دس روز بعد پاوینگے تو بھی ابہام میں ڈالنے کے مطلب سے تھوڑے دن بولا تاکہ جاگیں اور انتظاری ہر وقت کریں اور امید میں ہر روز رہیں وہ چاہتا ہے کہ اُسکے شاگرد ہر وقت جاگتے رہیں اسی سبب سے وہ نہیں بتلاتا کہ کب آونگا (روح القدس سے بپتسما پاؤگے) خدا اپنے بندوں کی بات کو ثابت اور قایم کرتا ہے یوحنا نے خبر دی تھی کہ مسیح روح القدس سے بپتسما دیگا اب وہ خبر پوری ہوتی ہے پس جو جو کچھہ نبیوں نے بیان کیا ہے وہ سب اپنے وقت پر پورا ہوگا اور ہوتا ہے (بپتسما پاؤگے) جس طرح کاہن پانی کے ساتھہ غسل کئے گئے تھے اُسی طرح روح القدس سے غسل پاؤگے (احبار ۱۶۔۴) یہہ باتیں بطور وصیت اُسنے فرمائیں۔ مگر سوال یہہ ہے کہ شاگردوں نے پہلے بپتسما پایا تھا یا نہیں ہاں بیشک اُنہوں نے پایا تھا کیونکہ اوپر آیت میں لکھا ہے کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا اُس کے سوا شاگرد بھی بپتسما خود دیتے تھے (یوحنا ۳۔۲۲ و ۴۔۲)

(ف) مگر یوحنا اور مسیح کے بپتسما میں فرق تھا یوحنا کا بپتسما توبہ کا تھا اور آنے والے مسیح پر ایمان کا تھا (اعمال ۱۹۔۴) اور جنہوں نے یوحنا سے پایا اُنہیں دوبارہ مسیح کا بپتسما لینا ہوا (اعمال ۱۹۔۵) مگر مسیح کا بپتسما فضل کا بپتسما تھا (ف) مسیح کا بپتسما پانی اور روح کا ہے دنیا میں کبھی کوئی چیز اس بپتسما کے برابر نظر نہیں آئی یہہ ایک عجیب فضل مسیحیوں پر خدا سے ہوا۔ نئے عہدنامہ کی روحانی تاثیرات کا شروع اِسی سے ہوتا ہے

(۶) پس اُنہوں نے جو اِکٹھے تھے اُسے یہہ کہکے پوچھا کہ ای خداوند کیا تو اِسی وقت اِسرائیل ۶
کی بادشاہت پھر بحال کرتا ہی

(ای خداوند) یسوع مسیح خداوند ہی یعنے یہوواہ دیکھو (آیت ۲۱) کے ذیل میں جو لکھا ہی (اِسی وقت) بادشاہت اِسرائیل کی بحال کرتا ہی یعنے ہمیں یقین کامل تو ہی کہ اِسرائیل کی بادشاہت کسیوقت بحال ہونیوالی ہی ضرور یہہ بات ہو ویگی مگر سوال یہہ ہی کہ کیا تو اِسی وقت کرنا چاہتا ہی (ف ۱) دیکھو روح القدس کی کتنی بڑی ضرورت تھی کہ وہ آوے اور بادشاہت کا مطلب ظاہر کرے جواب تک اُنہیں خوب معلوم نہ تھا (ف ۲) مسیح نے پہلے یوں فرمایا تھا کہ تم بارہ تختوں پر بیٹھوگے (لوقا ۲۲-۳۰) پس وے چاہتے ہیں ابھی بیٹھ جاویں (ف ۳) تعلیم میں بادشاہت کرنیکا بہت ذکر ہی اگرچہ گواہی اور دُکھ اُٹھانے کا بھی تذکرہ ہی پر آدمی کا دل دُکھ کی نسبت سرفرازی کا بہت مشتاق ہوتا ہی (ف ۴) دُکھ اُٹھانا ایک بڑا بھاری کام ہی اور نہایت ضروری ہی پر جب بھاری کام پیش آتے ہیں اور اُسوقت ایسے آرام نفسانی کے خیالات دلمیں آجاتے ہیں تو کام میں بڑا خلل اور نقصان آجاتا ہی سب شاگردوں کو ہوشیار رہنا چاہئیے کہ جس حالت میں خدا نے رکھا ہی قناعت کے ساتھ اُسمیں رہنا چاہئیے جب ترقی کا وقت آویگا خود وہ مالک ترقی بخشیگا پیش از مرگ واویلا نہیں چاہئیے (ف ۵) اِس سوال میں شاگردوں کا جسمانی خیال تھا تو بھی مسیح خداوند نے اِس غلطی پر اُنہیں ملامت نہیں کی کیونکہ وہ بادشاہت نہ صرف روحانی مگر روحانی و جسمانی ہر دو طور سے ظاہر ہونیوالی ہی جسکا نمونہ سلیمان کی بادشاہت کیوقت کسیقدر ظاہر کیا گیا تھا

(۷) اُسنے اُنہیں کہا تمہارا کام نہیں کہ اُن وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہی جانو

(وقتوں) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی یونانی میں اُس لفظ سے یہہ مضمون مترشح ہی کہ (وے اوقات یا زمانے جس میں پیش گویوں کا فاصلہ پورا ہوتا ہی)
(اعمال ۷-۱۷ و ۲۰) میں خاص وقت اور موسم کا ذکر ہی وہ ایک موسم ہی جس میں ابدی خوشی کی بہار نمایاں ہوگی (باپ نے) یعنے میرے باپ نے (متی ۲۴-۳۶) بیٹا بھی نہیں جانتا یعنے میں جو کامل خدا اور کامل اِنسان ہوں میری انسانیت میں بھی اُسکا علم نہیں ڈالا گیا صرف میری الوہیت میں باپ کے ساتھ یگانگت کے سبب یہہ علم ہی دمرقس ۱۳-۳۲) پس جب کہ میری اِنسانیت میں بھی اُسکا علم نہیں رکھا گیا تو تمہارا اور فرشتوں کا بھی مقدور نہیں ہی یہہ علم صرف

الوہیت میں رہیگا جب تک کہ وقت نہ آوے پس تمہیں اِس علم کی طرف بہت دیکھنا نہیں چاہئے (ف۱) وہ نہیں کہتا
کہ میں خدا ہو کے ناواقف ہوں مگر آنکہ یہہ وقت تفتیش کا نہیں ہے اور نہ اِنسان کا کام ہے اسوقت تمہیں دوسرا کام درپیش ہے
اُسکی طرف توجہ کرو پس سوال بیجا ہے (ف۲) خدا کی خاص باتوں میں دخل دینا نہیں چاہئے اور عقل بھی کہتی ہے کہ دخل دینا
نہیں چاہئے اُسکو اپنے سب کام معلوم ہیں (اعمال ۱۵-۱۸ و لشعیا ۴۶-۱۰)

(۸) لیکن جب روح القدس تم پر آویگی تو تم قوّت پاؤگے اور یروشلم اور ساری یہودیہ اور سامریہ
میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے

(قوت پاؤگے) اِس بالائی قوت کا ذکر (لوقا ۲۴-۴۹) میں بھی ہوا ہے (ف) خدا کے کلام میں ہمیشہ ایسا ذکر ملتا ہے
کہ روح القدس قوت اور قدرت کا سرچشمہ ہے سب مقدسوں میں وہاں سے قوت آتی ہے کلام کے سمجھنے کی قوت مضامین
آسمانی کی برداشت کی قوت روحانی جنگ کی قوت کلام کے خدمت کی قوت ایمان امید محبت کی قوت یہہ قوتیں اُسی
سرچشمہ سے بہکر مقدسوں کے دل میں آتی ہیں

(میرے گواہ) سب خادمِ دین گواہ ہیں اُنکا کام ہے گواہی دینا کیونکہ دین کی بنیاد گواہی پر ہے (ف) مسیح اس وقت
بادشاہت کرتا ہے دلوں کے یقین پر (حد تک) اِس بادشاہت کو پھیلاتا ہے (ف۱) قوت اور قدرت روح سے دیجائیگی تاکہ
تاثیر کے ساتھہ زبان سے گواہی دیں (مرقس ۱۶-۱۷ و ۱۸) (ف۲) عیسائی کمزور کیوں رہتے ہیں جب کہ روح میں قدرت
ہے دیکھو جب قوت دینیوالی روح اُن میں آگئی تھی تو اُن کم زور رسولوں نے تمام دشمنوں کے زور پر کیسی فتحمندی حاصل کی
پس جو مسیح کے گواہ ہیں وے ہمیشہ قوت اور قدرت پاتے ہیں اپنے کام کے لئے تاکہ صفائی سے تعلیم دیں اور پاکیزگی سے
زندگی ظاہر کریں اور صبر سے دکھہ اُٹھالیں اور یہہ کام بغیر روح القدس کے کوئی نہیں کرسکتا (ف۳) یہاں مسیح کا یہہ
مطلب ہے کہ تم مجھہ پر گواہی دوگے اور میں تمہاری خبرداری کرونگا قدرت دیکر (ف۴) گواہی کیا ہے مسیح کے حق میں شہادت
دینا ہے محمدی لوگ بھی شہادت سے واقف ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ محمد صاحب تلوار کے نیچے اور مسیح صلیب کے نیچے شہادت بتلاتا
ہے یعنے اسلام بتلاتا ہے کہ مارنے سے شہادت دیجاتی ہے پر اِنجیل کہتی ہے نہیں مار کھانے سے دیکھو یہہ کتنا بڑا فرق ہے (ف۵)
یہاں ذکر ہے کہ زمین کی حدوں تک گواہی دیجائیگی یروشلم سے شروع کر کے پہلے یروشلم و سامریہ و یہودیہ میں (۲ سے
۸ باب ۴ تک) سامریہ میں فصل کے لئے کھیت پک گئے تھے (۸ باب ۵ سے ۲۵ تک) یہہ وہی جگہ ہے جہاں اول میں جانے
کی ممانعت بھی ہوگئی تھی (یوحنا ۴-۲۵) اور متی ۱۰-۵ و ۶) پھر دنیا کی حد تک (۸ باب ۲۶ سے آخر کتاب اعمال تک)

دیکھنا چاہئے یہہ فقرہ کہ دنیا کی حدتک گواہی دیجائیگی اِس کتاب کا خلاصہ ہی دیکھو اِس کی طیاری (۹ باب سے ۱۲ باب تک) کیونکر ہوئی پھر (۱۳ باب سے آخر تک) وہ پورا ہوا (ف ۶) یہہ ایسی بات ہوئی جیسے جب پانی کے تالاب میں پتھر مارتے ہیں اور ایک دائرہ بنجاتا ہی مگر یہہ دائرہ بحسب قوت کے پھیلتا ہی دیکھو مسیح خداوند خدا کی قوت کو جس نے اِس دنیا کے تالاب میں گواہی کا پتھر پھینکا اور اُس کی قوت کی فراوانی کے سبب وہ دائرہ کہاں تک بڑھا آخر کو ساری دنیا کی حدوں تک گھیریگا (ف ۷) دیکھو عیسائی دین عام ہی کل بنی آدم کے لئے یہہ کسی خاص قوم کے لئے نہیں ہی پر سب کے واسطے اُسی خدا کی طرف سے جو سب کا خالق اور مالک ہی (ف ۸) کوئی ایسی بنجر زمین نہیں ہی کہ اُس میں گواہی تاثیر نہ کرے جب کہ خداوند کسی کو وہاں بھیجدیوے روح پاک سے قوت دیکر تو ضرور وہاں تاثیر ہوگی (ف ۹) یہہ گواہی یروشلم سے شروع ہوگی عیسائی کلیسیا کو چاہئے کہ کام کا شروع گھر سے کرے اور درجہ بدرجہ ترقی کرکے سب جہان کو گھیرے

(۹) اور یہہ کہکے اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا

(اوپر اُٹھایا گیا) (۹ سے ۱۱ تک) عروج شریف کا بیان ہی مرقس اور لوقا کی انجیل میں اِسکا ذکر لکھا ہی مگر یہہ دونوں شخص صعود کے وقت حاضر نہ تھے اُنہوں نے رسولوں سے دریافت کرکے لکھا ہی مگر یوحنا اور متی کی انجیلوں میں صعود کا ذکر نہیں لکھا حالانکہ یہہ دونوں شخص عروج کے وقت حاضر تھے اُنہوں نے اِسلئے نہ لکھا کہ وے اُسے نہایت مشہور بات جانتے ہیں تو بھی اُنکی انجیلوں میں اِس مضمون پر اجمالی ذکر ملتے ہیں مثلاً (متی ۲۶-۶۴ و یوحنا ۲۰-۱۷) (ف ۱) مسیح کے دنیاوی کاموں میں یہہ کام یعنے آسمان کو چڑھ جانا آخری کام تھا (بدلی نے یعنے اُس خاص بدلی نے جس کا ذکر (خروج ۱۳-۲۱ و ۱۹-۹ و ۲۴-۱۶ و ۴۰-۳۴ و اسلاطین ۸-۱۰ و متی ۱۷-۵ و لوقا ۹-۳۴) میں ہی یعنے جس بدلی میں ہوکے خدا بنی اِسرائیل کے ساتھ چلا اور باتیں کیں اور جس کے سایہ تلے اُنہوں نے پناہ پائی اور جس بدلی میں ہوکے پہاڑ پر خدا باپ نے پکارا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں اُسی خاص بدلی میں ہوکے مسیح آسمان کو چلا گیا (ف ۲) مطلب یہہ ہی کہ آہستہ بتدریج اُس کا ہوا اور آسمانی فضا یا خلا میں عروج نہیں ہوا مگر دفعتاً اُس خاص بدلی نے اُسے پوشیدہ کر لیا (ف ۳) بدلی مسیح کی گاڑی تھی جس میں سوار ہوکے گیا (زبور ۱۰۴-۳ و ۲۴-۷ سے ۱۰ تک) دیکھو کہ داؤد پیغمبر نے یوں لکھا ہی کہ وہ اپنے بالاخانوں کو پانیوں میں بناتا ہی اور بدلیوں کو اپنی رتھ ٹھہراتا ہی اور ہوا کے بازؤں پر وہ سیر کرتا ہی پھر لکھا ہی کہ اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو اے ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووے یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکروں کا خداوند وہی جلال کا بادشاہ ہی (ف ۴) مسیح آسمان پر

چڑھگیا عیسائی لوگ جنکے دل اور خیال اور روح مسیح پر لگے ہوئے ہیں وے اُسکی طرف اُسی کے وسیلہ سے چڑھ جاتے ہیں دیکھو نماز کی کتاب میں یوم صعود کی دعا اِس مطلب پر کیسی عمدہ ہے (ف۵) مسیح بدلی میں ہوکے آسمان پر چلا گیا پھر وہ اُسی بدلی میں آویگا (دانیال ۷-۱۰ اسے ۱۳ متی ۲۴-۳۰ و ۲۶-۶۴ لوقا ۲۱-۲۷ مکاشفات ۱-۷ و ۱۴-۱۴)

(چھپا لیا) یعنے جیسے گھوڑا اپنے سوار کو اپنے اوپر لیتا ہے ایسے اُسے بدلی نے اپنے اوپر لے لیا یونانی میں ایسا ہی لفظ ہے جسکے معنے ایسے نکلتے ہیں (ف۱) وہ الیاس کی مانند آگ کی گاڑی میں نہیں گیا جس کے پیچھے ہماری نظر نہیں جا سکتی پر مسیح کا عروج ایک پل کی مانند ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہوا ہے تمام شاگردوں کے لئے (ف۲) آپ چلا گیا یا اُٹھایا گیا دونوں قسم کے مضمون کلام میں ملتے ہیں (دیکھو آیت ۲ و ۱۱ کو اور پھر اعمال ۲-۲۴ و ۳-۲۶ و ۱۳-۳۳ و ۱۷-۳۱ کو پھر دیکھو (یوحنا ۲-۱۹ و ۱۰-۱۸) اور (۱ پطرس ۱-۳) یہہ سب مقامات ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ کہیں لکھا ہے کہ آپ چلا گیا اور کہیں لکھا ہے کہ خدا باپ نے اُٹھا لیا اور اِسکا سبب یہہ ہے کہ مسیح خدا اور انسان دونوں ہے پس الوہیت آپ اُٹھہ گئی اور انسانیت اُٹھائی گئی پس دونوں فعل مذکورہ میں لازمی اور متعدی الوہیت اور انسانیت کی راہ سے

(اُنکی نظروں سے) اِس فقرہ پر بھی خیال کرنا کوئی نہ کہے وہ غایب ہوگیا جب شاگرد دوسری طرف دیکھتے تھے بلکہ اُن کی سب نظریں اُس کی طرف تک رہی تھیں پس وہ نظروں ہی سے بدلی میں پوشیدہ ہوا

(ف۱) الیاس نے الیشاع سے اپنے عروج سے پیشتر یوں کہا تھا کہ اگر تو میری طرف دیکھتا رہیگا تو دونی روح تجھ پر ہوگی اور لکھا ہے کہ الیشاع نے دیکھا (۲ سلاطین ۲-۱۱ و ۱۲) اور ضرور اُسپر دونی روح نازل بھی ہوئی شاگردوں نے مسیح خداوند کا عروج دیکھا اور کس زور شور سے خدا کی روح پائی اور وے دیکھنے والے ہوکے اُسپر گواہی دیتے ہیں (۲ پطرس ۱-۱۶) (ف۲) ہم لوگ بھی ایمان کی آنکھ سے ہمیشہ عروج مسیح پر غور کرتے ہیں اور بڑی قوت روح میں پاتے ہیں

۱۰ (۱۰) اور اُس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے

(تک رہے تھے) یعنے آنکھوں سے گھور کے دیکھہ رہے تھے (ف۱) یہہ آنکھوں کی گواہی ہے کہ مسیح بدنکے دیکھتے ہوئے آسمان کو گیا (دو مرد) یعنے دو فرشتے بشکل اِنسان (لوقا ۲۴-۴) (ف۲) خداوند مسیح کیسا پر وفا دوست ہے جس نے ظاہری جدائی کے وقت بھی دو ایلچی بھیجے تاکہ پسماندوں کو تسلی اور قوت دیں (ف۳) جسوقت مسیح خداوند دنیا پر شادیانہ بجا کے اور فتحمند ہوکے اپنے جلال میں جانے لگا اور آسمان کا دروازہ اُس کے لئے کھل گیا اُسوقت اُس نے

شاگردوں کو یاد فرمایا اور دو فرشتے بھیجدیئے کہ پیاروں کو تسلی دیں اور ظاہر کریں کہ وہ جلال میں جاکے بھی تمہیں نہیں بھولا جیسے دنیا میں ہمارے لئے فکرمند تھا ویسے ہی آسمان میں بھی ہماری یادگاری ہی

(۱۱) اور کہنے لگے ای جلیلی مردو کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہی ویسے ہی پھر آویگا جیسا کہ تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا ہی ۱۱

(کیوں کھڑے) دیکھتے ہو گویا تمہارا پیارا دوست ابد تک جدا ہو گیا ہی (ف) بیکار کھڑے ہو کر جدائی کی فکر میں آسمان کی طرف کیوں دیکھتے ہو جبکہ وہ تمہیں ایک خاص کام سپرد کر گیا ہی کہ اُس کے حق میں گواہی دو تو پھر کیوں کھڑے ہو جاکے گواہی کیوں نہیں دیتے (یہی یسوع) فرشتے اُسے یسوع کہتے ہیں جیسے ایک فرشتے نے اُسے تولد سے پہلے یسوع کہا تھا مگر دشمنوں نے اُسے یسوع ناصری کہا (متی ۲۷-۲۷) (ویسے ہی پھر آویگا) یعنے اُس کا آنا پھر ویسے ہی ہوگا جیسے جانا ہوا ہی یعنے ٹھیک وہی آویگا جو گیا ہی اور اسیطرح دیکھتے ہوئے آویگا اور جلال کے ساتھ آویگا۔ وہ خوشی سے للکارتا ہوا آویگا جیسے اوپر چڑھ گیا ہی (زبور ۴۷-۵) خدا خوشی سے للکارتے ہوئے اوپر چڑھا (۱ تسلونیقی ۴-۱۶) خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُتریگا اور دے جو مسیح میں موئے ہیں پہلے جی اُٹھینگے

(ف) وہ بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح کا دوبارہ آنا روحانی طور سے ہوگا یہاںپر خوب غور کر کے دیکھ لیں کہ صاف لکھا ہی کہ جس طرح معہ جسم کے گیا اُسی طرح آویگا (ف۲) مسیح کی غیر حاضری میں دنیا کے درمیان ہمارے لئے ایک ہی بڑی تسلی ہی کہ وہ پھر آویگا (ف۳) کچھ فایدہ نہیں ہی کہ اوپر کو دیکھیں مگر واجب یوں ہی کہ جبتک آوے کام کرتے رہیں (ف۴) اِس آیت میں تین بار لفظ آسمان لکھا ہی تاکہ معلوم ہووے کہ وہ ایک خاص جگہ سے خاص آسمانونکے آسمان پر گیا اور پھر خاص جگہ کوہ صیہون پر آویگا (ف۵) مسیح کی پہلی آمد کا سب احوال سب پر ظاہر ہی اور اُس کی کیفیت بھی ظاہر ہی اسیطرح آمد ثانی کی کیفیت سب پر ظاہر ہوگی (ف۶) مسیح کے جانے کا اور اُس کی جدائی کا غم دفع ہو جاتا ہی پھر آنے کی امید سے اور کچھ تعجب نہیں ہی کہ شاگرد اسیواسطے خوشی کے ساتھ یروشلم کو پھرے (لوقا ۲۴-۵۲) (ف) صعود کا ذکر نسبت جی اُٹھنے کے تھوڑا ہی پر جی اُٹھنے کا بہت ذکر ہی اِسکا سبب کیا ہی سبب یہہ ہی کہ جی اُٹھنا دلیل کامل مسیحیت کی ہی بے ایمانوں کے لئے اور ایمانداروں کے لئے بھی اور زندگی جدید کا شروع دلیل کامل مسیحیت کی ہی اِسلئے جی اُٹھنا ایمانداروں اور بے ایمانوں سب کے لئے ایک بھاری بات ہی اور اِسیواسطے اُسکا ذکر بہت ہی

(ف۸) رومن کیتھولک کے گرجوں میں مسیح کی حالتِ تولدی کی تصویریں یعنے بچہ کی تصویریں اور صلیب کی تصویرات بہت رکھی ہیں مگر مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تصویر کوئی نہیں ہے اِسلئے کہ وے مردہ دین رکھتے ہیں مسیح کو ایک کمزور بچہ یا صلیب پر مردہ دیکھتے ہیں اِسلئے مردگی اُن میں ہے پر اگر وے زندہ مسیح پر غور کریں تو زندگی پاویں (ف۹) جی اُٹھنا اِسلئے تھا کہ آسمان پر چلا جاوے بس جی اُٹھنا نسبت عروج کے بڑی بات ہے
بعد جی اُٹھنے کے چڑھ جانا ظاہر کرتا ہے کہ آسمان ہمارا بھی وطن ہے جہاں ہمارا سر گیا ہے (ف۱۰) اوگسطین صاحب کہتے ہیں کہ عروج کا دن اوایل کلیسیا میں بڑی عید کا دن گنا جاتا تھا
(ف۱۱) عروج سے آمدِ ثانی تک وہ وقت ہے جس میں مسیح خداوند بوسیلہ آدمیوں کے کام کرتا ہے اور یوں دشمنوں میں سلطنت کرتا ہے

۱۲ (۱۲) تب وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا اور یروشلم کے نزدیک سبت کی منزل پر ہے یروشلم کو پھرے

(۱۲ سے ۲۶ تک) شاگردوں کا مسیح کو رخصت کرکے یروشلم کو پھرنا اور پنتکوست کے پیشتر کے واقعات کا ذکر ہے (سبت کا سفر یہہ مسافت دو ہزار ہاتھ یا ۱/۲ میل کی تھی اور یہہ فاصلہ تنبوؤں کی حد سے خدا کے خیمہ تک کا تھا (ف۱) گتسمنی پہاڑ جہاں مسیح نے دُکھ اُٹھایا اور وہ جگہ جہاں سے عروج ہوا کچھ بہت دور نہ تھی بلکہ نزدیک تھی جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ دُکھ اور جلال ہمیشہ قریب قریب ہیں اب دیکھو کہ میدانِ جنگ میدانِ فتح بنگیا (ف۲) مسیح خداوند یروشلم کے نزدیک سے آسمان کو چڑھ گیا جلال کے لئے اُن لوگوں کے سامہنے جنہوں نے اُسے بادشاہت اپنے اوپر نکرنے دی (ف۳) شاگرد کوہ زیتون سے یروشلم کو پھرے جیسے مسیح خداوند بھی ایکبار بعد تبدیل صورت کے پہاڑ سے نیچے دُکھ اور موت کی طرف آیا تھا اسی طرح اب شاگرد جلال دیکھکے اُنہیں قاتلوں کے شہر کی طرف کو پھرے جہاں گواہی دینے کا حکم تھا (ف۴) عیسائی لوگ بار بار جلالِ الٰہی کے دید سے لوٹتے ہیں اور جنگِ مقدس کی طرف جایا کرتے ہیں

(۱۳) اور جب داخل ہوئے ایک بالاخانے پر چڑھے وہاں پطرس اور یعقوب اور یوحنّا اور اندریاس فیلبوس اور تھوما برتولما اور متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون زلوتس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے

(داخل ہوئے) یعنے شہر میں (ایک بالاخانہ پر) یعنے ایک خاص بالاخانہ پر (ف۱) گمان غالب ہی کہ یہہ وہی بالاخانہ تھا جہاں مسیح نے آخری فسح کھائی تھی اور جہاں پہلے عشاء ربانی ہوئی تھی (لوقا ۲۲-۱۲)
(ف۲) وہاں شاگرد جمع تھے یہودیوں کے خوف سے (یوحنا ۲۰-۱۹ و ۲۶) (ف۳) یہہ بالاخانہ وہی جگہ معلوم ہوتی ہی جہاں پنتکوست کے دن روح القدس نازل ہوئی تھی شاید یہہ مکان ہیکل کے نزدیک اور اُس سے الگ بھی تھا (ف۴) مسیح خداوند نے (متی ۲۳-۳۸) میں یوں فرمایا تھا کہ دیکھو تمہارا گھر ویران چھوڑا جاتا ہی - آج دیکھتے ہیں کہ ہیکل کی ساری حشمت اور اُسکا سب جلال اِس بالاخانہ میں آگیا (رہتے تھے) یعنے جمع ہونے کی جگہ تھی (ف) گیارہ رسولوں کے نام بھی لکھے ہیں مگر اُن کا مفصل بیان دیکھو خزانتہ الاسرار (۱۰ باب ۲۴ آیت) کی ذیل میں

(۱۴) یہہ سب عورتوں اور یسوع کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھہ ایک دل ہوکے دعا اور منت کر رہے تھے

(ایکدل ہوکے) دین مسیحی آدمیوں کو ایسا ایکدل بناتا ہی کہ موت اور قید بھی ایسا ایکدل نہیں بنا سکتے - یہہ لوگ ایسے ایکدل تھے کہ کچھہ بھی جدائی نہ تھی رسول اور عام عیسائی یعنے جماعت اور گڈریئے سب ایکدل تھے دعا اور بندگی ہمدردی سے کوئی الگ نہ تھا اور یہہ مسیحی تعلیم کا پھل ہی (یوحنا ۱۵-۱۲) اور مسیح خداوند کی دعاؤں کا بھی یہہ اثر تھا (یوحنا ۱۷-۲۱) یہہ ایکدلی مسیحی میراث ہی جو خداوند نے اپنے وصیت نامہ میں ہمیں دی تھی (یوحنا ۱۴-۲۷)
(دعا اور منت کر رہے تھے) یہہ دعا اور منت کس مطلب پر تھی ظاہر ہی کہ روح القدس کے طلب میں دعا اور منت کر رہے تھے اگرچہ صاف وعدہ تھا (آیت ۵) کہ تم روح القدس پاؤگے تو بھی وہ منت اور دعا کرتے تھے دیکھو (حزقیل ۳۶-۳۷) میں حکم ہی تو بھی اہل اسرائیل مجھہ سے ایسا سوال کریں تاکہ میں اُنسے ایسا کروں - پس یہہ لوگ دعا و منت کرتے تھے کہ ای خداوند ہمیں روح پاک بخشدے اور اُسکے لینے کے لایق بھی بنا دے اور کام کرنے کی ہمت بھی دے اور دشمنوں سے حفاظت کر (ف۱) جسقدر زیادہ اندھیرا ہوا یعنے مصیبتوں کا ہجوم اُسی قدر زیادہ دعائیں بھی ہوئیں (ف۲) جب شاگردوں نے دیکھا کہ ہمیں بڑا بھاری کام ملا ہی جسکے مدارج کا ادا کرنا ہمیں مشکل ہی اور ہم تھوڑے بھی ہیں اور کمزور بھی ہیں تب پورا بھروسہ خدا کی روح پر کیا جو مسیح کا قایم مقام ہوکر دنیا میں آنیوالا تھا
(ف۳) یہہ دس روز کی مہلت اُن کی طیاری کے لئے بہت مفید تھی (ف۴) آج کل بھی کہیں کسی جگہ میں دین کی ترقی ہونی چاہتی ہی تو عیسایوں میں یکدلی اور دعائیں بہت ہوا کرتی ہیں (ف۵) شاگردوں کا ایمان محبت و امید سے بھرا ہوا

تھا اور اسی لئے وے بھیڑیں ہو کے بھیڑیوں میں دعا کرنے کو مستعد تھے (ف) جب مسیح نے شاگردوں کو مقرر کیا تو اُسنے خود اُنکے لئے دعائیں کی اب شاگرد خود اپنے لئے دعائیں کرتے ہیں (ف) بعد اصطباغ کے جب مسیح خداوند دعا کرتا تھا تو اُس کی انسانیت پر بھی روح القدس نازل ہوئی تھی (لوقا ۳-۲۱) پس ضرور ہی کہ روح القدس کے لئے دعا کیجائے (عورتوں) شاگرد دعا کرتے تھے اور عورتیں بھی دعامیں شریک تھیں اور یہہ وہ پاک عورتیں تھیں جو جلیل سے ساتھہ آئیں تھیں (لوقا ۸-۱سے ۳ و ۲۳-۴۹ و ۵۵ و ۲۴-۱۰) میں اِن عورتوں کا ذکر ملتا ہی

(ف) اِس آیت میں عورتوں کے درمیان سے خاص ایک عورت یعنے مریم مقبولہ کا ذکر زور کے ساتھہ لکھا ہی اور اِسمیں دو بھید ہیں اول آنکہ سب دعا مانگنے والوں میں مریم بھی مسیح سے ایک دعا مانگنیوالی تھی نہ آنکہ بموجب خیال رومن کیتھولک کے وہ آسمان کی ملکہ اور خداوند کی ماہو کے دعا سُننے والی ہی ہرگز نہیں بلکہ وہ بھی دعا مانگنے والی ہی اور اِسواسطے خدا کی روح نے اِن دعا مانگنے والی عورتوں کے مجموعہ میں سے مریم کو الگ کر کے دکھلایا کیونکہ خدا جانتا تھا کہ ایسے گمراہ خیالات والے لوگ پیدا ہونگے اُنکا دفعیہ یہاں کر دینا مناسب ہی۔ دویم آنکہ یہہ آخری ذکر ہی مریم کا اِسجگہ کے بعد کلام الٰہی میں پھر کہیں اُس مبارک عورت کا ذکر نہیں آیا اُسکا آخری ذکر اِس بیان پر ختم ہوتا ہی کہ وہ سب بھائی بہنوں کے ساتھہ دعا مانگتے تھے

کچھہ ذکر کلام الٰہی میں اِسبات کا نہیں ہی کہ مریم بھی مثل مسیح کے آسمان پر اُٹھائی گئی تھی یہہ صرف رومن کیتھولک کی گھڑی ہوئی کہانی ہی اور جن حدیثوں سے یہہ بات نکلتی ہیں وہ سب بے بنیاد گمراہی کی باتیں ہیں

رومن کیتھولک کہتے ہیں کہ مریم کو دعا کی حاجت نہیں ہی مگر لوگوں کو مریم سے دعا مانگنا چاہئے کیونکہ وہ آدمیوں اور مسیح کے درمیان وسیلہ ہی یہہ بات بالکل غلط اور فریب کی ہی اور یہہ بھی نہایت بڑا اُنکا فریب ہی کہ مریم معصوم تھی اور والدہ کے شکم میں معصوم ہو کر آئی یہہ غلط ہی ٹھیک بات یہہ ہی کہ سوا مسیح کے کوئی معصوم نہیں ہی

(ف ۲) یہودیوں میں یہہ دستور نہ تھا کہ عورتیں مردوں کے ساتھہ ملکر دعا بندگی کریں جیسے اب مسلمانونکا دستور ہی کہ عورتیں مسجدونمیں مردونکے ساتھہ نماز پڑھنے نہیں آتی اور اگر آتی ہیں تو برقعہ میں جماعت کے پیچھے آتی ہیں اور بعد سلام فوراً چلدیتی ہیں سنت وغیرہ گھر پر پڑھہ لیتی ہیں۔ یوسیفس کہتا ہی کہ ہیکل میں عورتوں کی عبادت کی جگہ الگ تھی اُسکا نام عورتوں کا احاطہ تھا۔ اب مسیح خداوند میں جو عورت کی نسل ہی یہہ جدائی کی دیوار گر پڑی اب ایک ہی گرجے میں عورت مرد اکٹھے دعا کرتے ہیں کیونکہ مسیح میں نہ عورت ہی نہ مرد بلکہ سب ایک ہیں (گلاتی ۳-۲۸) اور یہاں کچھہ پردہ کا بھی ذکر

نہیں ہی کیونکہ سب ایماندار بہن بھائی ہیں (بھائیوں کے ساتھہ) بھائیوں سے مراد یعقوب یوسف شمعون یہوداہیں اِن کا ذکر خزانتہ الاسرار (۱۳ باب آیت ۵۲ سے ۵۸ تک) کے ذیل میں دیکھو

(ف ۱) مسیح کی موت کے پہلے کئی مہینے تک اِن بھائیوں کے دلوں میں ایمان نہیں آیا تھا بلکہ شک تھا (یوحنا ۷-۲ سے ۵) پر اب شک جاتا رہا ایمان آگیا کیونکہ اُسکا جی اُٹھنا اور عروج دیکھا اور یقین کیا کہ وہ مسیح خداوند ہی (ف ۲) یوسف کے بھائیوں نے شروع میں یوسف کے ساتھہ بدسلوکی کی پر وہ جب مصری حکومت کے جلال میں داخل ہوا تو اُس کے سامہنے حاضر ہوکے سجدہ کیا اسیطرح اِن بھائیوں نے مسیح مصلوب کو سجدہ کیا جب وہ آسمانی جلال میں داخل ہوگیا ہر ایک گھٹنا اُس کے سامہنے جھکنے لگا (پیدائش ۴۲-۶ و ۳۷-۶ سے ۱۰) (ف ۳) اب سب بھائی بہن جمع ہوگئے وہ جو پراگندہ ہوگئے تھے اب جمع ہوگئے جیسے بھیڑئے کو نزدیک دیکھکے سب بھیڑیں جمع ہوجاتی ہیں اب یہودیوں کا خوف درپیش ہی اِسلئے سب اکٹھے ہوگئے ہیں اور اُستے جو بھیڑونکو بھیڑیونکے درمیان بھیجتا ہی قوت اور حفاظت مانگتے ہیں (ف ۴) یہہ لوگ ایسے جمع تھے جیسے بڑے دن کو ایک کمرے میں چھوٹے لڑکے جمع ہوکر بیٹھتے ہیں اُن انعاموں کی امید پر جو دوسرے کمرے میں طیار کئے جاتے ہیں اب بڑا دن نزدیک تھا اور مسیح کی آمد کی روح میں انتظاری کرتے تھے (ف ۵) جیسے اِن میں جدی جدی طبیعت اور الگ الگ مزاج کے لوگ تھے ایسے ہی روح کے انعام اور فضل قسم قسم کے تھے تاکہ ہر ایک سے خدا کی تعریف ہووے (ف ۶) کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی کہ ایک چھوٹی جماعت جس کا چلن پاک ہی اور جو دعا مانگنے پر مستعد ہی خدا کے فضل سے جلدی ترقی کریگی

15 (۱۵) اور اُنہیں دنوں پطرس شاگردوں کے درمیان کہ وے سب ملکے تخمیناً ایکسو بیس تھے کھڑا ہوکے بولا

(۱۵ سے ۲۶ تک) بھائی لوگ کسیکو یہوداہ اسکریوطی خارج شدہ کی جگہ عہدہ رسالت پر تجویز کرتے ہیں (کھڑا ہوکے) جیسے اب بھی مجلسوں میں باتیں کرنیوالے لوگ کھڑے ہوکے بولا کرتے ہیں یہہ دستور بھی نہ صرف انگریزی دستور ہی مگر کلام کا دستور رسولوں سے ہی انگریزوں نے بھی یہاں سے اختیار کیا ہی (پطرس) یہہ رسول پیشوا ہوا اور سب کو سکھلاتا اور سنبھالتا ہی مسیح نے اُسے اِسلیئے مقرر کیا تھا (متی ۱۶-۱۸ و ۱۹ یوحنا ۲۱-۱۷)

(ف) اگرچہ پطرس نے بڑی ٹھوکر کھائی تھی مگر بعد توبہ اور زاری کے خداوند سے پورا و کامل میل ملاپ ہوگیا تھا اگر اُسکا پورا ملاپ مسیح سے نہو جاتا تو اُس کی ہرگز جرات نہوتی ایسے کام کے لئے کہ صدر مجلس ہوکے خدا کی کلیسیا کا

انتظام کرے اور لوگ قبول بھی نہ کرتے پر سب نے قبول کیا اس سے ظاہر ہے کہ میل ملاپ ہوکے اُس کے داغ دھوئے گئے تھے (یوحنا ۲۱-۱۵ سے ۱۷) مسیح نے فرمایا تھا کہ جب تو پھرے تو بھائیوں کو سنبھالنا (لوقا ۲۲-۳۲) اب پطرس پھرا ہے اور بھائیوں کو سنبھالتا ہے (ف۲) لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ میرا دل پطرس پر فکر کرنے سے جوش مارتا ہے کہ اگرچہ میں بڑا گنہگار ہوں پطرس بھی بڑا گنہگار تھا اُسپر رحم ہوا مجھپر بھی ہوگا اگر میں پطرس کی تصویر بناتا تو اُس کے ہر ایک بال پر یہہ لکھتا کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں گناہوں کی معافی پر (سب ملکے) یعنے جو یروشلم میں تھے (۱۲۰) تھے (ف) کوئی یہہ نہ سمجھے کہ صرف ایک سو بیس ہی عیسائی اُسوقت تھے کیونکہ لکھا ہے کہ جلیل میں اُسے پانچ سو نے دیکھا اور وہ پانچ سو سب کے سب عیسائی تھے پر یہاں اُن ایک سو بیس کا ذکر ہے جو یروشلم میں اُسوقت اکٹھے تھے باقی جلیل میں رہ گئے تھے یا اِدھر اُدھر متفرق جگہوں میں تھے (۱ قرنتی ۱۵-۶)

(۱۶) اے بھائیو ضرور تھا کہ وہ نوشتہ پورا ہووے جو روح القدس نے داؤد کی زبانی یہودا کے حق میں جو یسوع کے پکڑوانیوالوں کا رہنما ہوا آگے سے کہا ۱۶

(آگے سے کہا) یہودا اسکریوطی کو کوئی ایسا نہ سمجھے کہ وہ گرا ہوا شاگرد ہے ہرگز نہیں وہ تو شروع سے زندگی کے درخت پر سوکھی ڈالی تھا دیکھو اِس لفظ کو کہ (آگے سے اُس کے حق میں گواہی دی گئی تھی) وہ خداوند کے گھر میں کبھی فرزند نہیں ہوا مگر پردیسی غیر آدمی تھا وہ کبھی اپنی جگہ میں نہ تھا جب تک کہ اپنے بدفعل سے اپنی جگہ کو نہ گیا۔ وہ اِسرائیل کی سلطنت سے الگ تھا۔ اُسنے مسیح کی کلیسیا میں کبھی بھی جگہ نہیں پائی تھی۔ وہ اُنہیں کا پیشرو تھا جو کہینگے کہ ہمنے تیرے حضور میں کھایا پیا مگر وہ کہیگا کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں پہچانا دور ہو جاؤ میرے پاس سے اے ملعونو (وہ نوشتہ پورا ہووے) جو آیت ۲۰ میں ہے (ف) پورا ہووے نہ جبراً یہودا کے حق میں یہہ نوشتہ پورا ہووے کیونکہ ہر آدمی آزاد ہے تقدیر کا محکوم نہیں ہے بلکہ تقدیر آدمی کی محکوم ہے جو کچھ وہ کرتا ہے وہی اُس کی اپنی مرضی کی تقدیر ہے نہ اہل اسلام کے موافق جبری و قہری (رہنما ہوا) نہ آپ پکڑنیوالا مگر پکڑنیوالوں کا رہنما ہاں اُسنے خود مسیح کا اِنکار کیا اور اِنکار کا اظہار بغاوت سے اور یہود کے ساتھ سازش سے اور تیس روپیہ لیکر خداوند کو پکڑوانے سے اور اُنکے ساتھ آکر مکاری سے بوسہ دیکر رہنمائی کرنے سے اُسنے کیا (ف۲) وے لوگ جو بدی میں رہنمائی کرتے ہیں اور آپ اگرچہ وہ بدی نہ کریں مگر رہنمائی سے وہ سب یہودا اسکریوطی کے بھائی ہیں یا اُس کے شاگرد ہیں (ف۳) بعضے لوگ ہمیں عیسایوں میں بھی ایسے نظر آتے ہیں کہ آپ کسی دوسرے بھائی پر علانیہ حملہ نہیں کرتے بلکہ رفاقت دکھلاتے ہیں لیکن جب کوئی موقع ملتا ہے تو دوسرے شریروں کو خفیہ بالفاظ منتظما نہ اور

بشکل سنجیدہ اُسکو ایذا دینے کے لئے تدبیریں بتلایا کرتے ہیں جس سے وہ اُن اشرار کے پنجے میں پھنس جاوے اور یہہ دینداری کی شکل والے یا دھرم روپ لوگ مطلق الگ رہیں اور کوئی نہ جانے کہ اِس بلا کا سبب کون ہوا ہی پس ایسے لوگوں میں یہودا اسکریوطی کی روح ہی وہ جلدی توبہ کریں ورنہ ہلاک ہو جائینگے

(۱۷) کیونکہ وہ ہم میں گنا گیا اور اِس خدمت کا شریک ہوا تھا ۱۷

(گنا گیا) یعنے ہمارے ساتھہ حصہ پایا تھا یہہ رسالت اُس کے حصہ میں بھی آئی تھی (ف۱) بہت لوگ ہیں جو دنیا میں مقدسوں کے ساتھہ شمار کئے گئے ہیں مگر جب یوم الفصل یعنے جدائی کا دن آویگا تب اُنکے ساتھہ نہ پائے جائینگے (ف۲) کیا فایدہ ہی کہ ہم عیسائی کہلاویں جب تک کہ روحانی طبیعت حاصل نہ ہو جاوے ہم عیسایت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں (ف۳) بہت ہیں جو منادی کرتے ہیں پر آپ بدکار ہیں نہ عیسائی (متی ۷-۲۲ و ۲۳) (ف۴) یہودا اگرچہ تقرر کے وقت بھلا آدمی تھا پر آخر کو چور دغاباز شیطان بھی ہونیوالا تھا تو بھی مسیح نے اُسے رسول مقرر کر دیا یہہ دکھلانے کو کہ دنیا کے آخر تک ایسے ایسے لوگ کلیسیا میں پائے جائینگے پس عیسائی لوگ تعجب نہ کریں

(ف۵) افسوس ہی اُسپر جو مقدسوں میں شمار کیا جاوے اور وہ اُن میں نہیں ہی (ف۶) یہاں لکھا ہی کہ ہم میں گنا گیا یعنے درحقیقت ہمسے نہ تھا پر شمار کیا گیا تھا ہمارے درمیان (ف۷) آج ہی یہودا کے حق میں ایسے ذکر نہیں سُنتے ہیں بلکہ پکڑوانے کے دنسے بہت پہلے مسیح خداوند نے اُسے شیطان بتلایا تھا (یوحنا ۶-۷۰)

(ف۸) شاید کوئی معترض یوں کہے کہ اگر مسیح کو اُسکا احوال پہلے سے معلوم تھا تو اُسے کیوں چن لیا اور کیوں اُسے خزانچی بنایا تھیلا دیکر سو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح نے ایک خاص اور بڑے فایدہ کے لئے ایسے شخص کو مقرر کر دیا تھا اور وہ فایدہ یہہ تھا کہ اِس چھوٹے جھنڈ میں ایک بدجاسوس کی بھی بڑی ضرورت تھی تاکہ دنیا کے شریر نہ کہیں کہ سب حواری مسیح کے دوست تھے سب دوستوں نے ملکر سازش سے یہہ دین جاری کیا اور مسیح کی برائی کو چھپا لیا اِسلئے ضرور ہوا کہ ایک مخالف وہاں بٹھلایا جاوے تاکہ اگر کوئی بُرائی اور خفیہ بندش اور بدارادہ دیکھے تو فوراً دنیا کو بتلاوے - اور اِس میں کیا شک ہی کہ جب اُسنے مسیح کو ۳۰ روپیہ کے لالچ سے پکڑوا دیا اور وے اُسپر جھوٹے گواہ تلاش کرتے تھے اور رشوت دیتے تھے تو اُسنے کیوں نہ کہا کہ مسیح کے شاگرد قیصر کے برخلاف یا ملک گیری کے ارادہ سے جمع ہوئے ہیں اور مسیح میں فلاں فلاں عیب ہیں اگر کچھہ بھی ہوتا تو یہہ آدمی ضرور کہتا ناممکن ہی کہ یہہ چھپاتا ضرور کچھہ بولتا اور عزت دنیاوی پاتا اور پھانسی کھا کے ناامیدی میں نہ مرجاتا پس اُسکا چُن لینا مسیحی دین کے ثبوت کے لئے زیادہ تر مفید ہوا اور کچھہ سازش کا احتمال نہیں رہا

(۱۸) سو اُسنے بدکاری کی مزدوری سے کھیت مول لیا اور اوندھے مُنہ گرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی ساری انتڑیاں نکل پڑیں

یہاں پر خدا کا انتظام ظاہری جو یہودا کا بدانجام دکھلاتا ہی (اوندھے مُنہہ گرا) اُسی کھیت میں جسے اُس نے اپنی بدی کی مزدوری سے مول لیا تھا (ف ۱) اُس کی نقدی گم ہوگئی اور کھیت بھی جو لیا وہ عام قبرستان ہوگیا پہلے کھیت تھا اب قبرستان ہوگیا کہ اُسکا گھر ویران ہوجاوے - وہ آپ بھی زندگی دے بیٹھا کہ مرگیا (ف ۲) پوری بددعا جو داؤد پیغمبر نے اُسے دی تھی یہودا میں تاثیر کرگئی (پیٹ پھٹ گیا) فوراً ایسا سوجا کہ پھٹ گیا اور ساری انتڑیوں نے اپنا مقام چھوڑ دیا یہہ فوراً کیسی علامت ظاہر ہوئی انتظام الٰہی کی علامات یقیناً یہہ ہیں (ف) افسوس کہ ایک آدمی کے بچے کو ابلیس گرگ کہن نے پھاڑ کھایا اور حقیقت میں پھاڑ کھایا

(کھیت مول لیا) یہاں لکھا ہی کہ مول لینیوالا یہودا تھا (متی ۲۷-۷) میں لکھا ہی کہ کاہنوں نے مول لیا یہودا کے روپیہ سے (ف ۱) کلام الٰہی میں کبھی کبھی آدمیوں کے افعال جزٔ یا سبب اول سے بتلائے جاتے ہیں اگرچہ اوروں کے ہاتھہ سے وقوع میں آئے پر حقیقت میں وہی فاعل ہیں جنہوں نے دوسروں کے وسیلہ سے کیا دیکھو لکھا ہی کہ یہود نے مسیح کو مصلوب کیا (اعمال ۲-۲۳ و ۳۶) اگرچہ اُنہیں کسی کو مارنے کا اختیار نہ تھا (یوحنا ۱۸-۳۱) پر پلاطوس کے وسیلہ سے اُنہوں نے مارا پھر لکھا ہی کہ پلاطوس نے مسیح کے کوڑے مارے (یوحنا ۱۹-۱) یعنے بوسیلہ جلاد کے اُسنے مارے یوسف نے قبر کھودی (متی ۲۷-۶۰) حال آنکہ سنگ تراشوں سے طیار کرائی تھی - پر مسیح نے بوسیلہ شاگردوں کے بپتسما دیا (یوحنا ۴-۱) اِسی طرح یہودا نے اپنے روپیہ سے بوسیلہ یہود کے کھیت مول لیا شاید روپیہ ڈالتے وقت کھیت خریدنے کا اُسکا ارادہ نہو تو بھی اُسنے وہ روپیہ دیا جس سے کھیت خریدا گیا وہ فعل بھی اُسکا ہی (ف ۲) یہہ کھیت تیس روپیہ میں اُنہیں سستا ہاتھہ آگیا مگر یہودا کی ہولناک موت اور اُن روپوں کے سبب جو خون کا دام تھا وہ کھیت مکروہ ہوگیا اور ناپاک کام کے لئے بھی خریدا گیا کہ پردیسی گاڑے جاویں جو غیر قوم تھے جنہیں یہودی اپنے قبرستان میں رکھنے نہیں دیتے تھے (ف ۳) وہ کھیت تھا اب قبرستان ہوگیا سبز زمین جس سے پیداوار ہوتی تھی اب ویران قبرستان ہوگیا یہودا کی لعنت سے کیونکہ یہودا اُسی کھیت میں گر کے مرگیا تھا اور اسی لئے وہ مکروہ کھیت ہوگیا اور تیس روپیہ پر سستا ہاتھہ آنے کی بھی یہی وجہہ معلوم ہوتی ہی (اوندھے مُنہہ گرا) شاید پھانسی کی رسّی ٹوٹ گئی (پیٹ پھٹ گیا) شاید کسی نوکدار پتھر پر گرا جو پیٹ میں گھس گیا اور چمڑا شکم کا پھٹ گیا (انتڑیاں نکل پڑیں) اِسلئے کہ اُس نے پہلے رحم کی انتڑیاں چھوڑ دیں تھیں (۱۰۹ زبور آیت ۱۷ و ۱۸) جیسا اُسنے

لعنت کرنے کو دوست رکھا سو وہ اُسپر آپڑی اور جیسا وہ برکت چاہنے سے بیزار رہا سو وہ برکت اُس سے دور رہی جیسا اُسنے لعنت کرنے کو خلعت کی مانند پہن لیا ویسی لعنت پانی کی مانند اُسکی انتڑیوں میں اور تیل کی طرح اُس کی ہڈیوں میں گھسی برکت چاہنے سے بیزار رہا اِسکا اصل عبرانی میں یوں ہی کہ اُسنے رحم کی انتڑیاں چھوڑدیں

(ف) متی کہتا ہی کہ اُسنے آپ کو پھانسی دی (متی ۲۷-۵) یہہ ایسی بات ہی جیسے اخیطفل نے آپ کو پھانسی دی تھی (۲ سموئیل ۱۷-۲۳) اخیطفل داؤد کا دوست تھا اور اُسنے بھی نمکحرامی کی تھی وہ بالکل یہودا کا نمونہ تھا

۱۹ (۱۹) اور یہہ یروشلم کے سب رہنیوالوں کو معلوم ہوا یہاں تک کہ اُس کھیت کا نام اُنکی زبان میں حقلدما ہوا یعنے خون کا کھیت

(اُن کی زبان میں) یعنے آرامی زبان میں یا صوریانی و کسدی زبان میں (حقلدما) خون کا کھیت یہہ مشہور نام ہوگیا۔ (ف۱) یہہ کھیت گواہی کے لئے رہ گیا کہ یہودا کی نمکحرامی پر اور مسیح کی پاک موت پر گواہی دے جیسے کہ متی کہتا ہی کہ یہہ نام مسیح کی موت کے سبب رکھا گیا (ف۲) دنیا میں بہت لوگ گناہ کو چھپاتے ہیں تاکہ بیعزتی نہ ہووے پر خدا تعالیٰ صاف صاف گناہ کا بیان کر دیتا ہی نہیں چھپاتا (ف۳) رسولوں میں کچھہ مغروری اپنے عہدہ کے سبب نہ تھی جیسے اب بعض لوگوں کے دلوں میں مغروری ہی جو اپنی بدکاریوں کو چھپا کے اپنے عہدہ کو بیداغ رکھنا چاہتے ہیں (ف۴) پطرس رسول اِس مقام پر خدا کی سزا یہودا کی نسبت اور اُسکے گناہ اور فریب کو خوب ظاہر کرتا ہی اگرچہ یہودا رسولوں میں گنا گیا تو بھی پطرس اُسکے گناہ کو چھپا کے رسالت کی بدنامی سے نہیں ڈرتا بلکہ افسوس اور غم کے ساتھہ اُسکا ذکر کرتا ہی اور عدالت الٰہی کا بیان غم کے ساتھہ گمشدہ روح کی نسبت بیان کرتا ہی (ف۵) یہودا کے نمونہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اچھی شروع کے بعد بھی لوگ کہاں تک گر سکتے ہیں جبکہ اپنے اوپر ایک گناہ کو حکومت کرنے دیتے ہیں

(ف۶) یہودا عدالت الٰہی کا مہبط یا مظہر ہوا پطرس رحم الٰہی کا مہبط یا مظہر ہوا (ف۷) دیکھو لالچ ساری بدی کی جڑ ہی یہودا مردود ہوا نہ الٰہی تقدیر سے مگر اپنے قصور سے اور اپنے کاموں سے (ف۸) ناظرین کو ناتن نبی کا قول یاد رکھنا چاہئے کہ (تو ہی وہ آدمی ہی) اور ہر وقت خدا سے ڈرتے رہنا اور توبہ و استغفار کا ستون ایمان کے ہاتھہ سے پکڑ کر رحم الٰہی کی انتظاری میں اُس کی طرف تاکتے رہیں

(۲۰) کیونکہ زبور کی کتاب میں لکھا ہی کہ اُس کا مکان ویران ہووے اور کوئی بسنیوالا اُسمیں نرہے اور یہہ کہ اُس کی خدمت دوسرا لیوے ۲۰

(پھر زبور کا ذکر آیا) دیکھو (آیت ۱۶) کی تفسیر معلوم ہوتا ہی کہ پطرس نے کلام الٰہی پر اُسوقت بہت غور کی ہوگی وہ یہہ بتلاتا ہی کہ ایک پیشگوئی یہودا کی موت کی نسبت جو زبور میں لکھی تھی پوری ہوگئی اب چاہئے کہ دوسری پیشگوئی بھی پوری ہوجاوے کہ دوسرا شخص اُس کی عوض ہم مقرر کریں (زبور کی کتاب میں لکھا ہی) یعنے کتاب زبور کے کئی ایک مقامات پر غور کرنے سے (آیت ۲۰) کا مضمون نکلتا ہی اور یقیناً وہ یہودا کی نسبت ہی اول آنکہ (اُسکا مکان ویران ہووے اور کوئی بسنیوالا اُسمیں نرہے (زبور ۶۹-۲۵) اُنکا محل اُجاڑ ہوجاوے اُنکے خیموں میں رہنیوالا کوئی نرہے - دویم آنکہ (اُسکی خدمت دوسرا لیوے) (زبور ۱۰۹-۸) اُسکا عہدہ دوسرا پاوے جس لفظ کا ترجمہ عہدہ یا تعیناتی ہی وہ لفظ یونانی میں (اِپِسکُپین) ہی جواب اُسقف کہلاتا ہی یعنے اُسکا عہدہ جو اُسقف کا عہدہ ہی وہ کوئی دوسرا لیوے کیونکہ یہہ مردود شخص اپنے عہدہ سے خارج ہوا - اور زبور میں اُسکا گناہ بھی بتلایا گیا ہی (۴۱ زبور ۹) میرے ہمدم نے بھی جس پر مجھے بھروسا تھا اور جو میرے ساتھہ روٹی کھاتا تھا مجھہ پر لات اُٹھائی ہی

(ف۱) ناظرین کو خوب اِسوقت غور سے (۴۱ و ۶۹ و ۱۰۹) زبوروں کو پڑھنا چاہئے یہہ زبوریں مسیح سے متعلق ہیں (ف۲) اُنکا محل بلفظ جمع (۶۹) زبور میں لکھا ہی اور (زبور ۱۰۹-۸) میں اُسکا عہد بلفظ مفرد آیا ہی اور پھر یہاں پطرس نے بھی (اُس کی خدمت) بلفظ مفرد بیان کی ہی تا کہ بتلاوے کہ یہودا اسکریوتی مسیح کے سب دشمنوں میں سے خاص ایک دشمن سب دشمنوں کا پیشوا تھا (ف۳) پطرس رسول نے اِن زبوروں میں جیسے کہ خاص ایک شخص کو دیکھا جو داؤد سے بڑا تھا یعنے مسیح خداوند کو جسنے دُکھہ اُٹھایا جسکا نمونہ داؤد بھی تھا اسیطرح اُسنے ایک دوسرے شخص کو بھی دیکھا جو اخیطفل کا نمونہ تھا اور بڑا بھاری نمونہ اور اخیطفل سے بدتر تھا یس داؤد و اخیطفل مسیح اور یہودا کے اُس زمانہ میں نمونے تھے اور یہہ زبوریں اگرچہ خدا کی روح نے اُسوقت اُنکی نسبت بیان کیں پر حقیقت میں تکمیل اُنکی اب مسیح اور یہودا میں ہوئی کہ مسیح نے ظلم اُٹھایا اور یہودا نے ظلم کیا دیکھو (ایوب ۱۸) باب کو کہ اُس میں شریر کا کیا بیان لکھا ہی اگرچہ عام طور پر بیان ہی پر تکمیل اُس بیان کی شریروں کے رئیس یہودا اسکریوطی میں کیسی خوبی کے ساتھہ ہوگئی ہی

(ف۴) پطرس یوں نہیں کہتا کہ داؤد نے یہودا کے حق میں کہا ہی مگر یہہ کہتا ہی کہ روح القدس نے داؤد کی زبانی یہودا کے حق میں پیشگوئی کی ہی اور داؤد نہ صرف اپنی مصیبتوں کا بیان کرتا ہی مگر یہہ زبوریں مسیح کے حق میں روح اُس کے

منہہ سے نکلوائی ہی پس یہہ سب باتیں اتفاقی نہیں ہیں مگر الٰہی ارادہ سے ایک خاص واقعہ کا ذکر ہی (ف) پطرس کا زور اِس لفظ پر ہی کہ نوشتے پورے ہوئے جیسے شروع سے مسیح میں پورے ہوتے رہے (ف۶) یہوداہ اسکریوطی سب بے ایمان یہودیوں کا نمونہ تھا اور یہوداہ کا انجام اِن سب بے ایمانوں کے انجام کا نمونہ ہی جو فتوٰی لعنت یہوداہ پر ہوا وہ اُنپر بھی ہوا پس پیشوا کی موت وسزا مقتدیوں کے لئے عبرت ہونا چاہئے سب یہودی اگر توبہ نہ کریں تو سب کے سب حقلدما بنجاتے ہیں اُنکا سارا ملک حقلدما ہوتا ہی (ف) خدا کی بادشاہت قایم ودایم اور ابد تک سلامت باکرامت ہی اگرچہ وے جو خادم کہلاتے ہیں گر جاویں تو بھی الٰہی بادشاہت کو جنبش نہیں ہی دیکھو (لوقا ۸-۱۳ سے ۲۰) آدمی کی بے ایمانی خدا کا اعتبار باطل نہیں کر سکتی (رومی ۳-۳) (ف) یہوداہ پھانسی کھا کے مر گیا پر اُس کا عہدہ نہیں مر گیا وہ دوسرے نے پایا اگر ہم بے ایمان ہو جاویں تو ہم ہلاک ہو جاوینگے پر خدا کی برکتیں جنہیں ہم چھوڑ دیں وہ برباد نہیں ہونگی دوسروں کو ملجاوینگی وے مبارک اور ہم نامبارک ہو جاوینگے

(ف۹) یہوداہ کا کوئی وارث نہیں رہا مگر رسالت الٰہی کا وارث دوسرا آ گیا جب سوکھی ڈالیاں توڑی جاتی ہیں تو سبز ڈالیاں اُنکے عوض نکل آتی ہیں وے سوکھی آگ میں ڈالی جاتی ہیں پر سبز جو نکلیں ہیں درخت میں بہار دکھلاتی ہیں اور میوہ بخشتی ہیں (رومی ۱۱-۱۷) خدا کی کلیسیا میں گواہوں کی کمتی نہیں ہی ایک گیا دوسرا آیا شریروں کے نکل جانے سے دین نہیں گھٹتا بلکہ بڑھتا ہی

(۲۱) پس چاہئے کہ اُن مردوں میں سے جو ہر وقت ہمارے ساتھ تھے جب خداوند یسوع ہم میں ۲۱
آیا جایا کرتا تھا

(آیا جایا کرتا تھا) یعنے ساڑھے تین برس تک اگرچہ تیس برس گھر پر رہا اور وہ تیس برس بھی ہماری نجات کے لئے درکار تھے تو بھی خاص کام اور دُکھ اُٹھانا مسیح کا انہیں تین برس پر موقوف سمجھا جاتا ہی اِسی سبب سے اِنجیل نویس تیس برس کا ذکر بہت کم کرتے ہیں اور ان تین برس کا ذکر بہت لکھتے ہیں کون آیا جایا کرتا تھا (خداوند یسوع) یعنے یہوواہ خداوند جہان کا خدا اور کلیسیا کا سر ہماری ہدایت کے لئے اور ہماری جان بچانے کو ہم میں آیا جایا کرتا تھا اور اب آسمانی تخت پر تخت نشین ہو کے کلیسیا کو سنبھالتا ہی (جو ہر وقت ہمارے ساتھ تھے) یعنے جنہوں نے مسیح کو خوب دیکھا اور اُس کی خوب سنگت کی اور تعلیم پائی اور چھوٹی اور بڑی باتوں میں وفادار نکلے اُن میں سے ایک آدمی کو چن لینا چاہئے کہ عہدہ رسالت پاوے اور بارہ کا شمار پورا ہووے

(ف ۱) کون ہی وہ شخص جو پادری بنایا جاوے اور منادی کا کام کرے اور کون ہی وہ کنشیکٹ جو منادوں کے گروہ میں شامل ہو اور انجیل لیکر منادی کرنے کو باہر نکلے یہہ وہ شخص ہی جو تین برس تک مسیح کے ساتھہ برابر رہا ہو دعا میں کلام سمجھنے میں خیالات میں ایمان اور دیانتداری اور وفاداری کے ساتھہ (ف ۲) کوئی نہ سمجھے کہ حواری لوگ اپنی تجویز سے میتاس کو اِس عہدہ پر چنتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ خداوند مسیح آپ میتاس کو چنتا ہی بوسیلہ اپنے حواریوں کے (اعمال ۱-۲۴) کو دیکھو اور دیکھو کہ مسیح نے آپ روح القدس کو بھیجا (اعمال ۲-۳۳ سے ۳۵) وہ آپ آدمیوں کو کلیسیا میں ملاتا تھا اور ملاتا ہی آجتک (اعمال ۲-۴۷) وہ آپ کام کرنیوالا ہی اوروں کے ہاتھہ سے (اعمال ۳-۶ و ۴-۱۰) استیفان نے اُس سے دعا کی (اعمال ۷-۵۹ و ۶۰) اُسنے آپ پولوس کو بُلایا (اعمال ۹-۵) اُس نے حنانیا کو بھیجا (اعمال ۹-۱۰ و ۱۵) اُسنے پطرس کو بھیجا (اعمال ۱۰-۴ و ۱۴ و ۳۶) اُس کے فرشتے نے پطرس کو نکالا اور ہیرودیس کو مارا (اعمال ۱۲-۷ و ۲۳) اُس نے پولوس کو مقدونیہ کی طرف بھیجا (اعمال ۱۹-۹ و ۱۰) وہ آپ تسلی دیتا ہی (اعمال ۲۳-۱۱) اُس نے روم میں پولوس سے منادی کرائی (اعمال ۲۸-۳۱) پس عارف باللہ کی نظر نہ ایلچیوں اور خادموں پر ہی مگر خداوند اور بادشاہ پر نظر ہی اور زمین سے آسمان تک دل جوش مارتا ہی

۲۲ (۲۲) یوحنا کے بپتسما سے لیکے اُس دن تک کہ وہ ہمارے پاس سے اوپر اُٹھایا گیا اُنہیں میں سے ایک ہمارے ساتھہ اُسکی قیامت کا گواہ ہووے

(یوحنا سے) جسنے آپ مسیح کو بپتسما دیا اور اپنے شاگردوں کو بتلایا اور سکھلایا کہ اِس یسوع مسیح کے شاگرد ہوویں۔ (ف ۱) پطرس کا مطلب یہہ ہی کہ مسیح نے بارہ شخصوں کو رسول اللہ مقرر کیا اُن میں سے ایک گر گیا اور ہلاک ہوا صف جنگ میں ایک کی روح ابلیس کے تیر سے چھد گئی کیونکہ اُسنے مسیحی جنگ کے ہتھیار گرا دیئے اور غضب کا نشانہ ہوگیا اب کام کا شروع نزدیک ہی چاہئے کہ شروع سے پہلے ایسے ایسے معتبر اشخاص میں سے ایک آدمی اُس کی جگہ مقرر کیا جاوے (ف ۲) پطرس نے ضرورت سمجھی کہ ہم بارہ ہوویں جیسے اِسرائیل کے بارہ فرقے تھے اگر ایک نہ ہووے تو کاملیت بگڑتی ہی اور آسمان کے بارہ تختوں میں سے ایک خالی بھی رہتا ہی (قیامت کا گواہ ہووے) پطرس نہیں کہتا کہ میں اکیلا گواہ بس ہوں بلکہ دوسرے گواہوں کو اپنے ساتھہ شریک کرتا ہی

(ف ۱) پاپا صاحب جو پطرس کے قایم مقام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمچو من دیگرے نیست سب کام وہ اکیلے کرینگے کل اختیار اُنکو ہی اور سب اُن کے فرمانبردار ہوویں (ف ۲) جب لوگوں نے دو شخصوں کو پیش کیا پطرس نے

اُنہیں قبول کیا اور خدا کے سامھنے پیش کر دیا پطرس نے ایسا کام نہیں کیا جیسے اب بعض وقت بعض لوگ اپنی دنیاوی اغراض کو پیش نظر رکھتے ہیں (ف) جی اُٹھنے کا گواہ ہووے۔ مسیح کا جی اُٹھنا جو ایک رکن اعظم دین کا ہی اُس میں سب ارکان دین شامل ہیں مثلاً جب جی اُٹھا تو گاڑا بھی گیا تھا اور جب گاڑا گیا تو مر بھی گیا تھا اور جب مر گیا تو پیدا بھی ہوا تھا جی اُٹھنے میں سب کچھہ شامل ہی (ف) جی اُٹھنا ایک حلقہ ہی جو سب باتوں کو شامل ہی جی اُٹھنا نئی پیدایش کا آدمیونکی نسبت بھی ایک نشان ہی

(٢٣) اور اُنہوں نے دو کو کھڑا کیا یوسف جو برساباس کہلاتا جسکا لقب یوستس تھا اور متیاس کو ٢٣

(اُنہوں نے) نہ صرف گیارہ نے مگر ساری مجلس نے (کھڑا کیا) جیسے کلیسا نے سات آدمیوں کو رسولوں کے آگے کھڑا کیا تھا (اعمال ٦-٦) کھڑا کیا اِس مراد سے کہ یہہ دو شخص ہمارے گمان میں لائق اِس منصب کے ہیں اب اِن میں سے جسکو خدا پسند کرے وہ رسول اثنہ ہو جاوے (یوسف) برساباس بر بمعنی بیٹا یعنے ساباس کا بیٹا جس کا نام یوسف اور لقب یستس تھا یستس کے معنے ہیں عادل اور راستباز اِس یوسف کا صرف اتنا ہی حال معلوم ہی اور کچھہ اُسکے بارہ میں معلوم نہیں ہی (ف) یہہ شخص وہ یہودا برساباس نہیں ہی جسکا ذکر (اعمال ١٥-٢٢) میں ہی یہہ اور شخص ہی (متیاس کو) اِس شخص کے حق میں بھی اور کچھہ معلوم نہیں ہی مگر اتنا ہی معلوم ہی کہ اُسکے نام پر چٹھی نکلی اور وہ رسولوں میں شامل ہوا

(٢٤) اور دعا مانگ کے کہا اے خداوند سب کے دلوں کے عالم دکھلا کہ اِن دونوں میں سے تو نے کسکو چُنا ہی ٢٤

(دعا مانگ کے) دعا سب نے مانگی پہلے سب پطرس کی باتیں سُنتے تھے اور جب خدا کے سامھنے اُن دو کو پیش کیا تو سب دعا مانگتے تھے مگر بوسیلہ ایک شخص کی زبان کے (اے خداوند) یعنے اے خدا کے بیٹے ہمیشہ جب خداوند بولا جاتا ہی تو اصطلاح بیبل میں اُس سے مسیح ابن اللہ مراد ہوتا ہی دیکھو پطرس نے یہی لفظ مسیح کی نسبت بار بار بولا ہی جب وہ دنیا میں تھا (یوحنا ٢١-١٥ سے ١٧)

(سب کے دلوں کے عالم) مسیح خداوند عالم الغیب خدا ہی دیکھو (یوحنا ٢-٢٤ و ٢٥ و مکاشفات ٢-٢٣) (ف) دل کی بابت خدا سے سوال ہی جب کوئی رسول یا خادم دین مقرر ہوتا ہی تو دو باتوں پر لحاظ کیا جاتا ہی ظاہری لیاقت پر دین سے واقفی اور چلن کی خوبی اور یہہ بات ایسی ہی کہ آدمی آپ اِس سے واقف ہو سکتے ہیں مگر دل پر بھی لحاظ کرنا ضرور ہی جو آدمیوں سے اکثر پوشیدہ رہتا ہی اِسلئے ضرورت ہوئی کہ خدا سے جو سب کے دلوں کا حال جانتا ہی سوال کریں (ف) دل سے مراد طبیعت اور مزاج اور وہ لطیفہ ہی جسکو قلب کہتے ہیں

(ف) مسیح خداوند نے ایک بار بڑے دل کا آدمی یعنے یہوداہ اسکریوطی کو بھی چن لیا تھا اُسی مطلب سے جسکا ذکر (آیت ۱۷)
کے ذیل میں لکھا ہی سو جس مطلب پر چنا تھا وہ تو پورا ہوا اب اُس کی خاص خدمت کے لئے ایک آدمی درکار ہی اور وہ پاک
روح دینے سکتا ہی انکو جو چاہتے ہیں (کسکو چنا ہی) یعنے تو نے ۔ ہم تو صرف ایلچی ہیں چننا تیرا کام ہی جسکو تو چن لیتا ہی وہی
تیرا گواہ ہو سکتا ہی (ف) ای بھائیو تم اپنے گمان میں اچھے آدمی تلاش کر کے پادری بنانے کے لئے خدا کے سامنے پیش
کر سکتے ہو مگر چن لینا اُسی کا کام ہی پس جسکو وہ چن لیوے تو چاہئے کہ ساری جماعت اُس سے اور اُسکے عہدہ سے راضی
ہو جاوے پھر کچھ تکرار نکرے خدا کے چنے ہوئے کا رد کرنا گناہ ہی

(ف) دیکھو ساری دعا مسیح خداوند سے مانگی گئی ہی اور یہہ پہلی دعا کلیسیا کی طرف سے مسیح کے سامنے ہوئی ہی ۔
آسمان پر جانے کے بعد اور اُن سب عیسائیوں سے ہوئی ہی جو ایک سو بیس آدمی تھے اور گیارہ رسول بھی اُن میں شامل تھے
تو یہاں سے خوب ثابت ہی کہ یہہ سب لوگ مسیح کی اُلوہیت کے قایل تھے اور اُنہوں نے بیٹے کی عزت کی جیسے باپ کی عزت
کیجاتی ہی پس چاہئے کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں (یوحنا ۵ - ۲۳)

(ف) جبکہ خدا کے سارے فرشتے اُسے سجدہ کرتے ہیں یعنے مسیح کو تو آدمی کیوں نہ اُسے سجدہ کریں (ف) خدا کی
نگاہ آدمی کے دل پر ہی (۱ سموئیل ۱۶ - ۷) اور دل میں کچھ خوبی اور زندگی آجاوے یہی بڑا مطلب دین کا ہی رسولوں کا بھی زور
اسی پر ہی اچھے دل کا آدمی کلام کی خدمت کے لئے تلاش کرتے ہیں اور خدا سے مانگتے ہیں پر دنیا کے لوگ دنیاوی باتوں میں
آدمیوں کی تعریف یا مذمت کیا کرتے ہیں پر خدا کی اور مقدسوں کی نظر دل کی خوبی پر ہی نہ ظاہری صفات پر

(۲۵) کہ اِس خدمت اور رسالت کا حصہ لے جس سے یہوداہ خارج ہو کے اپنی جگہ گیا ۲۵

(اپنی جگہ) پہلے بظاہر اُسکی جگہ رسولوں میں تھی اب اپنی حقیقی اور خاص جگہ میں چلا گیا ریاکاروں اور لالچیوں کے لئے ایک
خاص دکھہ کی جگہ ہی جسکا نمونہ وادی عکور تھا (یشوعہ ۷ - ۲۱ سے آخر تک) دیکھو پھر (گنتی ۲۴ - ۲۵) جو لکھا ہی کہ بلعام اپنی
جگہ کو چلا گیا ۔ اُسکا مطلب ایک یہودی مفسر نے یوں لکھا ہی کہ دوزخ کو چلا گیا اسی طرح یہوداہ بھی اپنی جگہ کو یعنے دوزخ کو یا
دکھہ کی جگہ میں چلا گیا اور وہ اُس کی اپنی جگہ تھی کیونکہ سب شریروں کی جگہ وہی ہی (ف) کوئی نہ سمجھے کہ دوزخ آدمیوں کے لئے
بنایا گیا ہی یعنے اِس مطلب سے کہ خدا آدمیوں کو اُسمیں رکھے اُسنے بعض لوگوں کا وہ گھر بنایا ہی ہرگز نہیں خدا نہیں چاہتا کہ
کوئی روح اُس میں جاوے مگر آدمی آپ اُس گھر کو پسند کر کے جاتے ہیں کیونکہ وے بدی کو پیار کرتے ہیں اسلئے بدیکا وبال
اُنکے سر پر آتا ہی (ف) دو جگہ ہیں ایک آرام کی اور ایک دکھہ کی اور سب آدمی اپنی عمر میں ایک جگہ کے مسافر ہیں مرنے

کے بعد ہر آدمی اُن دو جگہوں میں سے ایک جگہ میں پہونچیگا اگر ہم دانا ہیں اور تنگ راہ کو اختیار کرتے ہیں تو حقیقی آرام میں جاوینگے اور جو بیوقوف ہیں اور کشادہ راہ کو اختیار کرتے ہیں تو ضرور یہوداوالی جگہ میں جاوینگے (ف) شاید کوئی کہے کہ مجھے کیونکر یقین ہو کہ میں بُری جگہ کا یا اچھی جگہ کا مسافر ہوں یہہ بات تو مرنے کے بعد معلوم ہوگی جیسے سب جاہل بکتے ہیں پس جواب یہہ ہے کہ جیسے مختلف دو جگہ ہیں ایسی ہی دو راہ بھی ہیں مختلف پس اِسوقت اپنی راہ پر نظر کرنا چاہئے اور راہ سے منزل کا سراغ لگانا چاہئے

مسیح خداوند تنگ راہ سے جلال کی جگہ میں چلا گیا اور سب عیسائی جو تنگ راہ پر مسیح کے پیچھے چلتے ہیں جلال میں اُس کے ساتھہ شریک ہوتے ہیں یہودا اور اُسکے ساتھی کشادہ راہ پر چلتے تھے اور چلتے ہیں ضرور اُس کی جگہ میں جاوینگے (ف) یہاں لکھا ہے کہ یہودا خارج ہو کے اپنی جگہ کو گیا یہاں سے معلوم ہوا کہ روح فانی نہیں ہے باقی ہے مرنے کے بعد روح باقی رہتی ہے اور کسی ایک جگہ میں جاتی ہے پس روح برباد نہیں ہو جاتی یعنے معدوم نہیں ہو جاتی اور عالم ارواح و دوزخ و بہشت سب کچھہ برحق ہے (لوقا ۱۶-۲۲) دیکھو (حصہ لے) رسول نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرا نہ آوے ساری عزت انہیں کے پاس رہے مگر کام کا ایک حصہ خوشی سے خطرہ کے ساتھہ دوسرے شخص کو دینا پسند کرتے ہیں افسوس ہے اُن شریروں پر جو نام کے عیسائی ہیں اور خدا کی برکتیں دوسروں کو ملتی ہوئی دیکھہ کے جلا کرتے ہیں اور کڑکڑاتے ہیں اور شکایت کرکے کہا کرتے ہیں کہ ہم اسقدر عرصہ سے مشن میں کام کرتے ہیں ہمیں کیوں پادری نہ بنایا اُس دوسرے شخص کو بنا دیا اِن ایک سو بیس آدمیوں میں ایسی کڑکڑاہٹ نہیں ہوئی سب نے چاہا کہ کوئی دوسرا حصہ پاوے اور جسے خدا نے چن لیا سب اُس سے خوش ہوئے

۲۶ (۲۶) اور اُنہوں نے اُنپر چٹھیاں ڈالیں اور چٹھی متیاس کے نام پر نکلی تب وہ اُن گیارہ رسولوں میں شامل ہوا

(چٹھیاں) چٹھی کا دستور (احبار ۱۶-۸) میں لکھا ہے کہ ہارون اُن دونوں حلوانوں پر قرعہ ڈالے۔ پھر کنعان کی زمین قرعہ ڈال کے تقسیم ہوئی (یشوعہ ۷-۱۴ سے ۱۸ تک) لکھا ہے کہ یہودا کا فرقہ پکڑا گیا یعنے قرعہ سے۔ پھر قرعہ کا دستور (۱ سموئیل ۱۰-۱۷ و ۱ تواریخ ۲۴-۶ و یوناہ ۱-۷ لوقا ۱-۶ و امثال ۱۶-۳۳) (ف) نہیں لکھا کہ کسطرح چٹھی ڈالی تاکہ اس دستور پر خادم دین کاربند نہ ہوویں کیونکہ جب روح القدس آگئی تو پھر چٹھی کا ذکر کلام میں نہیں ہے روح نے کلیسیا کی پوری ہدایت ساری سچائی میں کردی ہے اب چٹھی کی ضرورت نہیں رہی اِسوقت روح سے خدا تعالیٰ ساری سچائی میں اپنے بندوں

کی ہدایت کرتا ہی جو آپکو خدا کے سپرد کرتے ہیں (ف) بچا کاموں کے لئے چٹھی ڈالنا جیسے کہ لوگ قماربازی کے طور پر اشیا پر چٹھیاں ڈالا کرتے ہیں یہہ بات تیسرے حکم میں منع ہی کیونکہ خدا کو آزماتے ہیں ایماندار لوگ ایسا کام نہیں کرتے ہیں دنیا کے لوگ ایسا کرتے ہیں (ف) جب تک روح القدس نہیں آئی تھی شریعت موسوی کی پابندی سے رسولوں نے چٹھی ڈالی اور اُسکے پہلے خدا سے دعا بھی کی مگر جب روح آگئی تو پھر کلیسیا میں چٹھی سے کوئی پادری کبھی مقرر نہیں ہوا یہہ دستور اُٹھہ گیا اُس سے بہتر ہدایت روح کی آگئی (ف) کلیرآس ایک لفظ ہی جسکے معنے ہیں چٹھی یہی لفظ لاطینی زبان میں کلیری کس ہوا ہی اور اُسی سے انگریزی میں کلرجی مین یعنے پادری یا شمار کیا گیا شخص بولا جاتا ہی اگرچہ وہ چٹھی سے مقرر نہیں ہوا تو بھی خدا کی روح سے چُنا گیا ہی جو بمنزلہ چٹھی کے ہی

(شامل ہوا) یعنے شمار ہوا بارہ میں اور سب نے سمجھا کہ یہہ شخص مقرر شدہ خدا سے ہی اور رسول اللہ ہی موتیوں کی لڑی میں پرو دیا گیا ہی اور ہار میں جو ایک موتی کم ہو گیا تھا اب ہار پورا ہو گیا ہی (ف) پولوس رسول نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں بارہ میں سے ایک ہوں برعکس اِسکے آپ کو اُنسے جُدا خادم بیان کرتا ہی (اقرنتی ۱۵-۵) پولوس بنیاد ڈالنے والوں میں سے نہ تھا مگر ترقی کرنیوالوں میں سے تھا اور یہودیوں کے لئے نہ تھا مگر غیر قوموں کے لئے تھا (گلاتی ۲-۹) (ف) اب مسیح کے بارہ رسول ہوگئے جیسے یہود کے بارہ فرقے تھے اور بارہ ستارے اور بارہ تخت بھی ہیں (ف) میتاس چُنا گیا نہ اپنی لیاقت سے مگر خدا کے فضل سے (ف) پادری ہونے کے لئے تین باتیں درکار ہیں اول دل کی طیاری دویم قانونی بلاہٹ باہر سے جیسے ایک رسول کی جگہ خالی ہونیکے سبب حواریوں نے میتاس کو بُلایا سویم آسمانی ثبوت کہ وہ آدمی بلایا جاوے

دوسرا باب

(۱) اور جب عید پنتکوست کا دن آچکا وے سب ایک دل ہو کے اکٹھے تھے

اِس کتاب کے مضامین تین حصّوں میں منقسم ہیں اُن میں سے پہلا حصّہ (۲ باب سے ۹ باب تک) ہی اور اُس میں یہہ بیان ہی کہ شاگردوں نے یروشلم میں کیونکر گواہی دی (۱ سے ۱۳ تک) روح کے نزول کا ذکر اور مختلف زبانیں بولنے کا بیان ہی (پنتکوست) یہود کے تین بڑی سالانہ عیدوں میں سے یہہ دوسری عید تھی ساڑھی یا گندم کاٹنے کی یادگاری میں

اِسکا دوسرا نام ہی (ہفتوں کی عید) کیونکہ عید فسح کے پہلے ہفتہ کے بعد جب پورے سات سبت گذر جاتے تھے تب یہہ عید ہوتی تھی

(ف) پنتکوست لفظ یونانی ہی اور اُس کے معنے ہیں پچاس پس وہ عید فسح کے بعد پچاسویں دن ہوتی تھی (ف) حکم تھا کہ عید پنتکوست کے دن قربانگاہ پر دو روٹیاں خمیری رکھی جاویں (احبار ۲۳-۱۷ سے ۲۰) اور یہہ روٹی اُس دانہ کی تھی جو بویا گیا تھا اور اب پک کر طیار ہوا اور اُسے کوٹ پیسکر اُسکی روٹی بنائی گئی ہی یعنے نئے گیہوں کی روٹی تھی (ف) یہہ عید بالکل ایک بھید عظیم کا نمونہ تھا مسیح خداوند مرگیا اور زمین میں بویا گیا یعنے دفن ہوا پھر جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھگیا اور میوہ لایا (یوحنا ۱۲-۲۴) مطلب یہہ تھا کہ مسیح کی موت کا پھل اب کلیسیا کہاوے (ف) دروکی عید آگئی اب دنیا کی فصل میں درانتی لگاویں اور روحانی فصل کاٹیں جس کے لئے موسیٰ نے اور سب پیغمبروں نے اور مسیح خداوند نے بھی تخم ریزی کی تھی اب رسول لوگ یعنے حواری اُس فصل کو کاٹیں اور پولے باندھکر خدا کو نذر چڑھاویں

(ف) چونکہ عید فسح کے بعد یہہ عید پنتکوست آتی تھی اور جو لوگ کہ عید فسح میں آتے تھے اکثر اُنمیں سے جو دور دور کے مسافر تھے پنتکوست تک وہاں رہتے تھے اور جب پنتکوست آتی تھی تو دور کے اور نزدیک کے سب جمع ہوجاتے تھے یوسفیس مورخ یہودی کہتا ہی کہ اُس عید میں تخمیناً ۲۵ لاکھ یہودی جمع تھے پس یہہ نتیجہ نکلتے ہیں چونکہ اِن یہودیوں نے مسیح کی موت اور رسوائی کو یا دیکھا تھا یا سُنا تھا تو اب مناسب یوں ہوا کہ اُسکی سرفرازی کا نتیجہ بھی وہ سب دیکھیں اور اسیلئے بڑی طاقت اور قدرت کے ساتھہ ایسی بڑی بھیڑ کے وقت روح القدس اُتر آئی اور یہہ بات ظاہر کی گئی کہ مسیح مصلوب جو بادشاہ ہوکے آسمان پر چڑھگیا ہی اُسنے یہہ انعامات شاہانہ بخشے ہیں (ف) لکھا ہی کہ جب پنتکوست کا دن آیا یعنے سات ستے پورے ہوئے جو ۴۹ یوم ہوتے ہیں اور پچاسواں دن آگیا یعنے کامل وقت آگیا تب مسیح کی بھرپوری روح میں ظاہر ہوئی توضیح اُسکی یوں ہی کہ جب مسیح آمد اول میں تولد ہوا تھا تو بموجب (دانیال ۹-۲۴ سے ۲۷ تک) ستر کے سات میں آیا تھا اُس دن سے کہ جب یروشلم کی تعمیر کا حکم نکلا تھا یس (۷۰ × ۷ = ۴۹۰) اور اب کہ مسیح چلا گیا اور روح میں پھر کلیسیا کے درمیان آیا تو ۷ × ۷ = ۴۹ میں آیا عید فسح سے پس چاہئے کہ ہم صبر سے وعدوں کی تکمیل کی اِنتظاری کریں بڑی آرزو کے ساتھہ (۲ پطرس ۳-۱۲) (ف) اگرچہ توریت میں صاف نہیں لکھا کہ اخراج مصر کے ۵۰ یوم بعد خدا نے بنی اِسرائیل کو شریعت دی مگر کل یہودی اور سب عیسائی بالاتفاق مانتے ہیں کہ ضرور اخراج مصر سے ۵۰ یوم بعد شریعت دی گئی تھی اور یہہ بات آیات کے نتایج اور روایات سے نکالتے ہیں پس اگر یہہ درست ہی تو روحانی شریعت ظاہری شریعت کے نمونہ پر نازل ہوئی ہی (ف) نیا عہد پرانے عہد کے ساتھہ وابستہ ہی شریعت اخراج مصر سے ۵۰ یوم بعد دیگئی انجیل مسیح کے اخراج قبر سے

۵۰ یوم بعد عنایت ہوئی شریعت پتھر کی تختیوں پر دیگئی انجیل دل کی گوشتین تختیوں پر لکھودی گئی (یرمیا ۳۱-۳۳ و ۲ قرنتی
۳-۳ وعبرانی ۸-۱۰) شریعت کوہ صیہون سے عنایت ہوئی انجیل بھی کوہ صیہون سے نکلی شریعت پہاڑ پر سے دیگئی انجیل
آسمان سے دیگئی شریعت پتھر کے ساتھہ دیگئی - انجیل رحم سے عنایت ہوئی پس انجیل توریت کی تکمیل کرتی ہی نہ تنسیخ
(دن آچکا) یعنے ۴۹ روز تمام ہوئے ۵۰ یوم آگیا جس کی مدت سے انتظاری تھی وہ دن آگیا اُس دن وے سب
بالاخانہ میں جمع تھے اور لکھا ہی کہ وے سب ایکدل تھے اگرچہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ وہ آپس میں کچھہ جھگڑا کرنیوالے بھی تھے
(لوقا ۲۲-۲۴) مگر اب وے ایکدل ہو کے پاک محبت پر مایل ہوگئے تھے اور ان ایام میں بہت دعا بھی کی تھی ایک دل اور
ایک جگہہ جمع تھے روح القدس کے لئے تیار تھے کیونکہ جہاں غوغا ہی وہاں کبوتر نہیں اُترتا پس جھگڑالوں اور بدینوں کو روح
نہیں ملتی ہی (ف) اکٹھے تھے یعنے اُسی بالاخانہ میں جہاں پر سب برکات ہیکل کی نازل ہوئیں ایک زمانہ کے بعد اِسی
بالاخانہ کی جگہہ میں ایک گرجا بنایا گیا تھا اور بہت صدیوں تک رہا

۲ (۲) اور یکایک آسمان سے آواز آئی جیسے بڑی آندھی چلے اور اُس سے سارا گھر جہاں بیٹھے تھے
بھر گیا

(آندھی) تیز ہوا کو کہتے ہیں ہوا روح کا ایک عام نمونہ ہی دیکھو آدم کے نتھنوں میں خدا نے زندگی کا دم پھونکا تھا جس
سے وہ جیتی جان ہوا (پیدایش ۲-۷) مسیح نے شاگردوں پر پھونکا تھا (یوحنا ۲۰-۲۲) ہوا مقتولوں کے لشکر پر آئی تھی -
(حزقیل ۳۷-۹)
(ف) بڑی آندھی یعنے زور شور کے ساتھہ جیسے حوریب پہاڑ پر آئی تھی (۱ سلاطین ۱۹-۱۱) (ف۲) نہ صرف
آندھی تھی مگر ایک آواز تھی مثل آندھی کے شور کی (ف۳) آسمان سے آواز آئی کیونکہ روح آسمان سے ہی جہاں چاہتی ہی
چلتی ہی دیکھنے میں نہیں آتی پر اُسمیں بڑی قوت ہی اور زور
(ف۴) خداتعالی اکثر بادلوں میں آیا کرتا تھا اور مسیح خداوند بھی بدلی میں چڑھگیا لیکن روح القدس بدلی میں نہیں
آیا بلکہ وہ بادلونکو تتر بتر کرنے کے آندھی میں آیا تھا تاکہ آدمیوں کے خیالات کے بادل اُڑا دیوے اور روشنی بخشے (آواز) یونانی
میں اُسکا خاص لفظ (انجاص) ہی اور انگریزی میں (ایکو) اور اُنکے معنے میں دعا کی بازگشت آسمان سے اِس لفظ کا ترجمہ
آیت میں آواز کیا گیا ہی (ف) یہہ آواز جو آئی - نہ اُتر سے نہ دکھن سے نہ پورب سے نہ پچھم سے مگر آسمان سے آئی

تھی اور یہہ آندھی مثل اور آندھیوں کے نہ تھی جو طول عرض میں چلتی ہیں پر یہہ آندھی فوق تحت میں چلتی تھی ایسی آندھی دنیا میں کبھی نہیں آئی اِس میں خدا کی ایک عجیب قدرت نمایاں تھی

(۳) اور اُنہیں آگ کیسی جُدی جُدی زبانیں دکھائی دیں اور اُنمیں سے ہر ایک پر بیٹھیں ۳

(زبانیں) یعنے جیب کی صورتیں شعلہ کی مانند فوقانی مرکز سے نکلیں اور نیچے آکر متفرق ہوگئیں جیسے ایک چشمہ سے متفرق دھاریں نکلتی ہیں یا ایک ہی جڑ سے بہت سی شاخیں برآمد ہوتی ہیں (ہر ایک پر) یعنے ہر ایک آدمی کے شاگردوں میں سے سر پر آمیں (بیٹھیں) جمع کا صیغہ ہے ترجمہ میں درست نہیں ہے بیٹھا یا بیٹھی صیغہ مفرد ہے یونانی میں (ف۱) بیٹھی ہمیشہ رہنے کے لئے نہ جیسے چڑیا آکر بیٹھتی ہے اور پھر اُڑ جاتی ہے بلکہ روح القدس آکر ٹھہری ہمیشہ کے لئے تاکہ خداوند خدا لوگوں میں سکونت کرے دیکھو (۶۸ زبور ۱۸) (ف۲) روح القدس زبان کی شکل میں آئی تاکہ عیسائیوں کی زبانیں کھلجاویں اور وے خداوند کی منادی کریں (ف۳) آگ کی صورت میں روح آئی تاکہ طاقت پاویں اور کلام سے روشن ہوجاویں اور سب بیہودہ خیالات جل جاویں (ف۴) ہر ایک پر آئی تاکہ کوئی جدا نہ رہے سب میں یگانگت پیدا ہوجاوے اور کوئی سرکشی نہ کرے سب اچھے لوگ بنجاویں (ف۵) بیٹھی تاکہ ہمیشہ رہے اور ہر آدمی اپنا کام برابر کیا کرے نہ آنکہ چند روزہ جوش رہے اور پھر سُست ہوجاویں۔ (ف۶) جہاں روح کی ہدایت ہے وہاں آرام کے ساتھہ ہمیشہ کام ہوتا ہے یعنے آرام و کام ہر دو جمع رہتے ہیں (ف۷) روح القدس اسوقت بھی سب سچے عیسائیوں کو ملتی ہے مگر یہہ اختیار کہ دوسروں کو بھی روح القدس بخشدیں صرف حواریوں کو دیا گیا تھا (اعمال ۸-۱۷ و ۱۸)

(ف۸) روح آئی جیب اور آگ کی صورت جسمی میں کیونکہ خدا کے انتظام میں جسمانی اور روحانی امور دونوں اِکٹھے نظر آتے ہیں روح و جسم کی کامل یگانگت مسیح میں ہے اِسلئے کہ اُلوہیت کا سارا کمال مسیح میں مجسم ہو رہا ہے (کلسی ۲-۹) اُسی طرح فضل کے وسیلوں میں جو کلام میں مذکور ہیں روحانی و جسمانی باتیں موجود ہیں (ف۹) مسیح خداوند کی اِنسانیت پر روح نازل ہوئی تو کبوتر کی صورت میں آئی تھی جسکا بیان (متی ۳-۱۶) کی تفسیر میں لکھا گیا ہے اب روح کا ایک حصّہ شاگردوں کو عنایت ہوا ہے لیکن مسیح اِنسانکو سب کچھہ ملا تھا نہ ایک حصّہ (یوحنا ۳-۳۴) اب روح کی جلنیوالی تاثیر زور کے ساتھہ کلیسیا پر آئی اب وہ ہر زبان کے فیصلہ سے پورا سیلاب بہایا چاہتا تھا روح ایک ہی ہے مگر اُسکی بہت سی نعمتیں ساری قوموں کو اب وہ بانٹنا چاہتا ہے تو بھی روح ایک ہی ہے (ف۱۰) جب آگ آئی اور سر پر بیٹھی تو یہہ نشان تھا خدا کی مہربانی کا مثلاً جب قربانی پر آگ اُتری تو قبولیت کا نشان ہوا (پیدائش ۱۵-۱۷ و احبار ۹-۲۴ و خروج ۱۹-۱۸ و ۱ سلاطین ۱۸-۳۸) پس اگر کوئی آدمی روح کا طالب ہے تو چاہئے کہ خدا کے

ساہہنے زندہ قربانی ہووے تب قبولیت کی آگ یعنے روح پاک اُسپر نازل ہووےگی (حزقیل ۱-۱۳ اشعیا ۶-۷ متی ۳-۱۱) اگر
کوئی یہہ روح کی آگ نہ پاوے وہ غضب کی آگ میں جل جاویگا ضرور ہے کہ ہر آدمی پر ایک آگ نازل ہو یا روح کی آگ قبولیت
کا نشان ہوکے یا غضب کی آگ بھسم کرنے کو

(ف ۱۱) اِسوقت دو باتیں ظہور میں آئیں ایک آواز جو کانوں سے سُنی گئی دوسری آگ جو دیکھی گئی پس روح القدس دید وشنید
کے ساتھ آئی (ف ۱۲) اب وہ آگ دنیا میں لگ گئی جسکے لگانے کی مسیح خداوند کو آرزو تھی (لوقا ۱۲-۴۹) آگ زمین پر لگانے
آیا ہوں اور کیا چاہتا ہوں کہ لگ چکی ہوتی - یہہ وہ آگ ہے جو پاک کرتی ہے اور جس سے دل پگھل جاتے ہیں جس سے تمام گناہ
کا میل جلجاتا ہے جسکا شعلہ آسمان کو چڑھہ جاتا ہے مسیح کی آرزو تھی کہ یہی آگ دنیا پر نازل کرے سو آج اُسکی آرزو پوری ہوئی اور
ہم نہال ہوگئے اُسکے وسیلہ سے (ف ۱۳) روح کی ساری نعمتیں آسمانی ہیں (یعقوب ۱-۱۷ و ۳-۱۷) جسطرح نرم ہوا سے
کشتی تیز چلتی ہے جب بادبان پر ہوا لگتی ہے تو اُسی طرح جب یہہ روح القدس کی ہوا ہماری روحوں اور دلوں کو چھوتی ہے تو
ہماری اِس ہستی کا جہاز ابدی بندر کی طرف اِس دنیا کے دُکھہ کی موجوں میں بڑی تیزی سے چلتا ہوا بندرگاہ کے کنارہ پر
جا پہونچتا ہے (ف ۱۴) جس وقت تیز ہوا چلتی ہے تو پہاڑوں کو توڑتی ہے اور چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں بلکہ بعض جہاز ڈوب
بھی جاتے ہیں (۱ سلاطین ۱۹-۱۱) اسی طرح بڑے سخت دل شکستہ ہو جاتے ہیں اور روح کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی

(ف ۱۵) جب ہوا باغ پر چلتی ہے تو بڑا لطف دکھلاتی ہے جیسے (غزل الغزلات ۴-۱۶) میں ہے اے اُتر کی ہوا جاگ اور دکھن
ہوا چل میرے باغ پر یہہ کہ اُسکی باس مہکے میرا محبوب اپنے باغچہ میں آوے اور اُسکے لذیذ میوے کھاوے - یہی روح القدس
کی ہوا ہے جو خدا کے باغچہ یعنے کلیسیا پر اُسوقت آگئی اور اب تک چپ چاپ بہتی ہے اور سب درختوں کو اور بوٹوں کو اور سبزی کو
ہلاتی ہے تازگی بخشتی ہے چمکاتی ہے گرم کرتی ہے پھیلاتی ہے اور خوشبو اور مہک ہر جگہ ظاہر کرتی ہے اور میوے افراط سے پیدا ہوتے ہیں
(۲ قرنتی ۲-۱۴ و ۱۵) (ف ۱۶) پس جب یہہ ہوا چلتی ہے اور دلوں کو تازگی بخشتی ہے تب لوگ عیسائی ہوتے ہیں زبان سے اور دلسے
سرگرمی کے ساتھہ تابعداری اختیار کرتے ہیں نہ تلوار سے اور جبر سے (۲ قرنتی ۱۰-۴)

(ف ۱۷) اصلی بپتسما روح کا بپتسما ہے پانی کا بپتسما ایک نشان ہے پس جب اصلی بپتسما روح کا خداوند مسیح نے شاگردوں کو دیا
تو آگ کی زبانیں اُنکے سر پر اُتریں گویا آگ اُنپر چھڑکی گئی اگر بپتسما میں غوطہ فرض عین ہوتا تو یہہ لوگ پنتکوست کے دن آگ میں
ڈبائے جاتے مگر وہ تو آگ میں ڈبائے نہیں گئے پر آگ چھڑکی گئی تو اسوقت ہم جو صرف چھینٹا دیتے ہیں تو یہہ کام خدا کی
کلام کے موافق کرتے ہیں اسطرح اُسوقت موسیٰ کے زمانہ میں بادل کے درمیان غرق نہیں کئے گئے تھے اور وعدہ کے درمیان
یہہ نہیں لکھا کہ میں غرق کرونگا مگر آنکہ چھڑکونگا (حزقیل ۳۶-۲۵)

(ف۱۵) روح القدس سب پر آئی تھی نہ صرف مردوں پر مگر عورتوں پر بھی اور اسلیئے عورتیں بھی نبوت کرتی ہیں (اعمال ۲۱-۹) پس دونوں زمانوں میں خدا نے چھڑکا نہ ڈبایا- اور سب پر برکت نازل کی نہ فرق کیا

(۴) اور وے سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے روح القدس نے اُنہیں تلفظ بخشا بولنے لگے

(بھر گئے) یعنے جب کہ خودی سے اور دنیا کی محبت سے اور گناہ سے خالی ہوئے تب روح القدس سے بھر گئے (ف۱) آدمی کا دل کبھی خالی نہیں رہ سکتا یا شرارت اور نادانی اور ناپاکی سے بھرا ہوگا یا برکت الٰہی سے اور روح پاک سے بھرا ہوگا مگر یہہ بھرپوری مبارک ہی جو سربلندی بخشتی ہی (ف۲) آدمیوں کو چاہیئے کہ شرارت سے خالی ہوں اور روح پاک سے بھر جاویں (افسی ۵-۱۸) (ف۳) سب عیسائی روح سے بھر جاتے ہیں مگر سب لوگ یکساں حصہ نہیں پاتے ہیں جسقدر جسکے دل میں گنجایش ہوتی ہی اُسقدر بھر جاتے ہیں اور جو کچھہ پاتے ہیں خدا کے مقرری کام میں خرچ کرتے ہیں

(غیر زبانیں) جو اُنہوں نے نہیں سیکھی تھیں اور جن سے وے واقف بھی نہ تھے روح القدس نے اُنہیں سکھلائیں (ف۱) روح کی نعمتیں تو بہت ہیں مگر سب سے بڑی نعمت یہہ ہی کہ بولنے کی بڑی طاقت بخشتی ہی جس سے سُننیوالوں کو فایدہ پہونچتا ہی جبکہ روح کی طاقت سے بولنیوالا فصاحت اور بلاغت معنوی کے ساتھہ بولتا ہی جسکا ذکر (افسی ۴-۲۹) میں ہی کوئی گندی بات تمہارے مُنہہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو حاجت کے موافق ترقی کے لئے اچھی ہو تاکہ سُننیوالوں کو فایدہ بخشے (ف۲) اپنی مادری زبانیں فصحا کی صحبت سے بہت لوگ دنیا میں فصاحت کے ساتھہ بولا کرتے ہیں اور اِس قسم کے فصیح لوگ ہر ملک اور ہر زبان میں اکثر پائے جاتے ہیں پر اُن کی فصاحت لفظی ہوتی ہی اور وے مقفیٰ فقرے اور اپنی زبان کے اچھے اچھے لفظ بولا کرتے ہیں پر اُنکے مضامین اکثر اچھے نہیں ہوتے اور وے لوگ روح کے انعام سے نہیں مگر طبیعت موزون کی جولانی سے بولا کرتے ہیں وے خدا کی طرف سے معلم نہیں ہوتے ہیں مگر جیسے شاعر شعر بنانے میں مشاق ہوتے ہیں ایسے وے بھی نثار نثر بولنے میں مشاق ہوتے ہیں یہہ مسیح کے رسول گنوار اور بیعلم بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی غیر فصیح تھے لیکن اب روح نے اُنہیں دفعتاً غیر ملکوں کی زبانیں سکھلادیں اور فصاحت حقیقی کے ساتھہ وہ غیر زبانیں بولنے لگے (ف۳) غیر زبان بولنے سے مراد یہہ ہی کہ غیر ممالک کی زبان میں الٰہی بھید اور خدا کی عمدہ باتیں پر مغز سُنانے لگے نہ آنکہ دیوانے کی بڑ اور بیہودہ بک بک

(ف۴) اِن غیر زبانوں کی بابت کہ مسیح کے لوگ بولینگے اگلی کتابوں میں پیغمبروں سے پیشگویاں ہوئیں تھیں

(یشعیاہ ۲۸-۱۱) میں ہی ہاں وہ وحشی کیسے ہونٹھوں اور اجنبی زبان سے اِس گروہ کے ساتھہ باتیں کریگا (زبور ۱۹-۴) ساری زمین میں اُنکی تار گونجتی ہی اور دنیا کے کناروں تک اُنکا کلام پہونچتا ہی اُن میں اُسنے آفتاب کے لئے خیمہ کھڑا کیا ہی (۱ قرنتی ۱۴-۲۱) شریعت میں لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی میں غیروں کی زبانوں اور اوروں کے ہونٹھوں سے اِس قوم کے ساتھہ بولونگا اور یوں بھی وے میری نہ سُنینگے (ف) یہہ غیر زبانیں جو بولنے لگے اور جو اُنہوں نے کبھی نہ سیکھی تھیں اور دفعتًا بول اُٹھے یہہ ایک معجزہ تھا مسیح خداوند کا اُسکی قدرت سے یہہ ہوا اور یہہ ایک پیشگوئی بھی تھی جو مسیح نے اپنے شاگردوں کے حق میں کی تھی کہ وے غیر زبانیں بولینگے (مرقس ۱۶-۱۷ و ۱۸) دیکھو (ف) وے سب زبانیں بولنے لگے تا کہ ساری قوموں کو خدا کی باتیں سکھلاویں اور چونکہ مسیح نے شاگردوں کو ساری قوموں میں بھیجا تھا اِسلئے اُنہیں غیر زبانیں بولنے کی طاقت بخشی تاکہ رسولوں کی منادی میں غیر زبانیں بھی مخصوص ہوجاویں

(ف) کہیں نہیں لکھا کہ کبھی کسی رسول نے آدھہ گھنٹہ بھی بیٹھکر کسی منشی سے کوئی غیر زبان سیکھی ہو یا کسی زبان کی ناواقفی کے سبب بات کرنے میں ذرا بھی کہیں رُکے ہوں (ف) پطرس جواب سب بولنیوالوں میں پیشوا تھا اُس کی نسبت یہہ لکھا ہی کہ وہ اپنی زبان بھی فصاحت کے ساتھہ نہ بول سکتا تھا بلکہ اُس کی بولی سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ جلیلی ہی- نہ یروشلمی یعنے اُسکی زبان گنواری تھی (متی ۲۶-۷۳، مرقس ۱۴-۷۰) تو بھی اُسوقت نہ صرف اپنی زبان مگر غیر زبانیں بھی فصیح بولنے لگا ہی اور یہہ عجیب خدا کی قدرت ہی (ف ۹) پولوس رسول بھی غیر زبانیں بولتا تھا چنانچہ ایشیاء کوچک کی قوموں کو اُسنے منادی کی اور ملاطیہ کے وحشی لوگوں سے بھی باتیں کیں اُنکی زبان میں اور سب رسولوں کی نسبت اُس نے بہت سفر کیا اور اسی طرح زیادہ زبانیں بولنے کی طاقت اُسے دیگئی تھی (۱ قرنتی ۱۴-۱۸)

(ف ۱۰) ایک وقت بابل شہر میں جب جمع تھے زبانیں مختلف ہو کر ایک گڑبڑ ہوگئی تھی آدمیوں کی مغروری کی روح سے اور اُسوقت ایک زبان سے متفرق ہو کر بہت زبانیں ہوگئی تھیں اب خدا کی روح سے بہت سی زبانیں بولنے والے ایک دوسرے کی سمجھتے ہیں اور بجائے تفرقہ کے یگانگت پیدا ہوتی ہی اِس لئے کہ بابل کی بدی دفع ہوئی اب ساری دنیا کے لوگوں میں یگانگت پیدا ہوگئی لعنت اُٹھہ گئی برکت آگئی ہی زبان ہی کے وسیلہ سے تفرقہ ہوا تھا زبان ہی کے وسیلہ میل ملاپ و اتفاق ہوتا ہی بابل سے بیماری اُٹھی تھی صیہون سے علاج نکلا

(ف ۱۱) کیا سبب ہی کہ اُسوقت روح القدس سے عیسائی لوگ غیر زبانیں بولتے تھے اور اب مشکل سے پڑھکر سیکھتے ہیں سبب یہہ ہی کہ شروع میں جب انجیل کا بوٹا لگایا گیا تھا تو روح القدس کا پانی خاص طور پر بہایا گیا کیونکہ بوٹا کمزور اور چھوٹا تھا اب جڑ پکڑ گیا ہی اِسلئے زبانیں سیکھنے کے لئے عام وسیلہ کافی ہی خاص صورت کی حاجت نہ رہی پاک نوشتے کا ترجمہ بہت

زبانوں میں ہوگیا اور دنیا کے اکثر بڑے بڑے شہروں میں جماعتیں قایم ہوگئیں ہیں تب زبانوں کے خاص طور پر
بخشش کی بڑی ضرورت نرہی جیسے معجزات شروع میں بہت ضرور تھے تاکہ خدا کا دین قایم کیا جاوے جب دین نے اوپلے
میں جڑ پکڑلی تو پھر معجزات کی ضرورت اب نہیں ہے۔ یہی حال ہے سب مشنوں کا کہ اول میں مشنری لوگ بہت محنت کرکے جماعتیں
قایم کرتے ہیں اور جب قایم ہوئیں تو انہیں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اپنے فرایض کا آپ بندوبست کریں۔ اور یہی حال ہے سب
دین کے متلاشیوں کا کہ شروع میں خوب محنت کرکے سکھلائے جاتے ہیں جب پختہ ہوگئے تب چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اسی
طرح آدمی اور جانور بھی شروع میں بڑی حفاظت اور محنت سے بچوں کو پالتے ہیں جب جوان ہوگئے تو اپنا بوجھ آپ اُٹھاتے
ہیں اور والدین اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اسیطرح باغات وغیرہ میں بھی شروع کی نسبت آخر میں بہت کم محنت ہوتی ہیں
(ف) وے سب بولنے لگے تھے نہ صرف پطرس مگر ہر ایک عیسائی کھڑا ہوا تھا سب کے دل میں اتنی خوشی اور ہمت
آگئی تھی کہ بغیر بولنے کے اور کچھ نہیں کرسکتے تھے اور کوئی ایک دوسرے سے نہیں پوچھتا تھا کوئی کمزور متلاشی نہیں تھا
ہر ایک عیسائی بڑا دلیر ہوگیا تھا گویا اکیلا ہوکے تمام دنیا میں جانے کو طیار تھا اور جو کچھ روح القدس سے اُن کے دل میں
بھر گیا تھا سو ہی مُنہہ پر آیا تھا (متی ۱۲-۳۴)

(۵) اور خدا ترس یہودی ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے یروشلم میں آرہے تھے

۵ سے ۱۱ تک سننوالوں کا تعجب مذکور ہے (آرہے تھے) نہ ہمیشہ کے لئے مگر عید کے لئے آرہے تھے (ہر قوم میں سے)
یوسیفس بیان کرتا ہے کہ اِسوقت سے پہلے تمام دنیا میں یہودی پراگندہ ہوگئے تھے اور بڑی دور سے عید کرنے کو آتے تھے
اگرچہ خدا ترس آتے تھے نہ سب

(۶) سو جب یہہ آواز آئی تو بھیڑ لگی اور وے دنگ ہوئے کیونکہ ہر ایک نے اُنہیں اپنی بولی بولتے سُنا

(یہہ آواز آئی) جو آیت ۲ میں مذکور ہے اور یہہ آواز نہ صرف اُسی بالاخانہ میں آئی تھی مگر تمام شہر میں سنائی دی تھی
اگرچہ توجہ آواز کی بالاخانہ پر تھی پر اشاعت آواز کی سب شہر پر ہوئی تھی جسکو اِن لوگوں نے بھی سُنا اور سب بھیڑ جو اُس
گھر کی طرف متوجہ ہوئی اِسکا سبب یہی تھا کہ آواز کی توجہ اُس طرف تھی (ف) جب شریعت دیگئی تھی تب لوگ بھاگ گئے
تھے خوف زدہ ہوکر اب رحم کی شریعت دیجاتی ہے اور سب لوگ خود بخود اُسکی طرف جاتے ہیں (اپنی بولی بولتے سُنا) کیونکہ
یہہ گواہی سب قوموں کے لئے تھی اور اسلیئے حواری سب بولیاں بولتے تھے (ف) یہہ وقت اُس آنیوالے زمانہ کا عکس

اور نمونہ بھی دکھلاتا تھا کہ ایک وقت آنیوالا ہی جس میں سب دور دراز ملکوں کے لوگ بھی خدا کے لوگوں کے ساتھہ ملکر ایک
ہی زبان میں خدا کی ستایش کرینگے (اپنی بولی) یعنے ہر آدمی اپنی زبان سُنتا تھا کیونکہ خدا کی کلیسیا سب اصولی زبانوں کی
سب شاخوں میں بولتی تھی اور خدا کے کلام کا ترجمہ سب زبانوں میں کر کے وے سُناتی تھی (ف) آج تک خدا کی کلیسیا سب دنیا
کی زبانوں میں خدا کا کلام سناتی ہی عیسائی لوگ اہل اسلام اور برہم سماج اور رومن کتھولک کی مانند نہیں ہیں جو صرف ایک ایک
زبان پر فخر کرتے ہیں جو سب کو نہیں آتی انسانی سب انتظام باطل ہیں اور تنگ ہیں پر الٰہی انتظام کشادہ اور غالب ہمیشہ ہوتا ہی
کلیسیا کا خیال اُسوقت سے آجتک یہی ہی کہ سب شیطان سے خلاصی پاویں اور سب کو کلام الٰہی کی برکات تقسیم کیجاویں پر روکنے
والے یہی تینوں فرقے اور اَور لوگ بھی جو اُنکی مانند ہیں اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ترجمہ نکرو اور نہ بانٹو

(۷) اور سب حیران و متعجب ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے دیکھو یہہ سب جو بولتے ہیں کیا گلیلی نہیں ۷

(گلیلی نہیں) گلیلی لوگ گنوار اور حقیر ایسے مشہور تھے کہ ضرب المثل تھے (یوحنا ۱-۴۶ مرقس ۱۴-۷۰ یوحنا ۷-۵۲)
اُن کی زبان دیہاتی زبان تھی اور یہی سبب تعجب کا ہوا کہ دیہاتی لوگ دفعتاً شہریوں کی فصیح زبانمیں منادی کرتے ہیں (ف)
مسیح کے خادموں کی کمزوریوں سے خدا کا فضل زیادہ دکھلائی دیتا ہی جب ایسے لوگونکے وسیلہ سے انجیل پھیلتی ہی (۲ قرنتی
۴-۷) ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہی تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہمسے نہیں بلکہ خدا سے ہی اور یوں دنیا کی
حکمت والے شرمندہ ہوویں (۱ قرنتی ۱-۲۷) بلکہ دنیا کے بیوقوفوں کو خدا نے چن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے
دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے (ف ۲) اگرچہ کیسا ہی کمزور عیسائی کیوں نہ ہووے خدا اُس کے
وسیلے سے بھی بڑا کام کر نے سکتا ہی اگرچہ دنیا کے لوگ اُسکی نسبت ہزار ایسے لفظ بولیں کہ وہ گلیلی ہی یعنے اُسے قسم قسم کی حقارتوں
کے ساتھہ منسوب کریں پر کیا پرواہ ہی وہ خدا سے قوّت پا کے خدا کی خدمت کرتا ہی اور خدا نے اُسے حقیقی شرافت بخشی ہی
جس شرافت کا ٹھٹھہ بازوں نے مُنہہ بھی کبھی نہیں دیکھا

(۸) پس کیونکر ہر ایک ہم میں سے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہی ۸

(اپنے وطن کی بولی) کنعان میں سُنتا ہی (ہر ایک) مسافر ہم میں سے یہہ بات (کیونکر) ہوئی کہ گلیلیوں کی زبان سے
سُنتے ہیں جنہوں نے نہ تعلیم پائی دنیا سے پس ضرور یہہ خدا سے ہی یہہ تعجب کا بیان ہی اور تفصیل زبانوں کی ذیل میں آتی ہی

۹ (۹) پارتھی اور میدی اور علامی اور رہنیوالے مسوپوٹامیہ یہودیہ اور کپادوکیہ پنطس اور اسیا

(پارتھی) یعنے اُس علاقہ کے جو گوشہ مشرق و شمال میں ہے (میدی) یعنے ایران کے لوگ (علامی) یہہ لوگ بھی ملک فارس ہی کے ہیں (رہنے والے مسوپوٹامیہ کے) یعنے اُس علاقہ کے باشندے جو فرات اور دجلہ ندی کے درمیان واقع ہے (یہودیہ) وہی ملک جس میں یہہ سب کرامتیں واقع ہوئیں لیکن لوقا نے اپنی کتاب اعمال روم میں بیٹھکر لکھی تھی اس لئے بتلاتا ہے کہ یہودیہ کی زبان بھی بولتے تھے (کپادوکیہ) اور (پنطس) یہہ دونوں مقام ایشیائے کوچک میں تھے (اسیا) یہہ ٹکڑہ زمین کا بحر اوجین کے کنارے پر تھا جسکا پایہ تخت افسس تھا

۱۰ (۱۰) فریگیا اور پمفیلیہ مصر اور لبیہہ کے اطراف کی جو قورینہ کے قریب ہے اور رومی مسافر اصلی و داخلی یہودی

(فریگیا) یہہ علاقہ بھی ایشیائے کوچک میں تھا (پمفیلیہ) فریگیا کے دکھن میں تھا (مصر) افریقہ میں نامور جگہ ہے سب جانتے ہیں (لبیہ) یہہ علاقہ افریقہ کے شمال میں ہے (قورینہ) اِسکو اب ٹریپولی کہتے ہیں بحر میڈیٹرینین کے کنارہ یونانیونکا ایک شہر تھا شمعون جسنے مسیح کی صلیب اُٹھائی اُسی شہر سے آگیا تھا (یوحنا ۱۹-۱۷ سے ۲۰)
(ف) قورین کے عیسائی باشندوں کا ایک عبادت خانہ یروشلم میں بھی بنایا ہوا تھا اور شاید یہہ برکت اہل قورین پر جو آئی اُسکا باعث شمعون قورینی ہوا ہو دیکھو مسیحی کلیسیا کے معلموں اور نبیوں کے درمیان ایک اور شخص بھی اسی شہر قورین کا باشندہ تھا جسکا نام لوقیس قورینی تھا دیکھو (اعمال ۱۳-۱) اور کپرس و قورین کے عیسایوں نے انطاکیہ میں پہلے منادی کی تھی (اعمال ۱۱-۲۰) (رومی مسافر) یعنے ملک روم کے یہودی (اعمال ۱۷-۲۱) (اصلی و داخلی یہودی) یعنے وے جو آبا و اجداد سے یہودی ہیں ابراہیم کی نسل اور وے جو غیر قوموں میں سے دین موسوی میں داخل ہوکے یہودی ہوگئے تھے

۱۱ (۱۱) کریتی اور عرب ہم اپنی زبانوں میں اُنہیں خدا کی عمدہ باتیں بولتے سُنتے ہیں

(کریت) اب اسے کندیا کہتے ہیں اور وہ بحر اجین کے شمال میں ہے اُسوقت مشہور تھا کہ اِس علاقہ میں ایکسو شہر تھے اور سکندر اعظم کے وقت بہت یہودی وہاں رہتے تھے (عرب) جہاں اسماعیل کی اولاد رہتی تھی جو ابراہیم کا بیٹا تھا مگر خاص عہد کے وعدوں سے خارج تھا (خدا کی عمدہ باتیں) یعنے مسیح ابن اللہ کا مجسم ہوکر دنیا میں آنا اور موت اور جی اُٹھنا اور

صعود اور نزول روح کا ذکر خدا کی باتیں ہیں کیونکہ انہیں باتوں کا ذکر حواری کرتے تھے انہیں کو لوگوں نے خدا کی عمدہ باتیں بتلایا ہی (ف) لوگوں نے اپنی اپنی زبانوں میں ان باتوں کو سنا ہمیں بھی واجب ہی کہ اپنی زبان میں ان باتوں پر بہت فکر کریں کہ یہہ خدا کی عمدہ باتیں ہیں جن سے ہماری جان بچتی ہی اور خدا کی عزت اور بزرگی اور محبت ظاہر ہوتی ہی اور انہیں اسرار قدیم پوشیدہ ہیں اور تمام برکات سماوی انہیں سے نکلتی ہیں (ف ۲) اسوقت یہودیوں کی زبان تنگ ہوگئی ہی چاہیئے کہ مسیح کی ستایش تمام دنیا کی زبانوں میں ہووے اور اسیواسطے برکت سماوی نے دنیا کی مختلف زبانوں کی طرف توجہہ کی اور دیکھہ لو کہ اسوقت تک کسقدر خدا کی عمدہ باتوں کا چرچہ غیر زبانوں میں جاری ہوگیا گویا دنیا بھری جاتی ہی یہہ خدا کی طرف سے ہی نہ آدمیوں کے بندوبست سے (ف ۳) شاید اسمیں یہی بھید تھا کہ جب ایک خاص زبان کسی شاگرد کو عنایت ہوئی تو گویا ہدایت اور نشان ہی کہ وہ شاگرد اسی ملک کو جاوے جس کی زبان خدا نے اُسپر کھولدی ہی

۱۲ (۱۲) اور سب حیران ہوئے اور شبہہ میں پڑے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہہ کیا ہوا چاہتا ہی

(اور شبہہ میں پڑے) کیونکہ عقل حیران ہوگئی سارے خیالی اصول ٹوٹ گئے تب کہنے لگے (کہ یہہ کیا ہوا چاہتا ہی) یعنے خدا سے کچھہ دنیا میں ہونا نظر آتا ہی کہ صریح خدا کی قدرت کی تاثیر نظر آتی ہی پر ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوا چاہتا ہی

۱۳ (۱۳) اوروں نے ٹھٹھہ سے کہا کہ یہہ شراب کے نشہ میں ہیں

(ٹھٹھہ سے کہا) ٹھٹھہ باز بھی آپہونچے (ف ۱) ہمیشہ سننیوالوں کے دو حصے ہوتے ہیں دیندار اور بے دین اُسوقت کچھہ لوگ اہل فکر بھی تھے اور ٹھٹھہ باز بھی تھے پس یہہ تو دنیا کے دستور کی بات ہی کبھی ان ٹھٹھہ بازوں کو دیکھکے دل شکستہ نہ ہونا چاہیئے (ف ۲) دنیا کے لوگ پہلے ٹھٹھہ اور لعن طعن سے باتوں کا شروع کرتے ہیں پھر سوال کر کے جواب مانگتے ہیں (اعمال ۴- ۷) پھر قیدخانہ میں ڈالا کرتے ہیں (اعمال ۵- ۱۸) پھر کوڑے مارا کرتے ہیں (۵- ۴۰) پھر خونریزی کیا کرتے ہیں (اعمال ۷- ۵۸) دیکھو ٹھٹھہ بازی ایک غنچہ ہی ان سب اجرام کا (ف ۳) اسوقت ٹھٹھہ کا سبب شاید یہہ ہوا کہ یروشلم کے باشندے جو ان مختلف زبانوں سے ناواقف تھے وے حواریوں کی باتیں تو نہیں سمجھے مگر انہیں غیر زبانیں بولتے دیکھکر ہنسے اور انہیں تماشا سا نظر آیا اور یہہ بات تو مانی ہوئی ہی کہ خدا کے بھید ٹھٹھہ بازوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا کرتے ہیں اور خدا کا یوں ہی انتظام ہی کہ ٹھٹھہ بازوں سے اپنی معرفت اور قدرت کے بھید چھپاوے اور اہل فکر او سنجیدہ لوگوں پر جو دل کے غریب ہیں کھولدیوے

(ف) دیکھو کہ وہ پیچ پر پولوس کی پاک باتیں سنکر لوگوں نے ٹھٹھا مارا تھا (اعمال ۱۷-۳۲) (ف) جو روشن ہوتا ہے
دنیا اُسے تاریک کرنا چاہتی ہے جس چیز سے سرفرازی ہوتی ہے وہ ٹھٹھے باز اُسکو کیچڑ میں ڈالنا چاہتے ہیں (ف) جو کوئی
ٹھٹھا باز ہے اُس کے دل میں پوشیدہ نا امیدی اور مایوسی ہوا کرتی ہے جو صریح بے ایمانی ہے (یہہ شراب کے نشے میں ہیں)
یہہ اُنہوں نے الزام لگایا جیسے اِسوقت بھی بازاروں میں ہماری باتیں سنکر لوگ بے تامل کچھ بک اُٹھا کرتے ہیں جس سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ نادان جاہل ٹھٹھا بازی کو اسی ہیں اِسیواسطے اُن کی ایک بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے اپنا کام خوشی
سے کرتے ہیں (ف) مسیح خداوند کو بھی اُنہوں نے شراب خواری کا الزام لگایا تھا (متی ۱۱-۱۹) اب رسولوں کو بھی وہی
الزام لگاتے ہیں (امثال ۱-۲۴ سے ۲۶) (ف) یہہ لوگ شراب خوار نہیں تھے بلکہ روح کی نئی شراب نئے مشکوں میں ڈالی
گئی تھی (متی ۹-۱۷ و لوقاہ ۵-۳۸)

(ف) شاید کوئی کہے کہ کیا اِس سے پیشتر روح القدس نہ دیا گیا تھا کیا سبب ہے کہ پہلے روح نہیں دیگئی جواب
یہہ ہے کہ جب تک مسیح جلال کو نہ پہونچا تھا خاص طور پر روح نازل نہو سکتی تھی (یوحنا ۷-۳۹) اِس جلال سے پہلے بھی
بعض کو روح پاک عنایت ہوتی تھی خاص کاموں کے لئے چنانچہ (خروج ۳۱-۳) میں بظلی ایل کی نسبت لکھا ہے کہ میں نے
اُسکو حکمت اور فہمید اور علم اور ہر طرح کی ہنرمندی میں روح اللہ سے بھر دیا (خروج ۲۸-۳) میں ہے تو اُن سب روشن ضمیروں کو
جنہیں میں نے حکمت کی روح سے بھرا ہے کہہ کہ لباس ہارون کے لئے بناویں (۳۵-۳۱) اُسنے اُسے حکمت اور فہم اور دانش
اور سب طرح کی کاریگریوں میں روح اللہ سے معمور کیا ہے (استثنا ۳۴-۹) نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور ہوا خیمہ کی
طیاری اور لشکر کے انتظام کے لئے اگرچہ روح ملی تو بھی ملی تو صحیح فرق اتنا ہے کہ زمانہ سابق میں نبیوں کے ساتھ اکثر روح القدس
نہیں رہتا تھا مگر بار بار آیا کرتا تھا اور چلا جاتا تھا اب کہ مسیح جلال کو پہونچا روح پاک شاگردوں میں سکونت کرنے کو آیا (ف) یوحنا
اصطباغی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائے اور ضرور وہ بھر بھی گیا اور روح اُسپر ٹھہری بھی رہی
اِس خاص ایک شخص کا ذکر جو دستور سابق سے کچھ فرق رکھتا ہے اِسکا سبب یہہ ہے کہ اِس آدمی کو مسیح خداوند کے ساتھ ایک
خاص نسبت تھی جس کو حساب میں نہیں لاسکتے ۔ ہاں صعود سے پیشتر (یوحنا ۲۰-۲۲) میں لکھا ہے کہ اُنپر پھونکا اور کہا کہ
روح القدس لو ۔ یہہ روح بھی ہمیشہ ٹھہرنے کے لئے عنایت نہیں ہوا تھا بلکہ ایک خاص تسلی کے لئے تھا جس سے روح
کا تقاضا بھی پورا نہیں ہوا پر خاص طور پر روح بخشنے کا وعدہ بھی ہوا تھا (چنانچہ لوقا ۲۴-۴۹) میں ہے دیکھو میں اپنے باپ
کا وعدہ تم پر بھیجتا ہوں پر تم جب تک بالا سے قوت نہ پاؤ شہر یروشلم میں رہو ۔ پس اِس وعدے کے موافق اب یہہ آخری نزول کامل
طور پر ہوا ہمیشہ کی سکونت کے لئے

(ف۱۱) اب کلیسیا طفلی سے جوانی میں آگئی اور کمزوری سے طاقت میں دخل پایا اندھیرے سے روشنی میں آئی شریعت کے ظاہری رسوم سے انجیل کی روحانی تاثیرات میں پہونچی پہلے کلیسیا کا وہ رتبہ تھا جو نوکروں اور غلاموں کا خوف کے ساتھ آقا سے ہوتا ہی پر اب پیارے لڑکوں کی سنگت و قربت و رشتہ کا رتبہ حاصل ہوا۔ غلامی سے آزادگی کا مُنہہ دیکھا گویا آزادگی اور غلامی میں پنتکوست کے دن سے فرق ہوگیا

رسولوں کے خطوط میں جو انجیل میں شامل ہیں اسی آزادگی کے پھول پھل نظر آتے ہیں تو بھی یہہ سب ایک ہی دم میں نہیں ہوگیا بلکہ پنتکوست کے دن بنیاد ڈالی گئی جسپر آجتک عمارت بنتی ہی

روح نے برابر تعلیم کی اور آجتک تعلیم دیتی ہی مسیح کی باتیں روح یاد دلاتی ہی اور تمام سچائی میں ہدایت کرتی ہی طاقت باطنی اور روحانی پاکیزگی میں ترقی بخشتی ہی (یوحنا ۱۶-۱۷ و رومی ۸-۱۴) (ف۱۲) یہہ مختلف زبانیں جنکے بولنے کی روح نے قدرت بخشی یہہ اسبات کا نشان تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہی کہ اہل دنیا جتنی اپنی جان بچانا چاہتے ہیں مسیح خداوند کے پیروں کے نیچے یا فضل کے ذیل میں آکر پناہ لیویں کہ روح القدس سب ایمانداروں کو بخشا جاتا ہی سب عورتیں اور مرد اُسے پاتے اور اُس کی مدد سے بحال ہوتے ہیں (۱ یوحنا ۲-۲۷) اور وہ مسیح جو تمنے اُس سے پایا تم میں رہتا ہی

۱۴ (۱۴) تب پطرس نے گیاروں کے ساتھہ کھڑا ہوکے اپنی آواز بلند کی اور اُنہیں کہا ای یہودی مردو اور یروشلم کے سب رہنیوالو یہہ تمہیں واضح ہو اور کان لگاکے میری باتیں سنو

(۱۴ سے ۴۰ تک پطرس کے وعظ کا خلاصہ لکھا ہی۔ دیکھو رسولوں نے جب منادی کا موقع پایا ہاتھہ سے نہ دیا اُنہوں نے نہ کسی خاص جگہ میں یا مقرری وقت پر وعظ کئے مگر جسوقت موقع ہاتھہ آیا اُسی وقت زبان کھولی اور خدا کی باتیں سنائیں پس ہمیں بھی وقت بیوقت منادی کرنا چاہئے

(ف) یہہ وعظ جو اُسوقت پطرس نے کیا تواریخی باتوں کا وعظ ہی جو باتیں وقوع میں آئی تھیں اُنہیں کو سُنایا اور کیا عمدہ بیان وقت کے مناسب یہہ تھا (گیاروں کے ساتھہ کھڑا ہوکے) یعنے اگرچہ پطرس اکیلا بولا مگر گیارہ رسول بھی کھڑے ہوئے تھے گویا سب کے سب اِن باتوں کے گواہ ہیں ایک شخص بولتا ہی سب کی طرف سے اور سب کھڑے ہوئے اُسکی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں اور خدا کے بیٹے پر گواہی دیتے ہیں۔ تہمت شراب خواری کے سبب بولنے کی ضرورت پڑی تب سب نے نئے ایمان کی گواہی سنجیدگی اور دلیری سے دی (ف) وعدہ تھا کہ تم قوت پاؤگے ابھی قوت پائی اور اسکا امتحان ابھی ہوتا ہی تاکہ سب دنیا اُس قوت کی تاثیرات دیکھے

(ف) حکم تھا کہ یروشلم سے منادی شروع ہووے اِسلئے رسول اب یروشلم سے منادی کا شروع کرتے ہیں
(ف) پہلے بھی پطرس جب اُسنے تلوار چلائی تھی اَور طرح کی باتیں بولتا تھا اب وہ تبدیل ہوا سختی کے عوض نرمی اور سرگرمی اور دانائی اُس میں آگئی پہلے ایسا بزدلا نکلا کہ ایک لونڈی کی بات سے ڈرکر بھاگ گیا اور جان کے خوف سے مسیح کا اِنکار کیا اب آسمانی قوت پاکے دلیری حاصل کی اور اُس بڑی جماعت کا مقابلہ کرتا ہی جسنے مسیح کو مارا اور دنیا سے بے سروسامان اُنھیں ملامت کرتا ہی کیونکہ اُس میں وہ قوت آگئی جس سے تمام جہان کے شریروں کا مقابلہ کرکے فتح پاسکتا ہی
(ف ٣) اسوقت عجب قدرت نمایاں ہی شریر لوگ جو گرگ درندہ کی مانند تھے وہ اُسکی سُن کے بھیڑیں بنتے ہیں اور شاگرد لوگ جو بزدل بھاگنے والے تھے دلاور شیر کے موافق ہوگئے ہیں وہ جو عالم کہلاتے تھے نادان ظاہر ہوتے ہیں وہ جو جاہل تھے فصیح عالموں کو حقیقت میں خوب ہی سکھلاتے ہیں مسیح خداوند نے کیا خوب کہا تھا کہ جب روح آویگی تم مجھپر گواہی دوگے (یوحنا ١٥-٢٦ و ٢٧) (میری باتیں سُنو) یعنے میں شاگردوں میں امام ہوکے بولتا ہوں باتیں مسیح کی ہیں مسیح آسمان کو چلاگیا اب وہ ہمارے وسیلہ سے بولتا ہی اِسلئے میری باتیں سُنو

(١٥) کہ یہہ جیسا تم سمجھتے ہو متوالے نہیں کیونکہ دن کی تیسری گھڑی ہی ١٥

(یہہ) یعنے عیسایوں کی تمام جماعت جنپر روح القدس آئی ہی (تیسری گھڑی ہی) یعنے ٩ بجے فجر کے یہہ وقت ہیکل میں صبح کی قربانی چڑھانے کا تھا اور کسی یہودی کو اجازت نہ تھی کہ بلاعذر کچھہ کھاوے یا پیوئے جب تک صبح کی نماز نہو جائے سبت پر اور عید پر دوپہر تک تو اکثر روزہ رکھتے تھے (ف ١) اکثر متوالے لوگ وقت نہیں پہچانتے ہیں جیسے اُنہوں نے بتلایا کہ ٩ بجے کا وقت ہی اور کوئی آدمی فجر کے وقت نشہ نہیں پیتا ہی یا اُسے تمام دن پیا ہوگا یا بڑا دکھہ اُٹھانا پڑیگا دیکھو متوالے رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں (١ تسلونیقی ٥-٧)
(ف ٢) دیکھو پطرس کی ملایمی کہ اُن لوگوں نے خدا کے پاک رسولوں کو ایسا سخت عیب لگایا کہ متوالے بتلایا تو بھی پطرس نے اُنھیں سخت جواب نہیں دیا اور نہیں کہا کہ تم طعنہ زنوں کی زبان آگ سے دوزخ میں جلائی جائیگی یا آنکہ تمہارے دلوں میں شیطان بستا ہی جو جھوٹھہ کا باپ ہی وہ گالی کے عوض گالی نہیں دیتا (١ پطرس ٢-٢٣) فقط یہہ کہتا ہی کہ تم بھول میں ہو ہم لوگ ہرگز نشہ میں نہیں ہیں پس اِس نرم آواز سے تاثیر زیادہ ہوئی (امثال ٢٥-١٥) ملایم زبان ہڈی کو توڑتی ہی (ف ٣) کلیسیا کا اچھا جواب یہہ ہی کہ پاک چلن اور محبت کے ساتھہ نیکی کرکے نادانی کا مُنھہ بند کرنا (١ پطرس ٢-١٥) خدا کی مرضی یوں ہی کہ تم نیک کام کرنے سے بیوقوف آدمیوں کی نادانی کا مُنھہ بند کر رکھو

(ف) اگر کوئی عیسائیوں پر عیب لگاوے جواب دینا ضرور ہی اور اُس عیب کو رفع کرنا بھی چاہئے مگر محبت اور ملایمت کے ساتھہ نہ ایسی سختی کے ساتھہ کہ زیادہ عداوت بڑھے

۱۶ (۱۶) بلکہ یہہ وہ ہی کہ جو یوئیل نبی کی معرفت کہا گیا

دیکھو نوشتوں کی تفسیر وہی لوگ کر سکتے ہیں جن میں خدا کی روح ہی جنمیں خدا کی روح نہیں ہی وہ بھیدوں کو نہیں کھول سکتے علمی تقریریں کیا کرتے ہیں (ف) اِن لوگوں نے خدا کی روح پائی ہی تو بھی اُنہیں کلام الٰہی کی ضرورت ہی وے کلام پر تکیہ کرتے ہیں نہ اپنے دل پر اگرچہ دل میں روح ہی اور خدا کا کلام بھی روح سے دیا گیا ہی اور خدا کی روح اُس کی فہمید بھی بخشتی جاتی ہی (۱ پطرس ۱-۱۱) (ف) دیکھو پطرس رسول یہودیوں کو اِسوقت سکھلاتا ہی پر وہ باتیں بولتا ہی جنہیں یہودی سمجھہ سکتے ہیں پس سامعین کی سمجھہ سے زیادہ بولنا فایدہ مند نہیں ہی (ف) دیکھو پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ کا ربط کہ اب پرانا عہدنامہ تمام ہوتا ہی اور نیا عہدنامہ کھلتا ہی تو بھی اُنمیں کچھہ جدائی نہیں ہی بلکہ اُسی کے موافق ہی جو یوئیل نبی کی معرفت کہا گیا تھا

(ف) پطرس نے اِس معاملہ میں بہت فکر کی تھی مگر جب تک کرنیلیوس سے ملاقات نہ ہوئی اِس بھید کا پورا جواب نہ پایا تھا (ف) اِسوقت یہہ جواب دیتا ہی کہ یہہ لوگ نہ نشے کی حالت میں ہیں مگر خدا کا نوشتہ پہلا پورا ہوا ہی اور مسیح کے مر کر جی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھہ جانے کا یہہ نتیجہ ہوا ہی کہ خدا کی روح اُسکے شاگردوں کے درمیان آئی ہی اور یہہ سوتا پھوٹ نکلا ہی روح کے پانیکا جو دنیا کی چار حدوں تک اب جاری ہوگا اور بہت سے لوگ سیراب ہونگے

(ف) دیکھو نہ پطرس نے اور نہ مسیح ابن اللہ نے اور نہ کسی پیغمبر نے کبھی نوشتوں کو الگ کیا مگر اُسی بنیاد پر وہ سب بولتے رہے ہاں محمد نے نوشتوں سے ہاتھہ اُٹھایا اور اپنا قرآن نکالا اور کلام الٰہی کی تحقیر کی

۱۷ (۱۷) کہ خدا کہتا ہی کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح میں سے ہر جسم پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھینگے

(آخری دنوں) جمع کا لفظ ہی نہ آخری دن بلکہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا (یشعیا ۲-۲ میکہ ۴-۱) آخری دنوں سے مراد ہی مسیح کے دن یعنے جن ایام میں مسیح کی منادی ہوتی ہی (ف) اُن دنوں کو آخری ایام کہا گیا ہی اِسلئے کہ پرانا عہدنامہ یہاں پر تمام ہوگیا اب کوئی نبی نہ ہوگا اگرچہ دنیا دیر تک رہیگی تو بھی کوئی نیا کلام یا کوئی پیغمبر خدا کی طرف سے نہ آویگا نبوت

ورسالت سابقہ ختم ہوئی اب نئے عہد نامہ کے خادم ظاہر ہونگے (عبرانی ۱-۱ و ۲ و ۱ قرنتی ۱۰-۱۱) پس آخری دنوں سے مراد وہ زمانہ ہے جو مسیح کی آمد اول سے آمد ثانی تک کا وقت ہے

(ف) ہر ایک پیشگوئی اسی آخری زمانہ کی طرف دیکھتے تھے اور اُسی کی سب مقدس انتظاری کرتے تھے اب پطرس رسول کہتا ہے کہ آخری زمانہ کا شروع آگیا (ف) محمد صاحب چھہ سو برس بعد پیدا ہو کے آخری زمانہ کا شروع بتاتے ہیں دیکھو کلام الٰہی سے کتنی مخالفت ہے (ف) وہ وقت جسمیں آخری زمانہ کا شروع ہوا تھا گویا پورانے اور آخری زمانہ کا قبضہ تھا جیسے کواڑ کا قبضہ ہوتا ہے (ف) اب فضل الٰہی کی صورت خوب نظر آگئی ہے کیونکہ ستاروں کے عوض سورج آگیا ہے (ف) پس دیکھو اور سوچو کہ اگر وہ وقت آخری دنوں کا شروع تھا اور اٹھارہ سو برس اُسپر بھی گذر گئے تو اب آخری دن میں کتنا عرصہ ہوگا جب یہہ دن بھی اپنی حد تک پہونچ جاوینگے تو روح القدس کا نزول کیسے زور کے ساتھہ ہوگا یہہ سچی باتیں ہماری امید میں کیسی تازگی پیدا کرتی ہیں

(ف) خدا کے سامہنے ہزار برس مثل ایک دن کے ہے پس ہم گھبرا نہیں سکتے مگر ایمان سے امیدوار ہیں (ف) تازگی کے دن جو آنیوالے ہیں اُسی دن کی مانند ہونگے جو پنتکوست کا دن تھا (ہر جسم پر ڈالونگا) یعنے بہتایت سے (امثال ۱-۲۳) دیکھو میں اپنی روح تم پر ڈالونگا۔ اور مطلب یہہ ہے کہ بوند بوند نہیں مگر موسلا دھار مینہہ برساؤنگا (زکریا ۱۲-۱۰) فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا (طیطس ۳-۶) میں ہے کہ ہم پر بہتایت سے ڈالا

(ف) خدا یہہ برکت سب کو دیگا پہلے یہہ برکت خاص لوگوں پر آئی تھی اب سب پر آتی ہے یعنے یہود پر اور سب غیر اقوام پر بھی (ف) یونانی میں ہے کہ ہر گوشت پر اور اُسی گوشت کا ترجمہ جسم کیا گیا ہے اِسمیں اشارہ ہے کہ روح پاک اُس ہر شخص پر آویگی جو گوشت ہے یعنے نرم دل نہ ہر سخت پتھر پر جو سنگدل لوگ ہیں ہاں بعض وقت جسمانی لوگ بھی روحانی ہو جاتے ہیں (ف) خدا کہتا ہے کہ میری روح ہر جسم پر آویگی دیکھو خدا کے رحم کا دروازہ خداوند یسوع مسیح میں کل بنی آدم کے لئے کھل گیا ہے تب مسیح کیسا پیارا شخص ہے ہر جان اُس سے بچ سکتی ہے (بیٹے بیٹیاں) یعنے نر اور مادہ کی جنس میں بھی فرق نہ کیا جائیگا رحمت سب پر آویگی (نبوت کرینگے) یعنے خدا کا کلام خوشی سے باختیار خود بولینگے اور سناوینگے اور خدا کی مرضی ظاہر کرینگے خدا کے پاک کلام سے معلوم کر کے

(ف) ضرور اُسوقت بھی اُن اکیسو بیس شخصوں میں عورتیں بھی تھیں اور اُنہوں نے نبوت بھی کی ہے جیسے اسوقت بھی خدا کے بندے اور خدا کی بندیاں بکثرت دنیا میں نبوت کر رہی ہیں (ف) جوان اور بڈہے یعنے عمر کے لحاظ سے بھی فرق نہ ہوگا پس جوانوں میں بھی بڑی دینداری کی امید ہے اور حقیقت میں ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی جوان بھی سچے دل سے خدمت کرتے ہیں

اور بڈھے بھی (رویا و خواب) اِسکا ذکر (اعمال ۱۰-۱۰ و ۱۶-۹) میں ہے رویا جاگتے وقت ایک انکشاف ہے اور خواب سوتے وقت دیکھا جاتا ہے

(ف) اِنجیل کے زمانہ میں رویا اور خواب بہت نہیں ہیں جیسے پرانے عہد نامہ کے وقت میں بکثرت تھے تو بھی جبتک اِنجیل لکھی نہ گئی تھی کلیسیا میں یہہ چیزیں بھی تھیں جب اِنجیل قلمبند ہوگئی تو خدا کی ساری مرضی اِنجیل میں آدمیوں پر ظاہر ہوگئی اب رویا اور خواب کی اِسقدر ضرورت نرہی تو بھی بوقت مناسب جب خدا چاہتا ہے تو عیسایوں کو رویا اور خواب میں بھی سکھلاتا ہے

۱۸ (۱۸) ہاں اُن دنوں میں اپنے بندوں اور بندیوں پر اپنی روح میں سے ڈالونگا اور وے نبوت کرینگے

(بندوں بندیوں) یعنے کنیزک اور غلام پر بھی روح ڈالونگا دنیاوی مدارج میں بھی فرق نہ رکھونگا اگرچہ اِسوقت عہد توریت میں باندی غلام ہیں پر وقت آویگا کہ قومیت کا اور مذکر اور مونث کی جنس کا اور عمر کا اور مدارج دنیاوی کا کچھہ فرق نرہیگا سو مسیح کی آمد اول کے وقت سے آج تک یہہ معاملہ پورا ہوتا دیکھتے ہیں (گلاتی ۳-۲۸) اِسمیں نہ یہودی ہے نہ یونانی نہ غلام ہے نہ آزاد نہ مرد ہے نہ عورت کیونکہ تم سب یسوع مسیح میں ایک ہو- اگرچہ خدا سب کچھہ سب کو نہیں دیتا تو بھی کچھہ خاص اِنعام ہر ایک عیسائی کو بخشتا ہے

۱۹ (۱۹) اور میں اوپر آسمان میں اچنبھے اور نیچے زمین پر نشانیاں دکھاؤنگا لہو اور آگ اور دھوئیں کا غبار

یہہ آسمانی نشان مسیح کی موت کے وقت شروع ہوئے تھے یعنے سورج کا اندھیرا ہونا اور پتھروں کا پھٹ جانا اور بڑے زلزلہ کا آنا اور یروشلم کی بربادی ططس کے ہاتھہ سے یہہ غضب کے نشان تھے کہ اِسرائیل نے اپنے بادشاہ کو جان سے مارا تھا (زمین پر نشانیاں) یعنے معجزات و نشانات رسالت و ابنیت (ف) یہہ اچنبھے اور نشان اگرچہ اُس عہد میں بہت ہوگئے مگر اب بھی ملکوں میں اور کلیسیا میں بھی دیکھے جاتے ہیں مگر اُسوقت کہ جب پرانی بادشاہتیں جاتی رہتی ہیں اور ممالک میں نئی زندگی آجاتی ہے ذرا اُن آیات پر فکر کرو (یشعیاہ ۱۳-۶ سے ۱۳ و ۲۴-۲۳ و ۵ و حزقیل ۳۲-۷ و ۸ یوئیل ۲-۱۰ و ۱۱) (ف۲) ایسے الفاظ کا ذکر مسیح خداوند نے خود بھی کیا ہے (متی ۲۴-۲۹)

(لہو اور آگ اور دھوئیں کا غبار) یہودی بولتے تھے کہ اُسکا لہو ہم پر ہووے اور ہماری اولاد پر (متی ۲۷-۲۵) یہہ لہو اُنپر اُسوقت آیا تھا جب یروشلم میں گیارہ لاکھہ آدمیوں کا خون بہایا گیا تھا- اور آگ و دھوئیں کا غبار اُسوقت دیکھا گیا تھا جب یروشلم کی ہیکل آگ اور دھوئیں کے غبار کے ساتھہ برباد کی گئی تھی جہاں خون کی نالیاں بازاروں میں بھی تھیں اور سورج

آجتک اُس سرزمین پر خوشی نہیں بخشتا ہی جہاں نجات کا سورج چمکتا تھا ابھی خون کا ہلال یعنے محمدی جھنڈا وہاں اندھیرا دیتا ہی
(ف) اسوقت آسمانی نشان اور اچنبھے زیادہ نظر نہیں آتے ہیں کیونکہ اُنپر گواہی ہو چکی ہی اور وہ روح القدس کے وسیلہ سے ہوئی تھی مگر اب روح کی عام تاثیریں ہیں جو دنیا کے اخیر تک رہینگی

۲۰ (۲۰) سورج اندھیرے اور چاند لہو سے بدل جائیگا اُس سے پیشتر کہ خداوند کا بزرگ اور خوفناک دن آوے

(بزرگ وخوفناک دن) یعنے وہ دن جسمیں یہودیونکی نسبت فضل کے دن تمام ہوئے اور عدالت کا دن آگیا تھا (ف) افسوس کہ یہودی لوگ شروع سے کلام الٰہی کے محافظ اور سچائی کے گواہ دنیا میں تھے اِسی خوفناک دن تک کلام اُن کی حفاظت میں تھا گویا وہ اور سب مقدس اُسی دن کے منتظر تھے اُسی دن میں سب دینی اور دنیاوی انتظام اُن سے چھین لئے گئے اور غیر قوموں کے ہاتھہ میں دیئے گئے پس کیا خوفناک وہ دن تھا یہود کے لئے اور کیسا بزرگ دن ہوا غیر قوم کے لئے

(ف) جب مسیح آسمان پر جاتا تھا اور چڑھگیا تو دو فرشتے اُس کی آمد ثانی کا ذکر فوراً کرتے تھے (اعمال ۱-۱۱) اب پطرس اُسکی آمد ثانی کا ذکر کرتا ہی کیونکہ پنتکوست کے دن سے آمد ثانی کے دن تک یہہ سب زمانہ گویا ایک دن ہی بزرگ اور خوفناک (ف) قیامت کا خوفناک دن مسیح کی آمد ثانی کا ایک بڑا بھید ہی فقط
(ف) جب آخری ہدایت پیش نظر آتی ہی تب خدا کا فضل بے نہایت قیمتی معلوم ہوتا ہی اور جب دوزخ یعنے اتھاہ کوئیں کو دیکھتے ہیں (جس سے مسیح بچاتا ہی) تب رحم کو عدالت پر غالب پاتے ہیں (یعقوب ۲-۱۳) اور رحم عدالت پر غالب ہوتا ہی

۲۱ (۲۱) اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا

یعنے پنتکوست کے دنسے مسیح کی دوسری آمد تک سب کے لئے نجات کی راہ کھلی ہی نہ کسی قوم خاص کے لئے بلکہ زمین کی حدوں تک کل بنی آدم کے لئے جو کوئی ایمان لاویگا (ف ۱) خداوند کا نام ہر نئی مخلوق کا سانس ہی (نام لیگا) یعنے اُسپر بھروسہ کریگا اور اُس کی عبادت کریگا اُسکی اطاعت کریگا اور شروع سے آخر تک ایسا کریگا تو ضرور نجات پاویگا (ف ۲) یہہ نام جو لیتے ہیں دنیا اُنسے کیا سلوک کرتی (اعمال ۹-۱۴) سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے۔ مگر اُسی نام سے گناہ دھوئے جاتے ہیں (اعمال ۲۲-۱۶) خداوند کا نام لے کے اپنے گناہوں کو دھو ڈال۔ اِسی نام سے نجات ہی (رومی ۱۰-۱۳) ہر ایک جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا۔ ہر کہیں نجات یافتہ لوگ اِس نام کو لیا کرتے ہیں (۱ قرنتی ۱-۲) یہہ نام پاک دل سے

مقدس لیتے ہیں (۲ تمطاؤس ۲-۲۲) (ف۳) اِس آیت کا مضمون ایک بڑی بھاری دولت ہی اُسکی مانند آسمان اور زمین
میں کوئی دولت نہیں ہی مگر اِسبات کے سُننے کو کان درکار ہیں اور سمجھنے کو ایک روحانی عقل مطلوب ہی جو کوئی یہہ نام سُنتا ہی
اُسنے سب کچھہ پانے کا موقع پایا- اور جب اُسنے اِس پاک نام کو قبول کیا تو وہ خوشی سے یہہ نام سُناتا بھی ہی (ف۴) اِس
پیشگوئی میں پہلے وعید اور پھر یہہ بڑا بھاری وعدہ ہی دیکھو جب اِسرائیل نے انعام نہ لیا تب زمین پر پراگندہ کئے گئے اور
جب اُنہوں نے مقبولیت کے سال کو پسند نہ کیا تب اُنکے لئے انتقام کا سال ہوگیا دیکھو (یشعیا ۶۱-۲) کہ انعام و انتقام
ہردو ساتھہ ہیں ایماندار کے لئے نجات اور بے ایمان کے لئے ہلاکت ہی جزا اور سزا ساتھہ ہی (مرقس ۱۶-۱۶) جو کوئی ایمان
لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پاویگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا فتوی ہوگا

۲۲ (۲۲) اي اِسرائیلی مردو یے باتیں سنو یسوع ناصری ایک مرد کو جسکا خدا کی طرف سے ہونا تم پر
ثابت ہوا اُن اچنبھوں اور معجزوں اور نشانوں سے جو خدا نے اُس کی معرفت تمہارے بیچ میں دکھائے
جیسا تم آپ بھی جانتے ہو

اب رسول یہہ بات بتلاتا ہی کہ یسوع ناصری جسکو تم نے کفر بکنیوالا کہا جب وہ آپ کو ابن اللہ کہتا تھا اب ثابت ہوگیا
کہ وہ اپنے بیان میں سچا تھا اور حقیقت میں ابن اللہ تھا (ف) پطرس اسوقت اُن کی تمیز سے اُنہیں الزام دلاتا ہی اور پہلے
مسیح کی اِنسانیت اور پھر اُسکے کاموں کی طرف اشارہ کرکے مسیح کو اُنپر ظاہر کرتا ہی (ف۲) وہ سنہری تانا جو اِس وعظ
میں ہی روح القدس کا اِنعام ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ سب کچھہ خدا سے ہوا جو اِس مسیح نے کیا تمہارے درمیان میں

۲۳ (۲۳) اُسی کو جب خدا کے مقرری ارادہ اور پیش دانی سے حوالہ کیا گیا تم نے پکڑا اور بے دینوں
کے ہاتھوں سے میخیں گاڑکے قتل کیا

(مقرری ارادہ) یعنے خدا کی صلاح مقررہ (پیش دانی) یعنے علم ازلی (تم نے پکڑا) یعنے رومیوں کے ہاتھہ سے پکڑوایا
تو تمنے پکڑا (بے دینوں) یعنے رومی بت پرستوں کے ہاتھہ سے (ف) یہاں پطرس دکھلاتا ہی کہ تم نہ سمجھو کہ تم نے مسیح پر فتح
پائی تمہاری کیا طاقت تھی کہ اُسے مصلوب کرتے مگر یہہ سب کچھہ ارادہ الہی سے ہوا تو بھی تم آپکو بے قصور نہیں جان سکتے
کیونکہ تم نے بے دینوں کے ہاتھہ سے یہہ فعل کیا اگرچہ خدا کا ارادہ تھا کہ مسیح ایسا دکھہ اُٹھاوے پر تم پیش قدمی کرکے اِس
فعل کے مرتکب ہوئے اگر تم نہ کرتے تو ہو سکتا تھا کہ تم اِس گناہ سے بچتے کیونکہ اِنسان مجبور نہیں ہی قوت اختیاری اُسمیں

ہو شاید کسی اور طرح سے یہہ واقع تمہارے درمیان ہو جاتا پر تم اسمیں دخل بیجا دے کے سخت خطاکار ہوئے (ف) تم نے یہہ کیا یعنے تمہاری ساری قوم نے یہہ ساری قوم کا کام ہے

(ف) شاید کوئی کہے کہ جب الہی ارادہ سے یہہ ہوا تو آدمیوں کا کیا قصور ہے اور ہم تقدیر کو کیوں نہیں مانتے۔ جواب یہہ ہے کہ انسان کی طاقت بدی کی بے حد اور بے لگام نہیں ہے کہ روکی نہ جاوے پس خدا کے ارادہ سے اور انسان کی اپنی طاقت اور ارادہ سے بھی یہہ کام ہوا اگرچہ تقدیر میں لکھا تھا تو بھی تم نے بدی کی کہ اُسے مار ڈالا تم نے اپنا ارادہ اُس میں شامل کیوں کیا تم تو آزاد ہو نہ مجبور (ف) اِس آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا ارادہ اور آدمیوں کی شرارت اُس کے ساتھہ مل کے مسیح کے مصلوب ہونے کی باعث ہوئی (ف) سارے بھید الہی سمجھہ میں نہیں آسکتے ہیں اِس جہان میں اور اُس جہان میں بھی بہت باتیں ہم سمجھہ نہ سکینگے اگر ہم خدائی کے سارے بھید سمجھہ جاویں تو ہم خدا کے برابر ہوئے جو محال ہے اِسلئے ہمارا ایمان موقوف ہے الہامی سچائی پر جو ٹھیک درست ہے نہ دلیلی اور عقلی سچائی پر جسمیں لاکھہ غلطیاں رات دن دیکھتے ہیں اگر تقدیر کی بابت کوئی شخص ہمارے خیالات معلوم کرنا چاہے تو ایک جدا رسالہ اِس امر میں لکھا گیا ہے جسکا نام (نصیبین نامہ ہے) اُسمیں فکر کرنا چاہیئے (تم نے کیا) دیکھو رسول کیسا دلیر ہو گیا کہ دشمنوں کی بڑی جماعت کے سامھنے ایسی صفائی سے علانیہ فتوی دیتا ہے کہ خدا کے مسیح کو تم نے مار ڈالا تم اُسکے خونی ہو تھوڑی دیر ہوئی کہ یہی پطرس ایک لونڈی کی آواز سے کیسا ڈر گیا تھا اور اب کیا ہوا کہ ایسا دلیر ہو کے نرمی کی آواز سے محبت کے طور پر نیک نیتی سے یہہ خون کا الزام اُنہیں دے کے اُنکے لئے ایک بڑا فایدہ نکالکے دکھلاتا ہے کہ اگرچہ یہہ بڑا گناہ ہو گیا تو بھی نجات تمہارے سامھنے ہے اگر ایمان لاؤ اور پچھتاؤ

(۲۴) اُسی کو خدا نے موت کے بند کھولکے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہے ۲۴

(اُٹھایا) آدمیوں کا فتوی خدا نے اُٹھا دیا آدمیوں نے مار ڈالا خدا نے جلایا (موت کے بند) یونانی میں ہے موت کا دروازہ پس مراد یہہ ہے کہ موت کے درد گویا آنکہ نئی زندگی کے دروازہ کو دور کر کے اُٹھایا (ف) دیکھو (زبور ۱۱۶-۳) موت کے دکھوں نے مجھکو گھیرا اور قبر کے دردوں نے مجھے پکڑا میں دُکھہ اور غم میں گرفتار ہوا (زبور ۱۸-۴) موت کی رسیوں نے مجھکو گھیرا اِن آیتوں میں مسیح کی موت کے دردوں کا ذکر پیشگوئی کے طور پر پہلے ہوا تھا پس جاننا چاہیئے کہ مسیح کی موت بڑے درد کی موت تھی اُسکی موت میں بڑی تلخی تھی مگر وہ سب درد تھوڑی دیر کے لئے تھا جیسے دردزہ کے وقت عورت کو درد ہوتی ہے اور اُس کے بعد آرام ہے اور نیا آدمی پیدا ہو جاتا ہے مسیح نے یہہ سخت دردزہ اُٹھا کے نئی زندگی

جہان کے لئے نکالی (ف۲) ہماری سزایعنے موت کو مسیح نے چکھا اور موت کی رسیوں نے اُسے عبث باندھا کیونکہ خدانے بہت ہی جلدی اُسے کھولدیا مسیح نے موت کے مزے کو حد تک چکھا تو بھی ہمیشہ کے لئے نہیں تھوڑی دیر کے لئے تاکہ ہمیں زندگی بخشے اور یہہ اُس کی بڑی مہربانی ہم پر ہوئی اگر وہ یہہ مزہ نہ چکھتا تو ابد تک ہم سب موت کے پنجہ میں پھنسے رہتے

(ف) روحانی زندگی اور دنیاوی زندگی کے درمیان جو عالم ارواح کی زندگی ہے مسیح نے اُسکو بھی چکھا تاکہ جو کچھ آدمیوں کا ہے وہ سب کچھ میں شریک ہووے جسقدر موت کی سختی میں آیا اُسیقدر زیادہ فتح اُس کی ہوئی (ف) عورت دردزہ کے بعد بچہ جنکر خوشی کرتی ہے کہ ایک آدمی پیدا ہوا اِسی طرح مسیح کے جی اُٹھنے سے زندہ اُمید کے لئے ہم سب سرِنو پیدا ہوے (۱پطرس ۱-۳) دیکھو (ف) یہہ وعظ جو پطرس نے کیا اُسمیں رسول نے مسیح کی موت اور دکھہ کا ذکر صرف اِسی آیت میں کیا ہے مگر اسی وعظ کے درمیان مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر نو آیتوں میں آیا ہے اُسکا حاصل یہہ ہے کہ پطرس بڑے زور شور سے گواہی دیتا ہے کہ ضرور مسیح خداوند مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اُسکے بعد اُسنے اُسکے جی اُٹھنے کی ضرورت دکھلائی ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا تھا الوہیت اُسمیں شامل تھی پس ممکن نہ تھا کہ وہ نہ جیوے وہ ضرور جی اُٹھا اور پیشگوئی پوری ہوئی (ف) اگرچہ موت اور قبر اور تاریکی موت کی ایک بڑی خطرناک چیزیں ہیں مگر مسیح کے لئے یہہ چیزیں ہلاکت کا باعث نہیں ہوئیں وہ جی اُٹھا اور تمام دنیا کے ایماندار روشنی میں آگئے اُسی کے وسیلہ سے جو مردوں میں سے پہلوٹا تھا (ف) یہی سبب تھا کہ پہلے زمانہ میں جب کوئی عیسائی مارا جاتا تھا تو اور عیسائی اُس دن کو جنم کا دن کہتے تھے کیونکہ عیسائی کے لئے موت زندگی ہے اور دنیاوی زندگی موت ہے

(ف) موت کیا چیز ہے گویا ایک رسی ہے جس سے آدمی کی روح باندھی جاتی ہے پر خدا بہت آسانی سے کھولسکتا ہے اگر مسیح کی رسیاں کھولی گئیں ہیں تو میری بھی کھل چکی ہیں کیونکہ مجھے مسیح کے ساتھہ یگانگت ہے اُسی مسیح کی روح کے وسیلہ سے جو ایمان کے وسیلہ مجھہ میں آگئی ہے

(ف) جب میرے قرضہ کے سبب مسیح موت کی قید میں ڈالا گیا اور باندھا گیا پھر آزاد ہو گیا تب میں موت کے قبضہ سے آزاد بیٹھا ہوں کیونکہ خدا کے پیارے بیٹے نے مجھے آزادگی بخشی ہے اب میں اِس جہان میں اور اُس جہان میں خدا کے بیٹے کی ستایش کرونگا (ف) ناممکن تھا کہ حقیقی زندہ مردوں میں رہے مسیح اپنے اندر زندگی رکھنے والا تھا ہر چیز کو اُس نے زندگی بخشی وہ آپ زندگی کا مالک تھا (لوقا ۲۴-۵) کیوں زندہ کو مردوں میں ڈھونڈھتی ہو (ف۱) موت شکاری ہے اور آدمی شکار۔ پر مسیح ایسا شکار نہیں تھا کہ موت کے جال میں پھنسا رہتا اگرچہ وہ پھنس گیا تو بھی اُسنے اُس موت کے جال ہی کو توڑ ڈالا اب ہم بھی موت کے پنجہ میں نہیں رہ سکتے کیونکہ وہ جال ہی ٹوٹ گیا ہے اگرچہ ہمیں بھی موت پکڑتی ہے اور رسیوں سے باندھتی ہے

مگر ہم شمسون کی مانند چھوٹ جاتے ہیں (قاضی ۱۶-۱۲ سے ۱۵) غور سے دیکھو (ف) مسیح کو موت نگل گئی پر خداوند مسیح سب آدمیوں کی مانند محتاج بالغیر ایک مخلوق ہی نہ تھا بلکہ اُسمیں الوہیت تھی جو قایم بالذات اور حی القیوم ہی اگرچہ موت نے اُسے نگلا پر اُسکی اپنی ہستی نے موت کی ہستی کو نگل لیا تب موت نیست ہوگئی اور کہاں نیست ہوئی کامل ہستی کے درمیان اب سب کے لئے جو مسیح یسوع میں ہیں موت نہیں ہی بلکہ حقیقی ہستی کی آواز کا شادیانہ بج رہا ہی

۲۵ (۲۵) کیونکہ داؤد اُس کے حق میں کہتا ہی کہ میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے ساہمنے دیکھا کہ وہ میرے دہنے ہی تاکہ میں نہ ٹلوں

(زبور ۱۶- ۸ سے ۱۱) کو دیکھو ٹھیک سپٹواجنٹ کی نقل ہی (ف) پنتکوست کے واقع کا ایک نتیجہ یہہ بھی تھا کہ روح القدس عہد عتیق کی کتابوں کے لئے ہمیں ایک الہامی تفسیر بھی دیوے اور ایک ایسی مفتاح یا چابی بھی بخشے جس سے عہد عتیق کے اکثر ضروری قفلوں کو ہم کھول کے خدا کے گھر میں سیر کریں اور اُس سے واقفیت پیدا کر کے مسیح خداوند کو پہچان لیویں سو ایسا ہی ہوگیا

(ساہمنے دیکھا) خدا کو ہمیشہ آنکھوں کے ساہمنے دیکھنا ایماندار کے بھروسہ کا سبب ہی اور بڑی تسلی اور حفاظت اور دلی آرام رہتا ہی اسی حضوری کے سبب سے اِس دنیا میں ہمارا یہی کمال ہی کہ خدا کی حضوری میں ہر وقت رہیں (ف) دیکھو داؤد پیغمبر کہتا ہی کہ میں ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہا داؤد کیسا اچھا شخص تھا (ف) حضوری بغیر روح القدس کے حاصل نہیں ہوسکتی داؤد میں روح القدس تھی (ف) زبوروں میں داؤد خدا سے باتیں کرتا اور خدا اُس سے باتیں کرتا نظر آتا ہی پس ضرور وہ روح سے بھرا ہوا ہمیشہ حضوری میں رہا ہی اور ضرور لفظ لفظ زبوروں کا کلام الٰہی ہی (ف) ممکن ہی کہ ٹرا حضوری میں رہنیوالا بھی کسی اپنی جسمانی خواہش کا مغلوب ہو کے کچھ عرصہ کے لئے حضوری الٰہی سے غایب ہو جاوے وہ خدا سے غایب نہیں ہوسکتا مگر خدا اُس سے غایب ہوسکتا ہی کیونکہ یہہ شخص اپنی خواہش جسمانی ونفسانی کی طرف متوجہ ہوگیا آپ سے خدا کو چھوڑ کے نہ مخالفت کے طور پر مگر اپنی بیوقوفی کے سبب سے پر جب ذرا چونکا یا ٹھوکر کھا کے چوٹ کھائی اور دیکھا کہ سچ مچ میں حضوری سے غایب ہوں تب چلاتا ہی اور ندامت کے ساتھہ روتا ہی اُس وقت وفادار خدا پھر معافی دیکے حضوری میں بلاتا ہی پر ہمیشہ یہہ شخص نادم رہتا ہی جب تک کہ آسمان پر نہ پہونچے گا داؤد پیغمبر کی آخری حالت پر کہ کیسی تھی ذرا فکر کرو (دہنے ہاتھہ پر ہی) مدد کے لئے دہنا ہاتھہ جسکی طرف بزرگوں کو بٹھلانا چاہئے جو عزت کا نشان ہی دہی دہنا ہاتھہ کسقدر زیادہ کار آمد ہی خدا جو سب سے بڑا ہی میرے سارے کام اُسی سے ہوتے ہیں اور میری ساری بہادری اور دلیری اُسی سے ہی

(ف۱) دیکھو ایمانداروں کا بھروسا جو خدا پر ہی اُسی الٰہی سنگت کی خوشی کے سبب سے ہی اور اِسی سبب سے اُنہیں کامل یقین ہی کہ زندگی کی بھرپوری بھی ہم حاصل کرینگے کیونکہ زندگی کا مالک ہمارے ساتھہ ہی (ف۲) اگرچہ خدا دہنے ہاتھہ پر ہی تو بھی میں مجبور نہیں ہوں میری قوت میرے ارادے مجھہ میں ہیں خدا اپنے ارادے مجھہ پر ظاہر کرتا ہی اور میری راہیں مجھے بتلاتا ہی (ف۳) کوئی مخلوق ہیو وہ خدا کو سدا پیش نظر رکھہ نہیں سکتا مگر مسیح نے خدا کو ہمیشہ پیش نظر رکھا مسیح کبھی نہیں ہٹا یہہ کام مسیح کا ہی نہ داؤد کا مگر داؤد جو مسیح کا ایک سایہ یا نمونہ تھا اِسلئے وہ جو داؤد میں بولتا ہی یعنے روح پاک وہ مسیح کی طرف اشارہ دیتا تھا پس یہہ مسیح کے حق میں کہتا ہی جو آیت بالا کا مضمون ہی (ف۴) مسیح ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہا اور ہی اور ابد تک رہیگا ہاں صلیب پر ذراسی دیر کے لئے تاکہ عدالت پوری کرکے مسیح کو پورا دُکھہ دیوے خدا نے اُسے چھوڑ دیا تھا تو بھی مسیح نے خدا کو نہیں چھوڑا اُسنے کہا کہ اَی میرے خدا اَی میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا یعنے میں نے تو تجھے نہیں چھوڑا اور وہ ایک اور بات بھی تھی (تاکہ میں نہ ٹلوں) یعنے نہ مروں نہ آگ میں جلوں نہ شریعت کا ملزم ہوکے سزا پاؤں بلکہ ابد تک زندہ اور خالق کی خوشی میں رہوں جیسے مسیح ازل سے ابد تک اُسی حالت میں ہی پھر کیا ممکن تھا کہ وہ مُردوں میں رہتا وہ ضرور زندہ ہوا اور گواہوں نے دیکھا جو قریب پانچ سو آدمی کے تھے دن کو رات کو کئی مقاموں میں کئی بار ظاہر ہوا جس سے اُسکا جی اُٹھنا خوب ثابت ہی اور آیت بالا اُس کے حق میں ہی

۲۶ (۲۶) اِسی سبب میرا دل خوش اور میری زبان نہال ہی بلکہ میرا جسم بھی امید میں چین کریگا

(اِسی سبب) یعنے اُسی اللہ کی حضوری کے سبب اتنا بڑا بہشت تو اِسی دنیا میں مجھے حاصل ہی کہ (میرا دل خوش ہی) حقیقی خوشی میں ہی اور یہہ سب کے حق میں ہی مگر مسیح میں ہوکے داؤد بھی اُسکا اظہار کرتا ہی دل میں سے غم اور نا امیدی اور خوف نکلگیا بلکہ موت کا ڈنک دل میں سے نکلا ہوا دیکھتا ہوں پس تمام زہر میرے دل سے نکل گئی پھر ایمان محبت اور امید اپنے دل میں موجود پاتا ہوں اِسلئے میرا دل خوش ہی میرے دل میں بہت خوشی آگئی کیونکہ خوشی کا خالق جو خداوند خدا ہی میں اُسکی حضوری میں ہوں (ف۱) میرے پاس وہ دولت ہی جو میرے بھائیوں کے سوا دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہی (ف۲) مجھے الوہیت کے دربار میں دخل ملگیا (ف۳) میں نے سارے جہان پر فتح پائی کیونکہ خدا میرے ساتھہ ہی (ف۴) میں نے سب کچھہ حاصل کرلیا کیونکہ سب کچھہ کا خالق میرے ساتھہ ہی اور ساتھہ ہی ایسی اچھی مراد سے کہ میں نہ ٹلوں اب میں ضرور کبھی نہ ٹلونگا تب میرا دل کسقدر خوش ہی آپ ہی سوچ لو خدا تمہاری مدد کرے کہ تم اِس خوشی کا مزہ چکھو (زبان نہال ہی) زبان وہ عضو ہی جس سے دلی خیال ظاہر ہو جاتے ہیں (ف) خوشی کے بھرے ہوئے دلسے جو باتیں زبان پر آتی ہیں زبانکو نہال کرتی ہیں

(ف) خدا کے بیٹے نے مجھے فضل پر فضل دے کے خوشی سے بھر دیا اِسلئے خدا کے بیٹے کی باتیں سنانے سے میری زبان بھی نہال ہی (ف) بے شک مبارک ہی وہ زبان جس سے اچھی اور سچی اور زندگی بخش باتیں نکلتی ہیں (ف) کیسی کم بخت نامراد ہی وہ زبان جو کھلی ہوئی گور کا کنارہ ہی جہاں سے جھوٹ اور فریب اور خدا کی تحقیر و تکفیر کی بدبو نکلتی ہی (نہال) یعنے نہایت خوش (ف) عبرانی زبان میں نہال کی جگہ جلال لکھا ہی مترجم نے جلال کا ترجمہ قرنیہ سے نہال کیا ہی اُردو محاورہ کے موافق مگر عبرانی کے لفظ جلال سے اِس جگہ یہہ فایدہ نکلتا ہی کہ آدمی کا خاص جلال دیگر جانوروں کی نسبت بولنا ہی بولنا آدمی کی شوکت و حشمت ہی اور کیسا بولنا نہ ہر بولنا مگر خدا سے دل میں خوشی پا کے بولنا آدمی کا کیسا جلال ہی نہایت بڑا جلال

(ف) پنتکوست کے دن خدا کا جلال آگ کی زبانوں میں آیا تھا وہ جلال جب ہمارے دلوں میں بیٹھ جاتا ہی تب ہم اُس جلال کے مالک کی تعریف کرتے ہیں اُسوقت ہم خدا کا کیسا جلال اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں تب ہماری زبان کسقدر نہال ہی (ف) آدمیوں کا جلال آسمان میں ہوگیا کیونکہ آدمی دنیا میں خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں نہ ہر کوئی مگر خاص وہ لوگ جنکے ساتھ خدا ہی وے درگاہ الوہیت میں ہم نشینی کا درجہ پاگئے پھر اُنکا جلال آسمان میں کیوں نہو (میرا جسم بھی) دل کا یہہ حال زبان کا یہہ حال اور سارے جسم کا کیا حال ہی اُسکا جواب دیتا ہی کہ دل اور زبان تو دو لطیفہ ہیں جسم ایک جدی شے ہی اُسکا یہہ حال ہی کہ (امید میں چین کریگا) یعنے قبر میں اِس امید پر کہ مردوں کی قیامت ہوگی (ف) شاید یہہ الفاظ نماز کی کتاب میں یہاں سے لے کے رکھے گئے ہیں جو مردوں کے دفن کی ترتیب میں آتے ہیں

(ف) چین کریگا یونانی میں ہی تنبو کھڑا کریگا یعنے قبر مثل تنبو کے اُسکے حق میں ہوگی اور قبر کے بستر پر آرام سے وہ سوویگا جب تک رات ہی جب حقیقی سورج نکلیگا اور سچی صبح ہوگی تب جسم کی امید بھی فوراً بر آویگی مردے جی اُٹھینگے

---

۲۷ (۲۷) کہ تو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے دیگا (۲۸) تو نے
۲۸ مجھے زندگی کی راہیں بتلائیں تو مجھے اپنا دیدار دکھلا کے خوشی سے بھر دیگا

(عالم ارواح) روحوں کا جہاں جہاں روحیں بغیر بدن کے رہتی ہیں وہی عالم غیب ہی یعنے اَن دیکھی دنیا جہاں آدمی کی روح بعد مرنے کے جاتی ہی (لوقا ۱۶-۲۳) (ف) صرف یہی بات نہیں ہی کہ تو میرے بدن کو قبر میں نہ چھوڑیگا بلکہ میری روح کو بھی عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا (ف) نہیں لکھا کہ میں عالم ارواح میں نہ جاؤنگا جانا تو ضرور ہی مگر وہاں تو مجھے نہ چھوڑیگا نکال لاویگا

(ف) یہہ عالم ارواح خوف ناک جگہ ہی مگر مسیح کے لئے بہشت کی مانند تھا اور اسیلئے اُسنے چور سے صلیب پر کہا کہ آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ہوگا (لوقا ۲۳-۴۳) (ف) صاف لکھا ہی کہ یہہ باتیں بولنے والا بغیر سڑنے کے قبر سے اُٹھنے کا ارادہ رکھتا ہی داؤد تو سڑ گیا مگر ایک اور آدمی بغیر سڑنے کے جی اُٹھا یعنے مسیح تو یہہ بات اُس کے حق میں لکھی تھی (ف) بولنے والا زبور میں کوئی اَور ہی نہ داؤد اور یہہ مسیح ہی جو اپنی روح سے داؤد میں حاضر ہوکے بولتا ہی (ف) شاید اُسوقت داؤد نے خیال کیا ہوگا کہ میں اپنے حق میں بولتا ہوں اور یہہ بھی درست تھا کیونکہ جو کچھہ اُسکی زبان سے روح نے مسیح کے حق میں کہا وہ بات داؤد کے حق میں اور سب مقدسوں کے حق میں بھی تھی کیونکہ داؤد کی نسل کا جی اُٹھنا سب مقدسوں کے جی اُٹھنے کی بنیاد ہی کہ اُسی سے سب مقدس موت و قبر کے پنجہ سے خلاصی پاوینگے (ف) مسیح خداوند نے عمماؤس کی راہ میں نوشتوں کے بھید سب کھول دیئے تھے (لوقا ۲۴-۲۷ و ۴۴-۴۵) پطرس کو وہ بھید معلوم تھے اِسلئے اس آیت کا بھید بھی معلوم ہوگیا تھا (ف) خدا نے اُسے عالم غیب میں نہ چھوڑا بلکہ وہاں سے قیامت کی زندگی کی راہ سب کو دکھلائی (زندگی کی راہیں) یعنے قیامت کی زندگی کی راہ جو نہایت مشکل تھی خدا نے مسیح کی موت میں دکھلائی (دیدار) یعنے رویت الٰہی جس میں مسیح تھا اور ہی اور رہیگا اور ہم سب بھی مسیح میں ہوکے دیدار الٰہی دیکھینگے (ف) مسیح کی موت میں دو بھید عجیب ہیں اول آنکہ وہ شخص مرگیا جو اپنے اندر حقیقی زندگی رکھتا تھا یعنے زندگی کا مالک مرگیا دویم آنکہ وہ تمام دنیا کی موت کے عوض مر کے پھر جی اُٹھا

۲۹ (۲۹) اَی بھائیو جایز رکھو کہ قوم کے رئیس داؤد کے حق میں تم سے بے ڈھڑک باتیں کروں کہ وہ موا اور گاڑا بھی گیا اور اُسکی قبر آجتک ہمارے درمیان موجود ہی

(اَی بھائیو) اِسلئے بولتا ہی کہ وہ بھی اسرائیلی ہیں اُنسے ادب سے بولتا ہی اگرچہ اُنہوں نے نشے کی تہمت اُسپر لگائی تھی تو بھی وہ ادب سے بولتا ہی (ف) جسقدر لوگ عیسائیوں پر ملامتیں کرتے ہیں وہ اُسی قدر ادب اور ملایمی سے اُن کے ساتھہ باتیں کرتے ہیں (قوم کا رئیس) یعنے سب روسا بنی اِسرائیل کا سردار ساری ریاست کی بنیاد اور جڑ داؤد ہی یہہ ریاست کا لفظ یعقوب کے بارہ بیٹوں کو دیا گیا تھا (اعمال ۷-۸) میں لکھا ہی (وہ موا) یعنے داؤد کیونکہ موت اِس دنیا کے جلال کا انجام ہی (گاڑا بھی گیا) یہہ گاڑا جانا بھی دنیاوی جلال کا انجام ہی اُس کی قبر آجتک موجود ہی) دیکھو (اسلاطین ۲-۱۰) بعد اُس کے داؤد نے اپنے باپ دادوں کے ساتھہ آرام کیا اور شہر داؤد میں گاڑا گیا - پھر (نحمیا ۳-۱۶ و ۲ سموئیل ۵-۷) میں دیکھو کہ وہ یروشلم میں گاڑا گیا جو داؤد کا شہر تھا

(ف) یوسیفس کہتا ہی کہ ہیرودیس کلاں نے بیعزتی کی راہ سے داؤد علیہ السلام کی قبر کو کھولدیا تھا - پھر کیا قبر میں

داؤد کی لاش ثابت پائی گئی تھی ہرگز نہیں اس صورت میں وہ نہ سڑیگا داؤد کے حق میں نہیں لکھا تھا ضرور مسیح کے حق میں تھا

۳۰ (۳۰) پس اُسنے نبی ہوکے اور یہہ جانکے کہ خدانے اُس سے قسم کھائی ہے کہ تیری نسل سے مسیح کو جسم کی روسے مبعوث کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے

(نبی ہوکے) وہ خدا کا نبی تھا اور یہہ زبور کی کتاب الہامی کتاب ہے (یہہ جانکے) یعنے وہ اُن وعدوں سے واقف تھا جو خدانے اُسکی نسل اور تخت کی بابت کئے تھے (۲ سموئیل، باب تمام دیکھو) خاصکر آیت بارہ کو (ف ۱) اگلے مقدس بھی یہہ جانتے تھے کہ یہہ وعدے داؤد کی نسل کے ساتھہ ہیں اور وہ نسل مسیح ہے (لوقا ۱-۳۲) (ف ۲) داؤد خود بھی جانتا تھا کہ یہہ وعدے صرف میرے ہی حق میں نہیں ہیں بلکہ کسی دوسرے کے ہیں جو میری نسل سے ظاہر ہوگا (۱۳۲ زبور ۱۱ و ۸۹ زبور) تمام دیکھو (ف ۳) چرچ انگلنڈ کا نمبر ۷ عقیدہ بھی دیکھو کہ جہاں لکھا ہے کہ وہ لوگ واہیات بکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اگلے باپ دادے صرف فانی وعدوں کے منتظر تھے (ف ۴) مسیح اب اپنے تخت پر آسمان میں ہے اور منتظر بھی ہے اُن ایام کا کہ جب دنیا میں ظاہر ہوکے آمد ثانی میں داؤد کے تخت پر بیٹھیگا اور سب کچھہ بحال ہو جائیگا

۳۱ (۳۱) یہہ پہلے سے جانکر مسیح کی قیامت کا ذکر کیا کہ اُس کی جان عالم ارواح میں چھوڑی نہ گئی نہ اُس کے جسم نے سڑن دیکھی

نبوت کی روح جو داؤد میں تھی اُسنے یہہ سب الہامی الفاظ سُنائے اور مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا اور یہہ نہیں ہے کہ اُسنے اپنے حق میں کچھہ نہیں کہا بلکہ اُسے اپنی زندگی کی امید بھی مسیح میں ظاہر ہوئی تھی اِس سبب سے کہ اُسکا کامل بھروسہ مسیح پر تھا اور خدانے روح کے وسیلہ سے مسیح کو اُسپر ظاہر کیا تھا تب وہ اپنے حق میں بھی کہتا ہے مقدسوں میں شامل ہوکے اور مسیح کے حق میں کہتا ہے اپنی زندگی کی بنیاد جانکے (ف) مسیح داؤد کی صلب میں تھا جب اُس نے زبور لکھی جیسے لاوی ابراہیم کی صلب میں تھا جب ابراہیم نے ملک صدق کو دہیکی دی تھی (عبرانی ۷- ۹ و ۱۰)

۳۲ (۳۲) اُسی یسوع کو خدانے جلاکے اُٹھایا اِس کے ہم سب گواہ ہیں

(آیت ۲۵ سے ۳۲ تک) پطرس نے بتلایا کہ مسیح کا جی اُٹھنا خدا کا فعل تھا اور انبیاء کے صحایف میں اِسکا

بیان بھی موجود ہی جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا - اب بتلاتا ہی کہ فی الواقع یوں ہی ہوا اور اُس پر دلایل پیش کرتا ہی

۳۳ (۳۳) پس خدا کے دہنے ہاتھہ بلند ہو کے اور باپ سے روح القدس کا وعدہ پا کے اُس نے یہہ جو تم اب دیکھتے اور سُنتے ہو ڈالا ہی

آدمیوں نے اُسے مار ڈالا اور اُس پر موت کا فتویٰ دیا خدا نے اُنکے فتوی کو اُلٹا کے اُسے اُٹھایا جسے آدمیوں نے اتنا پست کیا خدا نے اُسے اسقدر سر بلندی بخشی جسے دنیا نے مصلوب کیا خدا نے اُسے آسمان پر سر بلندی بخشی (وعدہ پا کے) بیٹا باپ سے ہمارے لئے پاتا ہی اور ہمیں دیتا ہی اور روح القدس بھی بیٹے سے پاتا ہی اور ہمیں دیتا ہی دیکھو یہہ کیسا مبارک لین دین ہی بیٹا ہمیں کچھہ دیتا ہی باپ سے لیکے اور روح القدس ہمیں کچھہ دیتی ہی بیٹے سے لے کے اور ہمیں عید ہی (ف) مسیح خداوند انسانیت کو آسمان پر لیگیا اور اُس کے عوض روح القدس یعنے الوہیت کو آسمان پر سے زمین پر بھیج دیا دیکھو یہہ مبارک لین دین ہی اور یہہ قول اگسطین صاحب کا ہی (ف) جو پاتا ہی وہ دیتا ہی ہم نے خدا سے سب کچھہ پایا ہم بھی آدمیوں کو دیتے ہیں جو برکات ہمنے پائیں ہم اُنہیں آدمیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں

۳۴ (۳۴) کیونکہ داؤد آسمان پر نہیں چڑھگیا لیکن وہ کہتا ہی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے
۳۵ دہنے بیٹھہ (۳۵) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نکروں

(نہیں چڑھگیا) یعنے جسمانی طور پر اُسکا بدن آسمان پر نہیں گیا بلکہ وہ مرگیا ہی (ف) پطرس اِسوقت داؤد کی روح کے حق میں کچھہ نہیں بولتا ہی صرف بدن کا ذکر کرتا ہی اِس آیت میں (دہنے بیٹھہ) مسیح کو خدا نے اپنے دہنے بٹھلایا مگر ابراہیم خداوند کے حضور میں کھڑا رہا (پیدایش ۱۸-۲۲) موسی بھی کھڑا رہا (خروج ۳-۵) یشوعہ بھی کھڑا رہا (یشوعہ ۵-۱۵) دانیال کانپتا ہوا کھڑا رہا (دانیال ۱۰-۱۱) جبرائیل فرشتہ خدا کے سامہنے کھڑا رہتا ہی (لوقا ۱-۱۰) مگر مسیح کے حق میں لکھا ہی کہ بیٹھہ جا نہ تخت کے پاس یا بائیں طرف عرش کے مگر باپ کے عرش پر بیٹھہ جا باپ کے ساتھہ (مکاشفات ۳-۲۱) تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جیسے باپ کی عزت کرتے ہیں (ف) خدا باپ یہہ دکھلاتا ہی کہ مسیح کا مقدمہ جو دنیا کے ساتھہ ہی یہہ باپ کا مقدمہ ہی اور اِس سبب سے انصاف کے ساتھہ اُس کے دشمنوں کو اُسکے پیر کے نیچے کرتا ہی (خداوند نے میرے خداوند کو) اِس زبور میں داؤد کا ذکر نہیں ہوسکتا کوئی آدمی آپ کو خداوند نہیں کہہ سکتا مگر داؤد مسیح کو اپنا خداوند بتلاتا ہی کیونکہ داؤد کا خدا اور اُسکا بیٹا بھی ہی (ف) جب مسیح ابن داؤد دنیا سے چلا گیا اور آسمان پر جا کے

روح القدس نازل کی تو اِس سے خوب ثابت ہوا کہ وہ داؤد کا خداوند تھا اور اُسنے بڑی عزت آسمان پر جا کے پائی اور اُسنے برکات کا دروازہ کھولا پس ہماری فتح ہوئی اور ہم نے اُسکے وسیلہ سے سب کچھ اُسی سے پایا (ف) یہہ پیشگوئی تمام نوشتہ میں سب پیشگوئیوں سے زیادہ میوہ دیتی ہے اور (۱۱۰ زبور کی پہلی آیت میں ہے)

(ف) اِسوقت بھی مسیح خداوند خدا کے دہنے ہاتھ پر ہے اپنے دوستوں کی حمایت اور دشمنوں کی ہلاکت کے لئے (اقرنتی ۱۵-۲۵ و افسی ۱-۲۰ و عبرانی ۱-۱۳ و ۵-۶) (ف) مسیح خداوند کے پاس ہماری حمایت کے لئے عرش مجید پر بیٹھا ہے تو بھی ایماندار عیسائی بڑی کمزوری میں بڑی بیکسی میں بڑی حیرانی و سرگردانی میں پامال مظلوم حقیر دُکھ زدہ طرح طرح کی مصیبتوں میں شیطان اور گناہ کے سبب پائے جاتے ہیں اور وہ بڑے خوف خطرہ میں ہیں تب اُنکی کیا تسلی ہے اور وہ کیونکر جانیں کہ ہمارا اتنا بڑا حمایتی اتنے بڑے مقام میں ہمارے لئے موجود ہے جبکہ ایسی بُری حالت میں ہیں تو اے میرے پیارے بھائیو تم خدا کی حکمت اور اُسکے انتظام سے واقف نہیں ہو تم صبر کے ساتھ قایم رہو بیشک تمہارا انجام ایسا مبارک ہے کہ یہہ سب دنیاوی مبارک لوگ ایکدن تمہارا انجام دیکھ کے حسرت کے ہاتھ ابدتک ملتے رہینگے اور تم ابدی خوشی میں سارے درد بھول جاؤ گے اور جانو گے کہ تھوڑے سے دُکھ کے بعد کیسا جلال تمنے پایا ہے

(ف) جب خدانے یہہ باتیں یوں بیان کی ہیں تو ضرور یوہیں ہے کبھی خلاف نہیں ہیں (ف) اگرچہ ہم دکھ میں ہیں تو عین دُکھ میں ایک نورانی تسلی ہمارے ساتھ ہے اور ایک غیبی مدد ہم اپنے ساتھ دیکھتے ہیں جو بڑی دلیل ہے کہ خدا ہمارا خدا ہے اور ہم اُسکے لوگ ہیں کوئی بے ایمان آدمی یا کوئی تکلیف ایسی نہیں ہے جو ہمیں اُس سے جدا کرے (ف) مسیح باوجودیکہ خدا کے دہنے بیٹھا ہے تو بھی صبر کرتا ہے تاوقتیکہ سب دشمن اُسکے نیچے ہوویں ہم جو دنیا میں ہیں کیوں نہ صبر کرینگے کہ سب مصایب دفع ہوں اور جلال میں پہونچیں

(ف) دشمنوں کو زیر کرنا کیا ہے یہہ نہیں کہ اُنہیں دُکھ دینا ہلاک کرنا یا ذلیل کرنا مگر یہہ کہ وے اپنی خراب حالت پر افسوس کریں اور گناہ کا اقرار کرکے خدا کی طرف رجوع لاویں اور مخالفت کو چھوڑ کر اُس کے طالب ہوں یہہ سب سے اچھی فتح ہے اسیطرح کی فتح کا مسیح آدمیوں میں جو اُسکے دشمن ہیں منتظر ہے (ف) جن دشمنوں پر مسیح خداوند ایسی فتح پاتا ہے وہ اُنہیں رسوا نہیں کرتا مگر اُنہیں اُٹھاتا ہے اور گلے لگاتا ہے اور آخر کو تخت بخشتا ہے اُسکا نام ابدتک مبارک ہووے

۳۶ (۳۶) پس اِسرائیل کا سارا گھرانا یقین جانے کہ خدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے تصلیب کیا خداوند اور مسیح بھی کیا

یہہ سارے وعظ کا خلاصہ اور نتیجہ ہی (ف) کیا عمدہ نتیجہ ہی اِس نتیجہ میں وہ شی موجود پاتے ہیں جو ہمارا حقیقی مطلوب ہی جسکا ملنا بہت ہی مشکل ہی ہماری طاقت سے (ف) یہہ عمدہ نتیجہ جو ہماری جان کی جان ہی کیسی دلیلوں سے پطرس نے ثابت کیا جو نہایت اعلیٰ درجہ کے یقینی دلایل ہیں جنکا خلاصہ یہہ ہی کہ یہہ جو مسیح یسوع کا واقعہ ہوا اِسکا بیان خدا نے پہلے سے نوشتہ میں لکھہ کے یہودیوں کے ہاتھہ میں دے رکھا تھا اور یقیناً یہہ بیان اِسی واقع کا تھا پس مسیح وہی محبوب اور مطلوب ہی (سارا گھرانا) کسکا گھرانا اِسرائیل کا سارا گھرانا جنکے لئے دنیا میں اِس نعمت عظمیٰ کی منادی پہلے کیجاتی ہی

(یقین جانے) جس میں ذرا بھی شک نہیں کیونکہ یقیناً پیشگویاں پوری ہوئیں ہمارے باپ دادے ضرور خدا کا سچا کلام ہاتھہ میں رکھتے تھے جو اِسوقت ہمارے پاس ہی اُسمیں جو لکھا تھا وہ اب ہو گیا کیسی خوشی میں ہم ہیں کہ ہمنے عالم الغیب مصنف کی کتاب یعنے بیبل پائی جس کی اِسقدر غیب دانی کی باتیں پوری ہوگئیں اب ضرور اُسکی باقی باتیں بھی پوری ہونگی اور یقیناً روح القدس کی مُہر بھی اِس واقعہ پر خوب ہی واقعہ ہوئی ہی ایسی کہ اِسکا اِنکار ہم کسی طرح نہیں کر سکتے کیونکہ برابر اب تک روح القدس چار طرف لوگوں کو مل رہی ہی

(خدا نے) یعنے ارادہ الٰہی نے (اُسے یسوع کو) جیسے آیت ۳۲ میں بھی (اُسے یسوع) لکھا ہی (تم نے تصلیب کیا) ترکھان یا نجار بتلایا دغاباز بتلایا اُس کی نہایت بےعزتی کی آخر کو تصلیب کیا (خداوند اور مسیح بھی کیا) نہ صرف مسیح کیا مگر خداوند بھی کیا جس کے سامہنے داؤد نے سجدہ کیا ہی اور جس کے سامہنے ہر گھٹنا ٹکیگا جسے تم نے چھیدا ہی اُسپر نظر کروگے وہ خداوند اور مسیح ہی آسمان میں فرشتوں کے درمیان اور خدا باپ کے پاس اور سب مومنین کے دلوں میں بھی وہ صلح کا شاہزادہ ہو کے سکونت پذیر ہی اور وقت آتا ہی کہ سب اُسکا جلال دیکھینگے

(ف) یہودی جانتے تھے کہ جب مسیح آویگا تو مثل اَور بادشاہان جہانکے بڑی عزت اور شان و شوکت میں آویگا وہ دُکھہ نہ اُٹھاویگا (یوحنا ۱۲-۳۴) ہمنے شریعت سے سُنا ہی کہ مسیح ابد تک رہیگا اور تو کیونکر کہتا ہی کہ اِنسان کے بیٹے کا اُٹھایا جانا ضرور ہی یہہ انسان کا بیٹا کون ہی - لیکن نہایت ضرور تھا کہ مسیح دُکھہ اُٹھاوے (لوقا ۲۴-۲۶) پس تم یہودیوں کے گمان کے برخلاف یہہ مصیبت مسیح نے اُٹھائی اور تم نے اُسے مارا (ف) شاید اِسوقت کوئی کہیگا کہ میں نے مسیح کو نہیں مارا جواب یہہ ہی کہ تو نے گناہ کیا تیری جان بچانیکو مسیح موا تب تو نے اُسے مارا - ہاں تو نے اُسے رد بھی کیا تو نے اُسے ناچیز جانا تو نے اُسے بےعزت کیا ہاں تو نے اُسکا پہلو نہیں چھیدا تو بھی مخالفت سے اُسکا دل چھیدا جو کوئی اِن باتوں پر فکر کریگا وہ جانیگا کہ میں نے بھی اُسے مصلوب کیا ہی اور نہایت پچتاویگا

(۳۷) جب اُنہوں نے یہہ سُنا تو اُن کے دل چھد گئے اور پطرس و باقی رسولوں کو کہا ای بھائیو ہم کیا کریں ۳۷

(۳۷ سے ۴۸ تک) مسیح کی کلیسیا کی ترقی کا شروع ہی (ف) اب زور کا عصا صیہون سے نکلتا ہی (۱۱۰ زبور ۲ و ۳) (دل چھد گئے) جیسے پطرس خود چھد گیا تھا (متی ۲۶-۷۵) (ف) کوئی وعظ ایسا موثر نہیں ہی جیسا واعظ کے تجربہ کا وعظ ہوتا ہی (ف) جنہوں نے مسیح کو میخوں سے چھیدا اب کہ سمجھہ آئی اُنکی تمیز چھد گئی مسیح نے اپنے کلام سے اُن کے دل چھید دیئے (ف) اُس پیشگوئی کا شروع بھی اب ہوگیا (حوزکریا ۱۲-۱۰) میں لکھی تھی کہ میں داؤد کے گھرانے پر اور یروشلم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا۔ اِسکا شروع اِسی وقت سے ہوا اور تکمیل جب ہوگی جبکہ تمام اسرائیل نجات پاویگا (رومی ۱۱-۲۶) اور یوں سارا اسرائیل بچ جائیگا جیسے لکھا ہی کہ چھوڑانیوالا صیہون سے نکلیگا اور بے دینی کو یعقوب سے دفع کریگا

(ف) بڑی فصل یا پاک فصل یا حقیقی فصل یا دنیا کی فصل کے کاٹنے کا یا اُس کے پہلے پھل کے کاٹنے کا یہہ پہلا وقت تھا اور اُسکا کاٹنا کلام الہی کے وسیلہ سے ہوا (ف) اُن کے دل چھد گئے دل میں زخم کاری لگ گیا پولس بھی ایسا ہی کاری زخم کھا کے بولا تھا کہ میں موا (رومی ۷-۹ و ۱۰) یعنے میرے نیک خیال اپنے حق میں اور اُنپر بھروسہ جو تھا وہ سب جاتا رہا

(ف) نیک بخت ہونے کا کوئی وسیلہ اِس سے اچھا نہیں ہی کہ آدمی خوار ہو جاوے اور جب ہلاکت آجاوے تب نیک بختی ہی کیونکہ وہ اِسی حالت میں چلاّویگا کہ میں کھویا گیا اور کھوئے ہوؤں کے لئے مسیح خداوند آیا ہی تب وہ بچایا جائیگا (ف) دل چھد گئے عقل سے اور تدبیروں سے دل نہیں چھدتے ہیں دل روحانی طور پر صرف کلام حق سے چھدتے ہیں (پطرس اور باقی رسولوں کو کہا) یعنے سب نے ہجوم کرکے اُس رسول سے اور سب رسولوں سے ندامت کے ساتھہ کہا (ای بھائیو) اب ملایم زبان سے بولتے ہیں جیسے پہلے پطرس نے اُنہیں کہا تھا (۲۹) وہی روح اب اُنمیں آگئی جو پطرس میں تھی

(ف) یہہ نتیجہ ہی اُس وعظ کا جو دل کے جوش سے ہوا جو بڑی تابعداری کی نیت سے ہو اجب واعظ آپ تابعدار خدا کا نہ ہو ایسی تاثیر نہیں ہوتی ہی (ف) کاین اور یہوداہ اسکریوطی کا دل بھی چھد گیا تھا مگر یہہ اور قسم کا چھدنا تھا اِسکو ہم ٹوٹ جانا کہتے ہیں اُنکے دل ٹوٹ گئے تھے مگر اُن کے چھد گئے ہیں جن کے دل چھد جاتے ہیں وہ تابعداری کا

ارادہ کرتے ہیں اور جن کے دل ناامیدی میں ٹوٹ جاتے ہیں وہ خدا سے بھاگتے ہیں (پیدائش ۴-۱۳ امثی ۲۷-۳) (ف) وہ دل جسپر خدا سے صرف ہیبت اور خوف اور دہشت گرتی ہے وہ بھاگتا ہے مگر جسپر فضل گرتا ہے اُس میں خدا سے محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ فرمانبرداری کا طالب ہے خدا کی مرضی دریافت کرتا ہے تاکہ اُسپر عمل کرکے خوف سے بچے (ہم کیا کریں) یعنے جو ہوا سو ہوا تمام عمر میں صرف غلطی ہی غلطی ہم سے ہوئی اب ہووے جو ہووے اگرچہ ساری دنیا کو چھوڑنا کیوں نہ پڑے ہم حاضر ہیں جو خدا کی مرضی ہے ہمیں بتلاؤ ہم بجالانیکو حاضر ہیں (ف) وہ یہہ کہتے ہیں کہ یہہ یسوع جسے ہم نے مصلوب کیا بیشک خداوند اور مسیح ہے ہم سے بڑا گناہ ہوا ہمنے خدا کے بیٹے کو ذلیل کیا اب ہمارے ساتھ کیا سلوک نہ کیا جائیگا پس ہمیں بتلاؤ کہ ہم کیا کریں کہ اِس گناہ سے بچیں اور برکات پاویں

۳۸ (۳۸) تب پطرس نے اُنکو کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسما لے تو روح القدس انعام پاؤگے

رسول نے اور کوئی بات اُسوقت نہیں بتلائی صرف دل کی تبدیلی کی طرف ہدایت کی کیونکہ مرض دل میں تھا اُسنے کہا کہ اپنے دل کی طرف دیکھو اور پرانی اِنسانیت کو اُتارو اور نئی انسانیت کو پہنو (ف) یوحنا اصطباغی اور مسیح خداوند نے بھی اپنا کام لفظ (توبہ کرو) سے شروع کیا تھا اب کلیسیا اپنے کام کا شروع اِسی لفظ سے کرتی ہے کہ توبہ کرو (ف) اگرچہ روح القدس آگئی تو بھی آواز وہی ہے کہ توبہ کرو یعنے نہ صرف خدا کی دہشت رکھو اور دوزخ سے ڈرو جو گناہ کا نتیجہ ہے مگر گناہ سے نفرت کرو یعنے دہشت کی بات ہی چھوڑ دو

(ف) اگرچہ ساری دنیاوی بہبودی اور نفع گناہ سے ہووے تو بھی اُسے دور کرو خدا کو گناہ سے نفرت ہے تم بھی اُس سے نفرت کرو (ف) سچی توبہ میں اور جھوٹھی توبہ میں یہی فرق ہے کہ ایک گناہ سے ڈرتا ہے دوسرا گناہ کے نتیجہ سے ڈرتا ہے (ف) ملزم ٹھہرنے سے یا پچھتانے سے سلامتی نہیں ہے مگر جب گناہ سے چھٹی ملے تب آرام ہے (ف) نہیں لکھا ہے کہ صبر کرو یا کوئی استغفار پڑھو یا روزے رکھو یا خیرات دو مگر آنکہ توبہ کرو اور انجیل کو قبول کرو کیونکہ انجیل کا قبول کرنا توبہ میں شامل ہے (دیکھو تفسیر متی ۳-۲) کے ذیل میں کیا لکھا ہے (ہر ایک بپتسما لے) یعنے ہر کوئی توبہ کے ساتھ پانیکا بپتسما مسیح کے نام پر لیوے یہہ نہایت ضروری بات ہے مگر بپتسما درست نہیں ہے بغیر توبہ و ایمان کے (ف) یہاں لکھا ہے کہ توبہ اور بپتسما چاہیئے پولوس کہتا ہے کہ ایمان اور بپتسما چاہیئے (اعمال ۱۶-۳۱) پس ایمان تکملہ ہے توبہ کا تو توبہ ایمان میں شامل ہے مراد آنکہ توبہ و ایمان کے ساتھ بپتسما لینا موجب نجات ہے (ف) ہر ایک یہہ کام کرے کیونکہ جسقدر آدمی

آوین سب کے لئے بہتایت سے فضل موجود ہی (ف) جسقدر کوئی بڑا گنہگار ہی اُسیقدر زیادہ پاکیزگی مسیح سے ملتی ہی اگر
توبہ وایمان کے ساتھہ اُسکے پاس جاوے (ف) پہلے انجیل میں یوحنا کے بپتسما کا ذکر ہمنے سُنا ہی (لوقا ۳-۳) اب یہاں
مسیح کے نام پر بپتسما لینے کا ذکر پہلے پہل سُنتے ہیں یہہ بپتسما یوحنا کے بپتسما کی نسبت بہت بڑا ہی اِس سے تمام برکات حاصل
ہوتی ہیں یعنے یوحنا کا بپتسما صرف ایک طیاری کا بپتسما ہی مگر مسیح کا بپتسما معافی اور زندگی اور وراثت وغیرہ سب برکات
کا موجب ہی (ف) اگرچہ بنی اسرائیل کا بپتسما ساری قوم کا لال سمندر میں ہوا تھا (۱ قرنتی ۱۰-۲) مگر اب اُنھیں بھی ضرور
ہی ہر ایک نفر جدا جدا بپتسما پاوے

(ف) عیسائی آدمی تمام عمر توبہ وایمان کا ستون پکڑے رہتا ہی مسیح خداوند کے نام پر گناہوں کی معافی کے لئے
اور بپتسما اُس معافی پر ایک ظاہری مہر ہی (ف) بپتسما لو تب تم نجات پاؤگے یعنے غسل کرو ساری ناپاکی کو دھو ڈالو
حسب قاعدہ مقررہ الٰہی کے جو بپتسما ہی (ف) یسوع کے نام پر لکھا ہی مگر مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ تثلیث مبارک کے
نام پر بپتسما لینا چاہئے اِسکا سبب یہہ ہی کہ باپ اور روح کو مسیح سے جدا کرنا ناممکن ہی ایک میں تین اور تین میں ایک ہی کبھی ایک
اقنوم کا لفظ تینوں پر بولا جاتا ہی مگر بات ایک ہی ہی کیونکہ ہر سہ اقانیم ایک ہی ماہیت اور قدرت رکھتے ہیں (روح القدس
کا انعام پاؤگے) یعنے جہاں گناہوں کی معافی ہی وہاں روح القدس کا انعام موجود ہی جسکو خدا راستباز ٹھہراتا ہی اُسے پاکیزگی
بھی دیتا ہی (۱ قرنتی ۱-۳۰)۔

(ف) ایسا بڑا بھاری وعدہ کہ روح القدس کا انعام پاؤگے ہر ایک کو جو سچی توبہ کرتا ہی ہمیشہ بخوف دیسکتے ہیں
کیونکہ سچے تایب کے لئے خدا ضرور اِس وعدہ کو پورا کرتا ہی اِسلئے بخوف عیسائی لوگ یہہ وعدہ پیش کرتے ہیں (ف) روح القدس
عیسائی نہیں دیسکتے۔ اگر کسیکو ملے تو بطور انعام کے مسیح سے ملتی ہی (ف) دیکھو یوحنا والے جواب سوال میں اور اِس تقریر
میں کتنا فرق ہی (لوقا ۳-۱۰) (ف) کاشکے ہمارا ہر دن بپتسما کا دن ہووے کہ خدا کی روح ہر روز ہم پاتے رہیں (ف) جب
ہمنے روح القدس کا انعام پایا ہی تو چاہئے کہ جو ہدایات روح القدس سے ہوئی ہیں اُنکی پیروی ہم لوگ کرتے رہیں

(ف) اعتراض آتا ہی کہ توبہ ایک کام ہی اور روح نہ بخشش ہی مگر اجرت ہی پس نجات اعمال پر ہوئی جواب آنکہ نجات
نہ اُس کام سے ہی جو ہم کرتے ہیں مگر اُس سے ہی جو خدا کرتا ہی اور توبہ بھی فضل الٰہی سے ہی جس کے وسیلہ وہ ہمکو اپنے بیٹے کے
پاس کھینچتا ہی اور بپتسما مسیح کی سنگت کا وسیلہ ہی پر نجات محض بخشش اللہ ہی

٣٩ (٣٩) کیونکہ یہہ وعدہ تمہارے اور تمہارے لڑکوں کے واسطے ہی اور سب کے لئے جو دور ہیں جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلاوے

(یہہ وعدہ) یعنے روح کے ملنے کا جو نئے عہدنامہ کی بڑی برکت ہی (یوئیل ٢-٢٨ و ٢٩) یہہ وعدہ کلیسا پر اُترنے کو تھا جب مسیح اپنے جلال کو پہونچ جاوے (یوحنا ٧-٣٠ سے ٣٩ تک) (تمہارے واسطے) تم دیکھو (اعمال ٣-٢٦ لوقا ٢-١١) تمہارے لئے نجات دینیوالا پیدا ہوا پہلے تمہیں نجات کی خبر دی گئی (تمہارے لڑکوں کے واسطے) جب خدا نے تمہارے ساتھہ عہد کیا تو تمہارے لڑکوں کے ساتھہ بھی کیا اُسی عہد کی مہر بپتسما ہی پس بچونکو بپتسما دینا چاہئے کیونکہ وے بھی ابراہیم کی نسل ہیں (سب کے لئے جو دور ہیں) یعنے تمہارے بعد سب کے لئے یہہ وعدہ ہی جو دور ہیں یعنے غیر قوم کے لوگ (یشعیا ٥٧-١٩ و ٤٩-٧، وافسی ٢-١٣)

(ف) اگلے پیغمبر اور سب نیک یہودی غیر قوم کی نجات کی انتظاری بھی کرتے تھے لیکن وے جانتے تھے کہ سب غیر قوم یہودی مرید ہو کے نجات پاوینگے مگر بھید یہہ تھا کہ غیر قوم ہی ہو کے نجات پاوینگے مگر روحانی یہودی ہونا پڑیگا جیسے ہر یہودی کو بھی حقیقی یہودی ہونا ضرور ہی

(ف) ابراہیم کی برکت غیر قوم کو بھی بوسیلہ مسیح کے ملتی ہی (گلاتی ٣-١٤) (جتنوں کو خداوند خدا بلاوے) نہ تمام غیر قوم مگر جسقدر بُلائی جاویں (ف) جسے چاہتا ہی خداوند خدا بُلاتا ہی جسکو چاہتا ہی انجیل سُنوا دیتا ہی (ف) اِس آیت سے ہمیں ترغیب ہوتی ہی کہ انجیل ہر شخص کو سُناویں جسکو خدا بُلا دیگا وہ آجاویگا خواہ وہ کسیقدر دور ہو سارے آنیوالوں کے واسطے جگہ تیار ہی (لوقا ١٤-٢١) جلد شہر کے بازاروں اور گلیوں میں جا اور غریبوں اور لنجوں اور لنگڑوں اور اندھوں کو یہاں لا (ف) قوم یہود خدا کی کلیسا تھی جس میں عورت مرد بچے سب مل کے شامل تھے آج کے روز اگر پطرس یوں کہتا کہ تم میں جو بالغ ہیں بپتسما پا کے شریک ہو جاویں مگر بچے شامل نہوویں تو یہودی کیا جواب دیتے کہ واہ واہ صاحب قدیم سے بچے کلیسا میں شامل رہے یہہ تم نے عجیب بات آج سُنائی کہ بچے شامل نہوویں مگر پطرس نے لفظ ہر ایک میں عورت مرد اور بچے بھی شامل کر کے کہا۔ تب وہ چپ رہے تھے کیونکہ جان گئے تھے کہ آج تک ہمارے بچے بھی عہد میں شامل تھے اور آج بھی حصہ پاتے ہیں پس پنتکوست کے دن بچے بھی شامل تھے (ف) خدا نے ابراہیم سے کہا تھا کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہونگا اور نشان یہہ تھا کہ آٹھہ روز کا بچہ ختنہ کیا جاتا تھا اسوقت پطرس نے بھی بچوں کو بپتسما میں شامل کیا ہی

(۴۰) اور اُسنے بہت اَور باتوں سے گواہی دی اور نصیحت کی اور کہا اپنے کو اُس ٹیڑھی قوم
سے بچاؤ

(بہت اَور باتوں) یعنے یہاں سارا وعظ نہیں لکھا گیا ہی مگر اُس وعظ کا یہہ خلاصہ ہی جو مذکور ہی (ٹیڑھی قوم) یعنے مخالف
لوگ اور جنکا وطیرہ خدا کو پسند نہیں ہی وے گناہ کو پسند کرتے ہیں (۲ تسلونیقی ۲-۱۵) ہلاکت کی راہ پر چلتے ہیں (اپنے
کو بچاؤ) جیسے نوح نے اور لوط نے آپکو اپنے زمانہ کی ٹیڑھی قوم سے الگ کیا تھا (ف ۱) بپتسما اب تک ہمیں بھی بچاتا ہی
(۱ پطرس ۳-۲۱) (ف ۲) سب عیسائیوں نے آپکو یروشلم کی بربادی کے وقت بچایا جب یہودیوں سے جدائی کو اختیار
کیا ٹیڑھی قوم کے ساتھہ ہلاکت میں جانے سے اکیلا رہنا بہتر ہی
(ف ۳) آپ کو بچاؤ یونانی سے اِس لفظ کا ترجمہ یوں بھی ہوسکتا ہی کہ خدا کو بچانے دو تمہیں یعنے خدا چاہتا ہی کہ
تمہیں بچا وے پس تم اُسے یہہ کام کرنے دو سرکشی کرکے ہلاکت میں نہ کودو (۱ تمطاؤس ۲-۴) سرکشی اور غفلت
کرکے اُس کی نیک مرضی کو نہ چھوڑ و دیکھو (لوقا ۷-۳۰) فریسیوں اور شریعت کے حکیموں نے اپنے خلاف پر خدا کے
ارادے کو ٹالدیا
(ف ۴) جو کوئی آپ کو بچانا چاہتا ہی چاہیے کہ بدوں سے الگ ہو جیسے وبا کے گھر سے یا ہلاک کنندہ دشمن کی
سنگت سے لوگ الگ ہو جاتے ہیں اسیطرح شریروں سے الگ ہو جانا چاہیئے
(ف ۵) یہودی لوگ آج تک ٹیڑھی قوم ہی اور ٹھٹھہ بازی اور شرارت سے باز نہیں آتے اور بڑے بڑے غرور
میں بھرے ہیں اور نہایت واہیات باتیں بولتے ہیں اُنکی آنکھوں پر پردہ ہی اور اُنکے دلوں میں سختی ہی وے خدا سے
پھر گئے وے جھوٹھہ بولتے ہیں اور اُنکی دلیلیں باطل مقدمات سے مرکب پائی جاتی ہیں بعض طالب حق چاہتے ہیں کہ
اُنسے ملاقات کرکے کچھہ پوچھیں پر یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ٹیڑھی قوم ہی اور اُنکا ٹیڑھاپن تھوڑی سی سنگت کرنے سے
معلوم ہو سکتا ہی

۴۱ (۴۱) پس اُنہوں نے اُس کی بات خوشی سے قبول کرکے بپتسما پایا اور اُسی روز تخمیناً تین
ہزار آدمی شامل ہوئے

(اُنہوں نے) یعنے اُن لوگوں نے جنکا نہ فقط دل چھد گیا تھا بلکہ جو خدا کی تابعداری بھی چاہتے تھے (قبول کرکے)

بیشک یہہ بات قبول کرنے کے لائق تھی اُنہوں نے نہایت خوب کیا (۱ تمطاؤس ۱-۱۵) یہہ بات برحق اور کمال قبولیت کے لائق ہی کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں (خوشی سے) دین مسیحی کا یہہ بڑا نشان ہی کہ وہ خوشی سے قبول کیا جاتا ہی نہ جبر سے نہ غرض نفسانی سے نہ کسی دوسرے سبب سے مگر صرف خوشی سے کیونکہ خدا کو وہی رغبت پسند ہی جو اپنی خوشی سے اُس کی اطاعت بدل وجان کرتی ہی (تین ہزار) ایک دن میں اِسقدر لوگ عیسائی ہو گئے اب خدا کی بادشاہت پھیلی اب ضرور دنیا پر غالب آوینگے اور سب کو دبالینگے اور بہت بڑھینگے کیونکہ خدا اُن کے ساتھ ہی

(ف) دیکھو یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ خداوند مسیح نے جب پطرس سے یوں کہا تھا کہ مت ڈر آج کے بعد تو آدمیوں کا مچھوا ہوگا تو اُسوقت یہہ واقعہ مسیح خداوند کے پیش نظر تھا وہ عالم الغیب خدا ہی اُسنے بہت ہی درست کہا تھا (ف ۲) اِس کام میں صرف پطرس ہی نہ تھا بلکہ سب رسول علیحدہ علیحدہ زبانیں بول کے اِس میں شریک تھے کیونکہ گیارہ اور بھی کھڑے ہوئے تھے اور جواب پطرس کی طرف سے اور اُن سب کی طرف سے تھا جسپر یہہ جماعت عیسائی ہوئی ہی (آیت ۱۴ و ۳۷) کو دیکھو (بپتسما پایا) گمان غالب نہیں ہی کہ تین ہزار نے ایکدن میں غوطہ کا بپتسما پایا ہو اور یروشلم میں بھی ایسا پانی نہیں تھا مگر ایک چھوٹی ندی کدرون اور بعض چھوٹے چھوٹے تالاب بھی تھے پس معلوم ہوتا ہی چھینٹا پایا تھا نہ غوطہ یہہ انہونی بات ہی کہ وہ سب اُسدن کدرون میں گئے ہوں اگر وے سب اکٹھے ہو کے کدرون پر جاتے تو خوف مخالفت سے ضرور اُنہیں سرکار روکتی پس غوطہ جب دیا گیا ہی جب اچھا موقع ملا نہ ہر وقت (ف ۱) یقین ہی کہ سب نے یہہ اقرار کیا ہوگا کہ ہم گناہ کو ترک کرتے ہیں اور الٰہی اطاعت قبول کرتے ہیں اور مسیح پر ایمان لاتے ہیں یعنے وہی اقرار جو اِسوقت ہم لوگ بپتسما پاتے وقت کیا کرتے ہیں خواہ الفاظ جُدے ہوں یا نہوں اقرار ایک ہی ہی (ف ۲) ترتلین اور اُرِجن اور سُپرین یہہ تین بزرگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے وقت کے اُسقف سے یوں پوچھا تھا کہ غیر قوموں کے میلے تماشے میں جانا جایز ہی یا نہیں تب اُسقف نے یوں جواب دیا کہ اپنا اقرار جو تم نے بپتسما کے وقت کیا تھا یاد رکھو - یہانسے ثابت ہی کہ اقرار شروع سے آتا ہی

(ف ۳) یہہ سب بپتسما پانیوالے لوگ اگر سب کے سب سرنو پیدا ہوئے تھے تو عجب قدرت ظاہر ہی یا آنکہ سب نے اُسی وقت نیا جنم نہ پایا ہو مگر بموجب حکم مسیح خداوند کے (متی ۲۸-۱۹) جو کوئی گواہی کا قبول کرنیوالا ملا رسولوں نے فوراً بپتسما دیا تھا اُسکے بعد تعلیم کی تھی بموجب حکم (متی ۲۸-۱۹) (ف ۴) پنتکوست سے پہلے کلیسیا انسانی جسم کے موافق تھی جس میں جان نہیں ہی جب روح آگئی تو کلیسیا جیتی جان ہوئی جیسے آدم جیتی جان ہوا تھا (پیدایش ۲-۷) اُسی دفعے کلیسیا میں بڑھنے کی طاقت آئی پس جہاں کلیسیا وہاں خدا کی زندگی ہی اور جہاں زندگی الٰہی ہی وہاں کلیسیا ہی اور خدا کا

فضل ہی (ف۸) نئی پیدایش کا شروع یہہ ہی کہ پہلے سچائی کا کلام دل میں آجاوے (ف۶) ابدی زندگی یا ابدی ہلاکت اِسی سے حاصل ہوتی ہی کہ کلام کو سُنیں اگر قبول کیا بچ گئے اور جو قبول نہ کیا خود مردود ہو گئے

(ف۷) اگر رسول لوگ اُسوقت ہماری مانند لوگوں سے سارٹیفکٹ مانگتے کہ کہاں کے رہنے والے ہو کیسے آدمی ہو کون معتبر آدمی تمہیں جانتا ہی کون تمہارے بپتسما کے لئے سفارش کرتا ہی اگر اِسطرح کے سارٹیفکٹ اُن تین ہزار سے اُس ایک ہی دن میں مانگے جاتے تو اتنے آدمی ایک دن میں کیونکر عیسائی ہوتے پس ایسے سارٹیفکٹ وہاں نہیں مانگے گئے (ف۸) اِسوقت کے روحانی مجموعے یعنے پادری لوگ مشکل سے ایک دو مچھلی پکڑتے ہیں اور اِسوقت کلیسا میں سے اُسوقت کی نسبت زندگی کی طاقت کم ہو گئی ہی اور اِسوقت مکاری سخت کا بھی بازار گرم ہی اِسلئے سوچ سمجھہ کر بپتسما دینا چاہئے اور بعد بپتسما کے تعلیم بھی دینا نہایت ہی ضرور ہی

(ف۹) پھر تین ہزار تو یہودی تھے کلام وہی تھا جو پہلے سے اُن کے ہاتھہ میں تھا تھوڑی سی غلطی تھی ذرا سی تعلیم سے درست ہو گئی پر غیر قوم کا یہہ حال نہیں ہی اُن میں تہہ بر تہہ بیہودہ خیال بھرے ہیں بالکل اِس بڑے الٰہی دفتر سے ناواقف ہیں اِسلئے وے زیادہ توجہہ کے محتاج ہیں

۴۲ (۴۲) اور رسولوں کی تعلیم اور ملنساری اور روٹی توڑنے اور دعا مانگنے میں قایم رہے

(تعلیم) یعنے اُن لوگوں نے آپ کو رسولوں کی تعلیم کے سپرد کر دیا تاکہ خوب سیکھیں اور عمل کریں اور ہمیشہ دعا بندگی بھی کی (ف۱) رسولوں کی تعلیم کا ماننا نہایت ضروری ہی جو کچھہ اُنہوں نے اِنجیلوں میں یا خطوط وغیرہ میں لکھا ہی یہی اُنکی تعلیم ہی اُسی کو ماننا چاہئے اور حجتیں نکالنا اور اپنی اپنی راے کو دخل دینا اور اُنکے دستورات کی اپنی رسمیات سے مرمت کرنا تکراری بھائیوں کی عادت ہی اِس سے بچنا چاہئے (۱ پطرس ۲-۲) نوپیدا بچوں کی مانند کلام کے خالص دودھہ کے مشتاق ہونا کہ تم اُس سے بڑھتے جاؤ (ف۲) کافی نہیں ہی کہ عیسائی ہو جاویں مگر یہہ کہ قایم رہیں عیسائیت میں جنہوں نے اپنے نام بپتسما کے رجسٹر میں لکھوائے ہیں چاہئے کہ خدا کے کلام کو سیکھیں بچہ بن کے (ف۳) خدا صیہون کے دروازوں کو پیار کرتا ہی چاہئے کہ ہم بھی کریں (روٹی توڑنے) معلوم ہوتا ہی کہ عشاء ربانی کا ذکر یہاں لکھا ہی جیسے (اعمال ۲۰-۷ و ۱۱ و مرقس ۱۴-۲۲ و اقرنتی ۱۰-۱۶) میں روٹی توڑنا بمعنے عشاء ربانی کے آیا ہی (ف۱) مسیح خداوند نے پہلے فسح کا برہ شام کے وقت کھایا تھا اُسکے بعد عشاء ربانی کی تھی اسی طرح شاگرد لوگ شام کا کھانا کھا کے عشاء ربانی مدت تک کرتے رہے تھے (ف۲) اُسوقت بغیر بپتسما کے کوئی آدمی عیسائی نہیں ہوا اور جب بپتسما پا کے عیسائی ہوا تو بعد تعلیم عشاء ربانی اور عبادت الٰہی میں شریک ہوا

فضل کے وسایل جو ہیں یعنے بپتسما وعشاء و دعا یہہ سب اُسوقت موجود تھے اور جماعت نے اُنکی حفاظت کی تب فضل نے جماعت کی حفاظت کی (ف۳) اُسوقت کے عیسائی راہب اور فقیر بھی نہوئے تھے نہ گوشہ نشین ہوئے تھے بلکہ مجلسیں کرتے تھے اور ایک دوسرے کی ترقی کا باعث تھے (ف۴) عیسائی بڑھتے تھے شمار میں اور فضل میں یہہ بات نہایت ضرور ہی کہ عیسائی فضل میں بڑھیں (افسی ۲-۲۱) کیونکہ جو کوئی نہیں بڑھتا ہی وہ گھٹتا ہی اور جو گھٹتا ہی وہ سخت گھٹ جاویگا کیونکہ جس کے پاس ہی اُسے اور بھی دیا جائیگا

(ف۵) خدا چاہتا ہی کہ دنیا میں ایک دیدنی کلیسیا بھی ہو نہ فقط روحانی عبادت کے ساتھ بلکہ ظاہری عبادت کے ساتھ بھی تاکہ دنیا میں ایک خدا کی قوم خدا کی عبادت کرتی ہوئی نظر آوے اور اُن کے درمیان روح پاک سکونت کرے (ف۶) اُسو [illegible] بلکہ اکٹھے کو حقہ [illegible] ظاہر ہوئی اُن کی صورت اور حالت دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ اب خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہی اور وہ ابد تک [illegible] کریگا (آیت ۴۲ سے ۴۷ تک پر غور کرو) کہ بدون معیت الٰہی کے یہہ برکات اُن میں ہرگز نہیں آسکتی تھیں پر خدا اُن [illegible] تھا تب وے ایسے ہوگئے

۴۳ (۴۳) اور ہر نفس کو خوف آیا اور بہت سی کرامتیں اور نشانیاں رسولوں سے ظاہر ہوئیں

(ہر نفس کو خوف آیا) باہر والوں پر بھی ہیبت اور خوف چھا گیا (اعمال ۵-۵) جیسے شروع میں بھی ہوا تھا (لوقا ۱-۶۵) مطلب یہہ ہی کہ وہ قبول کر گئے کہ یہہ خدا کی اُنگلی ہی جس سے یہہ قدرت ظاہر ہی (خروج ۸-۱۹) تب جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہہ خدا کی اُنگلی ہی (لوقا ۱۱-۲۰) پر اگر میں خدا کی اُنگلی سے دیوؤں کو نکالتا ہوں تو بیشک خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آپہونچی ہی (ف) دیکھو آگ کی دیوار کلیسیا کی حفاظت کرتی ہی تاکہ نازک اور کمزور بونٹے نقصان نہ اُٹھاویں (کرامتیں اور نشانیاں) یہہ سب ظاہری نشان تھے اِسبات کے کہ خدا اُنکے ساتھ ہی (ف) کرامتیں و نشانیاں ایمان کا وسیلہ نہیں ہیں ایمان صرف کلام سے آتا ہی مگر ان نشانیوں سے آدمی کا دل کلام کا قایل ہوکے اُسے سنتا ہی اور جانتا ہی کہ خدا یہاں ہی

۴۴ (۴۴) اور سب جو ایمان لائے اِکٹھے رہے اور ساری چیزوں میں شریک تھے

(اکٹھے رہے) روحانی ترقی ایمانداروں کی سنگت سے بہت ہوتی ہی اور ہر ایماندار دوسرے ایماندار سے محبت رکھتا ہی اپنا بھائی جانتا ہی (۱ یوحنا ۵-۱) ہر کوئی جو والد سے محبت رکھتا ہی وہ اُس سے بھی جو اُس سے متولد ہوا ہی محبت رکھتا ہی۔ ایسے آدمی کا دل نئی زندگی سے بھرا ہوا ہوتا ہی اور سب نئی زندگی کے لوگ نئی اور روحانی رشتہ داریاں آپس میں پیدا کرتے

ہیں (ساری چیزوں میں) شراکت دکھلاتے تھے (ف ۱) یہہ معاملہ ایک عجیب بات ہے اور اوائل کلیسیا میں خاص یروشلم ہی کے درمیان یہہ واقع ہوا تھا کہ ایک دوسرے کے مال میں بھی شریک تھا (ف ۲) شاید اِسکا سبب یہہ تھا کہ نئے عیسائی اپنی قوم میں سے خارج ہوگئے تھے اِسلئے سب مثل بھائیوں کے اِکٹھے ہوگئے اور ایک تن اور ایک دل ہوکے خدا کے سامہنے حاضر تھے (ف ۳) دیکھو (رومی ۱۲-۱۳) مقدسوں کے احتیاجوں کے شریک ہو (گلاتی ۶-۶) جو کوئی کلام سیکھتا ہے سکھانیوالے کو ساری نعمتوں میں شریک کرے (عبرانی ۱۳-۱۶) بھلائی اور سخاوت کرنا مت بھولو۔ یہہ روح جو اُن میں تھی ایسی ہی روح آجکل بھی سچے عیسائیوں میں پائی جاتی ہے مگر نہایت کم عیسائیوں کو بہت فکر کرنا چاہئے کیونکہ دل بڑا فریبی ہے قسم قسم کی تاویلیں کرکے روتی ہوئی تمیز کا مُنہہ بند کرنا چاہتا ہے (ف ۴) مال رکھنا گناہ نہیں ہے مگر بھائیوں کی حاجتوں کا نہ دفع کرنا گناہ ہے عیسائی روح کہتی ہے جو میرا ہے تیرا ہے پر دنیاوی روح کہتی ہے جو تیرا ہے میرا ہے جو میرے پاس ہے تو لے دوسرا کہتا ہے جو تیرے پاس ہے مجھے ضرور دے (ف ۵) یہاں دنیا داروں سے دشمنی نہیں ہے کہ اُنکا دنیاوی مال لیا جاوے مگر غریبوں کی طرف محبت دکھلائی جاتی ہے نہ زور زبردستی سے بلکہ خوشی سے

(ف ۶) بغیر محبت کے روح نہیں آسکتی کیونکہ آسمانی محبت نے روح القدس کو بھیجدیا اور آدمیوں کی دلی محبت نے روح القدس کو قبول کیا اور محبت سے یگانگت پیدا ہوئی اور یگانگت سے ظاہر ہوا کہ کلیسیا خدا کی عمارت ہے پس عیسائیوں میں نہ صرف مالی شراکت ہے مگر دلی شراکت ہے جس سے مالی شراکت بھی ظاہر ہوئی

(۴۵) اور اپنی ملکیت اور اسباب بیچتے اور ہر ایک کو اُسکی حاجت کے موافق بانٹ دیتے تھے ۴۵

دیکھو (اعمال ۴-۳۴ و ۳۷) (ملکیت) یعنے زمینداری اور خانہ داری کا اسباب وغیرہ جو جس کے پاس تھا۔ (اعمال ۵-۱) (بیچتے) نہ مال اُڑانے کو اور برباد کرنے کو اور کنگال بننے کو مگر خود غرضی کے برباد کرنے کو بیچتے تھے تاکہ خدا سے زیادہ پاویں (متی ۱۳-۴۴) (ف ۱) جس کے ہاتھ میں آسمانی میراث آگئی وہ دنیاوی میراث کو بہت قیمتی نہیں جانتا ہے

(ف ۲) جسقدر مسیح کی طرف زیادہ محبت ہے اُسی قدر پڑوسی کی طرف بھی محبت ہوگی (لوقا ۱۲-۳۳) اپنا مال بیچو اور خیرات کرو اپنے لئے بٹوا بناؤ جو پُرانا نہیں ہوتا خزانہ جو نہیں گھٹتا آسمان پر جہاں چور نہیں پہونچتا اور نہ کیڑا کھاتا ہے (ف ۳) یہہ بات ایسی ہے کہ اگرچہ بعض عیسائیوں نے بعض وقت ایسا کیا بھی ہے مگر نہ اِسطرح جسطرح یروشلم کی کلیسیا میں ہوا بعض وقت جو چیز بچے کے لئے بہتر ہے جوان اور بڈھے کے لئے نامناسب ہے شاید وقت اور حالت کی مناسبت کے سبب یروشلم میں ایسا ہوا (ف ۴) گمان غالب ہے کہ جب مسیح خداوند دنیا میں تھا اور اُس نے یروشلم کی بربادی کی

خبر شاگردوں کو دی تھی تو اُنہیں کمال یقین تھا کہ یروشلم برباد ہو جائیگی اور ہم لوگ یہاں نہ رہینگے سارے لوگوں کو اپنی ملکیت
چھوڑکر مرنا یا بھاگنا پڑیگا پس ہم اپنی دنیاوی ملکیت اِس فرصت کے وقت میں بیچکر آسمانی ملکیت حاصل کرلیں تاکہ ہماری
ملکیت برباد نہو پس یروشلم کی بربادی کیوقت عیسائیوں نے کچھہ نہیں کھویا نہ کوئی عیسائی اُس وبال میں مرا اور
نہ کسیکی ملکیت وہاں برباد ہوئی مبارک بندے خداوند کے فضل سے قہر کے وقت امن سے نکلے اور سب شریر معہ اپنی
ملکیت کے وہاں برباد ہوئے تھے (ف۵) جب مصیبت کے دن نزدیک آتے ہیں اور جان کو بنتی ہی تب بخیل بھی دل
کھول کے بخشتا ہی پروے تو نئے عیسائی اور روحانی لوگ تھے وہ کیوں نہ دل کی کشادگی سے بخشتے شاید بعض نے
تنگ دلی، اور ریاکاری سے بھی ایسا کیا چنانچہ حننا وسفیرا کا قصہ آتا ہی (ف۶) واعظ نے کیا خوب کہا ہی (واعظ ۱۱-۲)
سات کو بلکہ آٹھہ کو حصہ دے کیونکہ تو نہیں جانتا ہی کہ زمین پر کیا بلا آویگی (ف۷) ایسی بات کرنے کا حکم کبھی نہیں ہوا
(اعمال ۵-۴) مگر سب نے اپنے دلکی خوشی سے ایسا کیا تھا (ف۸) یہاں سے یہہ بھی سیکھتے ہیں کہ اوائل کلیسیا میں دونوں
قسم کے لوگ تھے غریب امیر دینیوالے اور لینے والے محتاج اور غنی جیسے اب بھی ہیں اور یہہ کہ محتاجوں کی فکر دولتمند
بھائی اپنی خوشی سے کرتے تھے اور کیسی بڑی فکر اُنہوں نے اُن کے لئے کی تھی ای میرے بھائیو اُن آیات پر فکر کرو
(۱ قرنتی ۱۶-۲ ویعقوب ۲-۱ سے ۵ و ۴-۱۳ و ۱ تمطاؤس ۶-۱۷) (ف۹) یروشلم کی کلیسیا اس کے بعد ایک بڑی مفلس
کلیسیا نظر آتی ہی شاید اِسی سبب سے مفلس ہوگئی ہوں اِن آیات کو دیکھو (رومی ۱۵-۲۵، ۲۶ و ۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۳
و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب تمام و اعمال ۱۱-۳۰ و ۲۴-۱۷ و ۶-۱) پر خدا کی بعض جماعتوں نے اُن بھائیوں کی مفلسی میں اُنکی
بھی مدد کی جیسے اُنہوں نے بھی ایک وقت میں مفلس بھائیوں کی مدد کی تھی

(ف۱۰) یہہ بات نہیں ہی کہ سارے لوگوں نے ایسا کیا نہیں اکثروں نے ایسا کیا تھا بعض نے نہیں بھی کیا۔
چنانچہ مرقس کی والدہ نے اپنا گھر رکھہ چھوڑا تھا (اعمال ۱۲-۱۲)

(ف۱۱) پر جہاں خدا نے آگ کی زبانیں بانٹی تھیں وہاں کے لوگوں نے اپنے مال بھی بانٹ دیئے تھے نتیجہ یہہ
ہی کہ جہاں روح ہی وہاں بخشش ہی

۴۶ (۴۶) اور ہر روز ایک دل ہو کے ہیکل میں رہتے اور گھر گھر روٹی توڑ کے خوشی اور سیدھے
دل سے کھانا کھاتے تھے

(ہیکل میں رہتے) کیونکہ ابھی ہیکل برباد نہیں ہوئی تھی آخر وہ ایک وقت میں خدا کا گھر تھا جب تک خدا آپ آسے

نہ گراوے تب تک مناسب تھا کہ وہاں عبادت کریں اور یہودیوں کے دستور پر قایم رہیں تاکہ اُسکی کلیسیا ہو جاویں جسنے دین دعا کی تھی کہ وے سب ایک ہو ویں (ف ۱) اُن لوگوں کے دلوں میں تفرقہ کی روح نہ تھی مگر یگانگت جانتے تھے جو لوگ پھوٹ کے باعث ہیں وہ خدا کا اچھا خاندان نہیں ہو سکتے (ف ۲) اگرچہ ہیکل کے سرداروں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا تھا تو بھی شاگردوں نے نفرت کر کے ہیکل کو نہیں چھوڑ دیا جیسے اِسوقت بعض مغرور عیسائی کسی کسی پادری صاحب سے کبھی کبھی کسی بات پر خفا ہو کے گرجا کا جانا چھوڑ دیتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ بائی ضرور ہے ہم اُسکے گرجا میں نہ جاوینگے ہمیں اُس کی شکل سے نفرت آتی ہے آپ ہی اِنصاف کرو کہ کیا اِن میں اور اُن میں ایک ہی روح ہے (ف ۳) یہہ عیسائی جو ہیکل میں آتے تھے ضرور عہد عتیق کو روح کی ہدایت سے اور طرح پر سمجھے تھے جسطرح پر ہم اِسوقت سمجھتے ہیں پر یہودی لوگ اُسے پورانے دستور پر اپنی روایات کی آمیزش سے سمجھتے تھے جیسے وہ اِسوقت بھی سمجھتے ہیں اور واعظ وہاں پر یہودی تھے تو بھی یہہ کمزور عیسائی جب چاپ اُن کی تقریریں سنتے تھے اور بھبھک نہیں اُٹھتے تھے بلکہ اُن کے غلط بیان چھوڑ کر سچے بیان پسند کیا کرتے تھے اور بنیاد اُس کی یہہ تھی کہ یگانگت کے طالب تھے نہ پھوٹ کے باعث دیکھو جب سے یہہ پھوٹ کی روح عیسائیوں میں آگئی ہے تب سے کسقدر فرقے پیدا ہوئے ہیں بھائیو خدا سے ڈرو یگانگت میں قایم رہو تب خدا تمہارے ساتھ رہیگا (ف ۴) ایک سبب عدم جدائی کا یہہ بھی تھا کہ کوئی نہ جانے کہ مسیح کی اِنجیل شریعت موسوی کے برخلاف ہے ایک ہی چیز ہے انبیا اور شریعت میں مسیح کی بہت پیشگوئیاں ہیں بلکہ شریعت ہی کی غایت مسیح ہے (ف ۵) ہیکل اور رسومات شرعیہ نے مسیح کی راہ کو طیار کیا تھا تو بھی وہ سایہ تھا (عبرانی ۱۰-۱) پر بدن مسیح کا ہے جسکا وہ سایہ تھا جب سایہ برباد ہوا بدن رہگیا

(ف ۶) اگرچہ ہیکل میں جمع ہوتے تھے تو بھی روحانی بھوکھ پیاس بجھانے کی پوری باتیں اُن نفسانی معلموں سے نہیں سُن سکتے تھے کچھہ کچھہ سُنتے تھے جو کلام کی باتیں تھیں اِسلئے اُنہیں ضرورت ہوئی کہ بالاخانہ میں بہی صرف عیسائی لوگ جمع ہوا کریں اور کلام کے اسرار کا چرچا کر کے روحانی غذا حاصل کریں تاوقتیکہ خدا ہمارے گرجا بھی دنیا میں جاری کرے (گھر گھر) یعنے اپنے اپنے گھروں میں بھائیوں کو بلاتے تھے اور عبادت کرتے تھے (ف) جس لفظ کا ترجمہ گھر گھر ہے اُسکا ترجمہ یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ (اُسی بالاخانہ میں اپنے گھر کے اندر) یعنے ہیکل میں ہر روز دعا کے وقت جایا کرتے تھے اور عشاء ربانی کا دستور اور عیسایت کے تذکرے اپنے گھر پر جو بالاخانہ تھا کرتے تھے (ف) معلوم ہوتا ہے کہ اتوار کے روز جمع ہوتے تھے اتوار کی بزرگی اُن کے دلوں میں تھی کیونکہ خداوند اُس دن جی اُٹھا تھا دیکھو (اعمال ۲۰-۷) ہفتہ کا پہلا دن اتوار ہے اتوار کی بزرگی شروع سے آتی ہے اِسوقت اکثر عیسائی اتوار سے غافل ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں

(خوشی سے) جمع ہوتے تھے نہ رسولوں کے خوف سے جیسے اِسوقت بعض لوگ پادریوں کے لحاظ سے جمع ہوجاتے ہیں اِسلئے وہ برکت نہیں پاتے کیونکہ نہ خوشی سے خدا کی حضوری میں آتے ہیں مگر ریاکاری سے اور حکمت عملی سے تبرکات سے محروم اور دل کی سختی سے بھر جاتے ہیں اور اپنے لئے غضب جمع کرتے ہیں (ف) جہاں گناہ کی معافی ہے اور روح القدس سکونت پذیر ہے وہاں سب کام خوشی کے ساتھہ ہوتے ہیں یہہ لوگ عام کھانے میں بھی خوشی کرتے تھے کیونکہ حقیقی خوشی اُنہیں مسیح نے بخشی تھی کاشکہ یہہ خوشی ہمارے دلوں میں بھی آجاوے (ف۲) واعظ کہتا ہے (واعظ ۹-۷) اپنی راہ چلا جا خوشی سے اپنی روٹی کھا اور خوشدلی سے اپنی مے پی کہ خدا ابھی تیرے کاموں کو قبول کرتا ہے (سیدھے دل سے) یعنے اُس دل سے جس میں کجروی نہیں ہے نہ ریاکاری ہے نہ فریب ہے مگر سادگی ایمان محبت ہے (ف) کیسی پاک ہے وہ مجلس اور وہ گھر اور وہ سنگت جہاں سیدھے دل کے لوگ جمع ہیں وہاں کیسی برکت نازل ہوگی افسوس ہے اُن مجلسوں اور گھروں اور سنگتوں پر جہاں ٹیڑھے دل کے لوگ جمع ہوکر سیدھے دل کے لوگوں کو فریب دیتے ہیں وہاں سے کیا کیا آفتیں نکلتی ہیں

(ف۲) دلکی صفائی اور دوستی دین عیسائی کے دو بڑے زیور ہیں جن لوگوں کو یہہ زیور عنایت ہوئے ہیں وہ کیسے آراستہ اور خوبصورت ہیں وے خدا کے سامھنے کھڑے ہونے کے لائق ہیں (ف۳) اُنکی مجلس میں امیر لوگ سیدھے دلسے خوشی کے ساتھہ دیتے تھے اور غریب لوگ صاف دل سے خوشی کے ساتھہ لیتے تھے (یعقوب ۱-۹ و ۱۰) بھائی جو پست مرتبہ ہے اپنی بلندی پر فخر کرے اور دولتمند اپنی پستی پر۔ ایسی حالت میں خدا دونوں کو برکت بخشتا ہے

۴۷ (۴۷) اور خدا کی ستایش کرتے اور سب لوگوں کے نزدیک عزیز تھے اور خداوند ہر روز اُن کو جنہوں نے نجات پائی کلیسیا میں ملاتا تھا

(ستایش کرتے) جو لوگ خدا کی ستایش کرتے ہیں وہ ہمیشہ فضل پاتے ہیں کیونکہ وے فضل کے قدردان ہیں خدا کے شکر میں نعمت کی ترقی ہوتی ہے ناشکرہ کچھہ نہیں پاتا بلکہ سب کچھہ برباد کرتا ہے (عزیز تھے) سب لوگ اُنکی عزت کرتے تھے اور اُنہیں پیار کرتے تھے (ف) دیکھو جن کے دل صاف ہیں اور جو خدا کی تعریف کرتے ہیں وہ نہ صرف خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں مگر آدمی بھی اُنہیں عزیز رکھتے ہیں اُنہیں پیار کرتے ہیں ہاں شریر اُنہیں بھی دکھہ دیتے ہیں پر سب نہیں بلکہ دکھہ دنیا والوں کی تمیز بھی اُنکی نسبت اچھا فتوی دیتی ہے (خداوند) یعنے یسوع مسیح بھی اُنکے ساتھہ کام کرتا تھا۔ بیشک یہہ لوگ اُس حالت میں تھے جس حالت میں خداوند نے اپنے بندوں کے ساتھہ رہنیکا وعدہ کیا ہے کہ سلامتی کا خدا تمہارے ساتھہ ہوگا (ف) وہ خداوند جو عہد عتیق میں یہوواہ کہلاتا ہے وہی انجیل میں مسیح کہلاتا ہے (ملاتا تھا) رسول وعظ کرتے تھے

بپتسمہ دیتے تھے پر ملا نیو الاخداوند تھا وہ اُن کے ساتھہ کام کرتا تھا تب ہی ایسی برکت تھی (ہر روز ملاتا تھا) بڑی ترقی تھی نہ اسوقت کے موافق کہ کبھی کبھی کوئی عیسائی ہوتا ہے ہاں ایک وقت آتا ہے کہ ہر طرف سے ہزار ہزار آدمی اُٹھہ کے آوینگے جیسے شروع میں ہوا (جنہوں نے نجات پائی) یعنے جو آتے تھے اور نجات پاتے تھے (ف) یہہ لفظ لوقا نے پطرس کے اُس فقرہ میں سے بولا ہے جہاں اُسنے کہا تھا کہ آپ کو اِس شریر قوم سے بچاؤ یعنے جنہوں نے آپکو بچایا خداوند نے اُنہیں ملالیا یعنے بچائے ہوئے لوگ آئے تھے اور وے شامل ہوئے تھے (ف) نوح کی کشتی میں صرف وہی لوگ تھے جو غرق ہونے سے بچائے گئے تھے اِسیطرح اِسوقت مسیح کی کلیسیا کی کشتی میں وہ آتے ہیں جو بچائے ہوئے ہیں ہاں بعض ہیں جو ہرگز ویسے نہیں ہیں یونہیں آگئے ہیں وہ کبھی نہ سمجھیں کہ ہمیں کشتی میں جگہ ملی ہے وہ ناحق مدعی ہیں

(ف) نجات اور ہلاکت یہہ دونوں فعل ابھی استمراری ہیں یہہ کام برابر چلے جاتے ہیں جب تک آخر نہ آوے-

(کلیسیا میں) یہہ کلیسیا کا لقب جو عیسائی جماعت کو دیا گیا ہے معلوم نہیں ہے کہ کسوقت یہہ لقب دیا گیا پر حاصل اِس لفظ کا یہہ ہے کہ وہ جماعت جسے مسیح نے اپنے پاک خون سے مول لیا ہے یعنے مسیح کی جماعت

(ف) کلیسیا میں ہمیشہ ترقی ہوئی اور آج تک ترقی ہے (ف) کلیسیا کی ترقی کا سبب اندرونی ایمان تھا یعنے روح کی زندگی اُس جماعت میں تھی اور اُسی زندگی کے سبب کلیسیا بڑھتی تھی (ف) کوئی سوسائٹی اُسوقت نہ تھی نہ اسقدر دوڑ دھوپ تھی مگر کلیسیا خود ایک جیتا واعظ تھا اور اُسکی یکدلی اور خوشی ایک ایسا جال تھا جس میں دنیا کی مچھلیاں پھنس جاتی تھیں (ف) کلیسیا ایسا جال رکھتی تھی کہ جب لوگ اُسکے پاس آتے تھے تو اُسمیں پھنس جاتے تھے کیونکہ کلیسیا سے ایک تاثیر نکلتی تھی اور لوگوں پر گرتی تھی (ف) کلیسیا اُسوقت خدا کا گھر اور آسمان کا دروازہ تھا (ف) وہ مشن سب سے اچھا نہیں ہے جہاں بہت عیسائی ہیں یا بہت روپیہ جمع ہوتا ہے یا بڑے بڑے واعظ جہاں ہیں مگر وہ جماعت مبارک ہے جہاں بہت ایمان ہے اگرچہ اور سب چیزیں تھوڑی ہوں

تیسرا باب

(۱) اور پطرس اور یوحنا ایک ساتھہ دعا کے وقت نویں گھڑی ہیکل میں گئے

(۱ سے ۲۶) پطرس کے وسیلہ ایک لنگڑے کا چنگا ہونا اور پطرس کا ایک اور وعظ مذکور ہے (ہیکل میں گئے) یعنے ہیکلوت

کے تھوڑے دنوں بعد (پطرس و یوحنا) یہہ دونوں خداوند کے خاص شاگرد تھے (مرقس ۵-۳۷ و ۹-۲ و ۱۴-۳۳) اور شاگردوں سے زیادہ کچھہ خصوصیت رکھتے تھے (اور اکثر ساتھہ ساتھہ رہتے تھے) (یوحنا ۱۳-۲۳ و ۲۴ و ۲۱-۲۰ و ۲۱) اب مسیح کے جانے کے بعد بھی ساتھہ ساتھہ رہتے ہیں مگر یوحنا چونکہ جوان تھا نسبت پطرس کے اِسلئے اکثر چپ رہتا تھا (اعمال ۴-۱۳) جیسے پنتکوست کے دن سب حواری کھڑے تھے اور صرف پطرس بولتا تھا اب اِسوقت چلتے چلتے بھی پطرس بولتا ہی اور یوحنا چپ چاپ ساتھہ ہی (ف) یوحنا پطرس کے ساتھہ رہا جب تک سامریہ کو نہ گئے (اعمال ۸-۱۴) اور وہاں اِسلئے گئے تھے تاکہ نئے مریدوں کے سر پر دست استقامت رکھیں اِس مقام کے بعد پھر یوحنا کا ذکر اعمال میں کہیں نہیں آتا ہی اگرچہ پطرس کا ذکر (۴۰ بار) اِس کتاب میں ہی مگر یوحنا کا نہیں ہی (ف۲) شاید یوحنا نے ملک یہودیہ کو چھوڑ دیا اور ایشیاءِ کوچک میں چلا گیا تو بھی یروشلم میں اُسوقت تھا جب پولوس وہاں گیا تھا (گلاتی ۲-۹)

(ف۳) پطرس رسول اہل عمل میں اور یوحنا رسول اہل تفکر میں بڑھہ کر تھے اور کلیسیا کے فایدہ کے لئے دونوں قسم کے لوگ درکار ہیں دونوں کو اوپر سے مدد ملتی ہی (نویں گھڑی) یہودیوں میں تین وقت نماز کے تھے ۹ بجے فجر کو اور دوپہر کو اور تین بجے شام کو یہہ نویں گھڑی تین بجے شام کا وقت تھا اور یہہ وقت شام کی قربانی چڑھانے کا تھا اُسوقت بہت لوگ جمع ہوتے تھے (لوقا ۱-۱۰) یعنے جگہ اور وقت اور مجمع بھی خاص تھا اُسوقت یہہ واقعہ گذرا تھا (ف) بہت مناسب ہی کہ نماز کے خاص وقت مقرر ہوں اور اُن اوقات مقررہ پر سب کو آنا چاہیئے کیسا ہی کام کیوں نہو خدا کی عبادت کے وقت پر اُسے چھوڑنا چاہیئے

(ف) شاید اِسلئے پطرس دوپہر کو دعا کرتا تھا کیونکہ دعا کا وقت تھا (اعمال ۱۰-۹) داؤد پیغمبر تینوں وقت پر دعا کرتا تھا (زبور ۵۵-۱۷) دانیال نے بھی ایسا ہی کیا (دانیال ۶-۱۰) (ف۳) دنیا کے لوگ دعا کو بوجھہ جانتے ہیں اور بڑے تنگ ہوتے ہیں جب دعا کا گھنٹہ سنتے ہیں اور اہل ریا جانتے ہیں کہ ہم خدا پر احسان کرتے ہیں اور اُسے اپنا قرضدار بناتے ہیں تاکہ اُسکے بدلے میں نجات دے سچے عیسائی خوشی سے دعا کو پسند کرتے ہیں کیونکہ خدا کی عزت اور اُنکی بہتری اُسمیں ہی مگر بیمار آدمی کو کھانا مزہ دار معلوم نہیں ہوتا ہی (ف۳) نیک لوگ اکثر خدا کے گھر میں اکٹھے جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں (زبور ۱۲۲-۱) (ف۵) جبکہ عبادت عام ہی تو اُس کے لئے جگہ اور وقت بھی ضرور مقرر ہونا چاہیئے

۲ (۲) اور لوگ کسی مرد کو جو جنم کا لنگڑا تھا لے آتے اور اُسے ہر روز ہیکل کے اُس دروازہ پر جو خوبصورت کہلاتا ہی بٹھاتے تھے کہ ہیکل میں جانیوالوں سے بھیکھ مانگے

(جنم کا لنگڑا) جس کی عمر اُسوقت چالیس برس کی تھی (اعمال ۴-۲۲) (ف) مسیح نے ایک جنم کے اندھے کو آنکھیں بخشی تھیں (یوحنا ۹ باب) اب کہ مسیح آسمان پر چلا گیا تو اپنے شاگردوں کو طاقت بخشتا ہے کہ اُنکا بھی پہلا معجزہ یہہ ہووے کہ جنم کا لنگڑا چنگا ہو (ف) غریب اور ناتوان لوگ بھی اِس لائق ہیں کہ مسیح اپنا فضل اُنہیں دکھلاوے (ف) یہہ لنگڑا ایک مشہور لنگڑا تھا جسے ہر روز وہاں بٹھلاتے تھے اور سب لوگ اُسے جانتے تھے کیونکہ مدت سے وہاں بھیک مانگتے اُسے دیکھتے تھے (ف) لوگ اُسے لا کر بٹھلاتے تھے کیونکہ وہ آپ نہیں چلسکتا تھا اِس وقت بھی بہت ہیں جو روحانی لنگڑے ہیں دوسروں کو چاہئے کہ اُنہیں مسیح کی روحانی ہیکل کے دروازہ پر لا کر بٹھلاویں کہ وہ صحت پا دینگے (خوبصورت) اُس دروازہ کا نام تھا اُسکے دو کواڑ تھے بہت موٹے اور بھاری آراستہ پیتل کے تھے اور سونے روپے سے کہیں کہیں ملمع بھی تھا یوسیفس کہتا کہ سونے سے ملمع اور سوسن کے پھولوں سے آراستہ تھے اور یہہ دروازہ پچاس ہاتھہ اونچا اور چالیس ہاتھہ چوڑا تھا

۳ (۳) جب اُس نے پطرس اور یوحنا کو ہیکل میں جاتے دیکھا اُنسے بھیکہ مانگی (۴) اور پطرس نے
۴ یوحنا کے ساتھہ اُسپر نظر کر کے کہا ہماری طرف دیکھہ

(نظر کر کے) اِسی طرح پولوس رسول نے الیماس پر نظر کی تھی (اعمال ۱۳-۹) یہہ نظر کچھہ تاثیر کے ساتھہ تھی جیسے ایکبار مسیح نے بھی پطرس پر انکار کے وقت نظر کی تھی جس کی تاثیر سے وہ زار زار رویا تھا (ہماری طرف دیکھہ) تا کہ آنکھہ کے وسیلہ سے اُسکے ایمان کی زیادہ مدد ہو جاوے (ف) ہماری طرف کہتا ہے نہ آنکہ میری طرف دیکھہ کہ میں کچھہ بڑا آدمی اور سب رسولوں میں سردار ہوں نہیں مگر ہم سب کی طرف دیکھہ

(ف) دیکھہ یہہ وہی بات ہے جیسے بیابان میں حکم تھا (گنتی ۲۲-۸) پیتل کے سانپ کو جسنے دیکھا چنگا ہوا یہہ پیتل کے سانپ سے ہوا جو بے جان چیز تھی مگر اُس سے جسکا وہ نمونہ تھا یعنے مسیح سے پس ہماری طرف دیکھہ نہ اِسلئے کہ ہم چنگا کرینگے مگر مسیح ہمارے وسیلہ سے چنگا کریگا (ف) پہلے پطرس نے خود اُس لنگڑے پر محبت سے نظر کی تھی تب لنگڑا بھی امید سے اُنپر نظر کرنے لگا پہلے خداوند ہم پر مہربانی کی نظر کرے تب ہم بھی اُسپر امید سے نظر کرینگے (ف) اکثر لوگ غربا کو بے پروائی اور نفرت سے دیکھتے ہیں بلکہ اُن کی طرف سے آنکھہ پھیر لیتے ہیں اِس خوف سے کہ یہہ حقیر ہیں اُنہیں کچھہ دینا ہوگا اگر کچھہ بھی اُنکا فائدہ منظور ہے تو اُنکی غریبی اور غم اور بے آرامی پر غور کرنا چاہئے اور اُنکے دلی فساد اور اضطراب پر بھی فکر واجب ہے اُنکے لئے دعا چاہئے اور مدد اور ہدایت بھی (ف) ہماری طرف دیکھہ کیونکہ ہم خدا کے ایلچی ہیں امید سے ہماری طرف دیکھہ

٥ (٥) اور وہ اِس امید پر کہ اُن سے کچھہ پاوے اُنکو تک رہا

جب فقیر محتاج کو ایک پیسہ کی بھی امید ہوتی ہی تو کسقدر دینیوالوں کی سُنتا ہی اور اُنکی طرف دوڑتا ہی اور چاپلوسی کرتا ہی (ف) جماعت کو چاہئے کہ گرجا میں معلمان کی طرف امید سے تکیں تاکہ کچھہ پاویں اور خالی ہاتھہ گرجا سے باہر نہ جاویں

٦ (٦) تب پطرس نے کہا روپا اور سونا میرے پاس نہیں پر جو میرا ہی تجھے دیتا ہوں یسوع مسیح
ناصری کے نام سے اُٹھہ اور چل

(سونا روپا) یعنے دنیاوی مال میرے پاس نہیں ہی میں غریب آدمی ہوں (ف) اگرچہ گھروں اور زمینوں کے دام اُنکے قدموں پر رکھے گئے تو بھی اُنہوں نے کچھہ نہیں لیا جیسے پہلے تھے ویسے ہی اب بھی غریب ہیں (ف) محمد صاحب کی مانند نبی ہو کے ایک امیر بادشاہ یا بڑے رئیس نہیں ہوگئے تھے ہاں روحانی دولت سے دولتمند تھے نہ دنیاوی (میرے پاس نہیں) میں غریب جلیلی آدمی ہوں میرے پاس کچھہ نہیں ہی (ف) معلوم ہوتا ہی کہ پطرس نے مسیح خداوند کے اِس حکم کو خوب تھام رکھا تھا جو (متی ۱۰-۹) میں ہی نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنے کمربند میں رکھو (ف) یہہ حالت رسالت کا ایک بڑا نشان ہی جب مناسب طور سے ہووے (ف) اگرچہ پطرس کے پاس کچھہ نہیں تھا تو بھی وہ سب سے زیادہ مالدار تھا اور پاپا صاحب سے زیادہ غنی اور بادشاہ تھا پاپا صاحب کہتے ہیں کہ میں پطرس کا نایب ہوں پر جہاں خزانہ سونے سے بھرپور ہی وہاں حقیقی پاپا کہاں ہی

(ف) ابن آدم غریب تھا اور اوایل میں جسقدر کلیسیا غریب ہوئی اُسی قدر روحانیت میں زیادہ ترقی کی تھی کلیسیا کا خزانہ صرف مسیح کا نام اور خدا کا کلام ہی (ف) چوتھا پاپا انوسنٹ جب اشرفیاں شمار کر رہا تھا اُسوقت طامس اکوئیس ایک دیندار بزرگ اُسکی ملاقات کو آگیا پاپا صاحب نے اُس سے کہا کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ یوں کہیں کہ سونا اور روپا میرے پاس نہیں ہی جیسے پطرس نے کہا تھا اب خدا نے بہت کچھہ دیا ہی تب طامس نے کہا کہ اب وہ وقت بھی نہیں ہی کہ کہیں اُٹھہ اور چل (جو میرا ہی) کم یا زیادہ سو تجھے دیتا ہوں (ف) پطرس کنگال کی مانند تھا پر دولتمند کرنیوالا تھا (۲ قرنتی ۶-۱۰) (دیتا ہوں) یعنے مفت بخشتا ہوں کیونکہ میں نے مفت پایا ہی (یسوع مسیح ناصری کے نام سے) یعنے اُس طاقت سے جو مسیح سے نکلتی ہی اور صحت بخشتی ہی (ف) پطرس لنگڑے کو نہ اپنی طرف مگر مسیح کیطرف متوجہ کرتا ہی اُسکا سارا دل مسیح کیطرف کھینچتا ہی (ف) جب کہ مسیح کا نام سُنا تو وقت آگیا کہ نیند سے جاگیں بیماری سے اُٹھیں (ف) مسیح خداوند اپنے

نام سے معجزے کرتا تھا مگر پطرس اور سب رسول مسیح کے نام سے کرتے ہیں تب مسیح خداوند خدا ہی (ناصری) یہہ حقارت اور تہمت کا نام ہی جو مسیح نے اپنے لئے چن لیا اُسنے آپ کو پست کیا تب سربلندی پائی (ف۲) مسیح خداوند سارے روحانی اور جسمانی معجزات کا چشمہ ہی (اعمال ۲-۴۳) میں ہی کہ رسولوں سے بہت معجزے ہوئے کیونکہ کرنیوالے وہ نہ تھے مگر خداوند کرنیوالا تھا وہ صرف اُس کے اعضا تھے وہ اپنے شاگردوں میں تھا (ف) جب پطرس نے ایک چیز کا یعنے پیسے کا انکار کیا تو اُس سے زیادہ بہتر چیز بخشدی (ف) جس کے پاس نقدی نہیں ہی وہ رحم کرکے اور جو کچھہ کرنے سکتا ہی کرے (اُٹھہ اور چل) تاکہ سب دیکھیں کہ کامل صحت ہوئی (ف) وہ ایمان جس سے صحت پائی لنگڑے میں پیدا ہوا اس لفظ سے کہ اُٹھہ اور چل (ف۲) پطرس نے ضرور دیکھا کہ اُسمیں کسیقدر ایمان ہی (آیت ۱۶) اسیطرح پولوس نے بھی معلوم کرلیا تھا (اعمال ۱۴-۹) (ف۳) لنگڑا کیونکر اُٹھے اور کیونکر چلے جب تک ٹانگیں اور قوت پہلے نہ آوے مگر یہہ ایسی بات ہوئی کہ پطرس نے کہا اُٹھہ اور چل اور لنگڑے نے نہیں کہا کہ بغیر ٹانگوں کے کیونکر اُٹھوں اور چلوں مگر وہ بغیر ٹانگوں کے دلی ایمان کے جوش کے ساتھہ اُبھرا اور اُبھرتے وقت قوت آگئی جیسے روٹی توڑتے وقت بڑھہ گئی تھی اور پانی ڈالتے وقت شراب بن گیا تھا اور سوکھا ہاتھہ بڑھاتے وقت درست ہوگیا تھا

(۷) اور اُسکا دہنا ہاتھہ پکڑکے اُسے اُٹھایا اور فی الفور اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہوئے

معجزہ نشان ہی اِس بات کا کہ ضرور یہہ ایلچی بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں یہہ سند اور مہر اُن کے پاس ہی تاکہ لوگ اُنکی بات سُنیں (خروج ۴-۱ سے ۵) اگر بادشاہ مُہر نہ لگاتا تو ایلچی کہاں سے مُہر لاتا (ف۱) آج کل کی منادی کا بھی یہی نشان ہی کہ روحانی زندگی میں اُٹھہ اور چل پس اگر کچھہ بھی تاثیر اُٹھنے اور چلنے کی نہ دیکھی جاوے تو امید نہیں ہی کہ وہ ایلچی بھیجا ہوا ہی (ف۲) کلیسیا اگرچہ کیسی ہی کنگال کیوں نہ ہو اگر وہاں مسیح ہی تو کلیسیا کچھہ نہ کچھہ برکت ضرور دیسکتی ہی (ف۳) رسولوں کے کام مسیح کے کام کی مانند تھے معجزات کے باب میں مثلاً (متی ۹-۲۷ و ۱۴-۳۱ و ۱۸-۱۵ و ۲۰-۳۴) پطرس جانتا تھا کہ جیسے خداوند پہلے کام کرتا تھا اب بھی کرتا ہی اِسواسطے پہلے پطرس نے اُسکا ہاتھہ پکڑا جیسے مسیح نے بھی کیا تھا - اِس صورت میں پطرس کے ایمان کی طاقت اور لنگڑے کے ایمان کی طاقت بھی جمع ہوئیں اور اُسپر فضل کی طاقت آئی اور وہ چنگا ہوگیا

(ف۴) مسیحی کلیسیا کی حقیقی خیرات کا یہہ نمونہ تھا کہ اہل کلیسیا روحانی و جسمانی غریبوں کے درمیان پھرتے ہیں اور الہی محبت دل میں رکھہ کے اور کلام ہاتھہ میں لے کے دنیا کو بے نہایت خزانہ بخشتے ہیں (پاؤں اور ٹخنے) یعنے تلوے

اور سمجھئے (ف) اعمال کا لکھنے والا لوقا طبیب تھا وہ اعضا کا ٹھیک نام لیتا ہی جہاں بیماری تھی وہانسے جاتی رہی (۱۰۳ زبور ۳)

(۸) اور وہ کود کے کھڑا ہوا اور چلنے لگا اور چلتا اور کودتا اور خدا کی ستایش کرتا اُن کے ساتھہ ہیکل میں گیا

(کھڑا ہوا) بغیر لاٹھی اور کانپنے کے گویا چونکا جیسے نیند سے چونکتے ہیں اپنی طاقت کو خوب پہچان لیا کہ بیشک میں چنگا ہوا اور بغیر عصا کے چلا (کود کے کھڑا ہوا) دیکھو ہرن کی مانند لنگڑا کودتا ہی (یشعیاہ ۳۵-۶) یہہ پیشگوئی پہلے سے ہوئی تھی کہ مسیح کے زمانہ میں یہہ ہوگا اِسیطرح روحانی لنگڑے آجتک کودتے ہیں (ف) یہہ آدمی جنم کا لنگڑا تھا جو پیدایش سے آجتک کبھی نہ چلا تھا یکایک چلنے کی طاقت پائی تب کود کے کھڑا ہوا بڑی خوشی سے بھر گیا ہوگا ایسا کودا جیسے کوئی شخص جو مدت سے بستر ہ پر پڑا پڑا تنگ آجاتا ہی
(ف) نئے مرید جب صحت پاتے ہیں تو خوشی سے کودتے ہیں نہ اپنے گھر جانے کو مگر گرجا میں خدا کی تعریف اور شکر کرنے کو (ف ۳) کیسی اچھی شکر گذاری کی عبادت اب ہوئی ہوگی لنگڑے کے لئے بھی اور رسولوں کے لئے بھی خدا کرے کہ ایسے لوگ بہت ہوں جو دل وجان سے ہمارے ساتھہ شکر گزاری کرنے کو جاویں (ف) اسوقت جنم کے لنگڑے جو ہیکل کے دروازہ پر ہیں کون ہیں سب غیر قوم اور سب جھوٹھے عیسائی لنگڑے ہیں پر کہاں ہیں رسول جو انہیں کہے کہ اُٹھہ اور چل (ف) پطرس رسول تو صرف بندگی کے لئے گیا تھا وہاں جا کر ایک یہہ کام پیش آگیا اِسلئے ذرا راہ میں توقف کرکے یہہ کام بھی کیا پھر بندگی کو جو اصل مقصود اُسوقت تھا چلا اور ایک لنگڑا بھی اُسکے ساتھہ ہوا کاشکہ ہم چلتے چلتے بھی گرجا میں بہتوں کو اپنے ساتھہ ایسی مبارک حالت میں لیجاویں

(۹) اور سب لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی ستایش کرتے دیکھا ۹

(سب لوگوں نے) جو بندگی کے لئے ہیکل میں جمع تھے اِس واقعہ کو دیکھا اور جنم کے لنگڑے کو جو سب جانتے تھے اِس حالت میں پایا تب یہہ ماجرا بہت مشہور ہوگیا

(۱۰) اور اُسکو پہچانا کہ یہہ وہی ہی جو ہیکل کے خوبصورت دروازہ پر بھیکہ مانگنے بیٹھتا تھا اور اُس ماجرے سے جو اُسپر گذرا تھا بہت دنگ اور حیران ہوے

نئے عیسائیوں کی حالت سے بہت تاثیر ہوتی ہے جب وے برے سے بھلے ہو جاتے ہیں (ف) آج کل بھی کبھی کبھی خداتعالی کسی مشہور آدمیکو یا کسی مشہور گنہگار کو صحت دیتا ہے تاکہ اپنے فضل کا نشان دکھلاوے جو مسیح میں ہے اور یہہ حقیقی معجزہ ہوتا ہے (ف) فریسیوں اور عام لوگوں میں فرق دیکھو سب عام لوگ اُس آدمی کو پہچانتے ہیں اور اقرار معجزے کا کرتے ہیں پر فریسی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا یہہ وہی ہے یا کوئی اور ہے اُسکی مانند تاکہ سچائی پر پردہ ڈالیں (یوحنا ۹-۹ و ۱۸)

(۱۱) اور از بسکہ لنگڑا جو چنگا ہوا تھا پطرس اور یوحنا کو لپٹتا جاتا تھا سب لوگ نہایت حیران ہو کے ۱۱
اُس برآمدے کی طرف جو سلیمان کا کہلاتا ہے اُن کے پاس دوڑے آئے

(لپٹا جاتا تھا) پیار سے شکرگذاری سے اور یہہ دکھلا کے میری صحت اُنکے وسیلے سے ہوئی ہے (ف) دیکھو نئے مرید اور ہادی میں کیسی دوستی ہوتی ہے اس سے مریدوں کو فایدہ ہوتا ہے اور سکھلانیوالوں کو دلاسا ہوتا ہے اور کلیسیا کو نصیحت ہوتی ہے اور خدا کو عزت اور غیر قوموں کو عبرت پیش آتی ہے (ف) لپٹا تو جاتا تھا مگر ہیکل میں جانے سے نہیں رک سکتا تھا وہ دروازے پر اُسکے ساتھ ٹھہر نہ سکے کیونکہ بندگی کا وقت نزدیک تھا تب وہ آپ اُن کے ساتھ اندر جاتا ہے اسیطرح وہ ناتوان جسے مسیح نے چنگا کیا ہیکل میں پایا گیا تھا (یوحنا ۵-۱۴) (ف۳) کیا وہ عیسائی جو مسیح سے چنگا ہوا مسیح کے گھر کو یعنے کلیسیا اور گرجا کو نہ لپٹا جاویگا (دوڑے آئے) یہہ خدا نے سبب نکالا کہ سب جمع ہوئے تاکہ رسولوں کے لئے ایک جماعت اکٹھی ہو جاوے کہ وعظ کریں اور اب خدا انہیں کچھہ سنوانا چاہتا ہے (برآمدہ سلیمان کا) یہہ وہ برآمدہ تھا جہاں عید کے وقت مسیح خداوند ٹہلتا تھا (یوحنا ۱۰-۲۳) (ف) جسوقت بنوخدنذر نے ہیکل کو برباد کیا تھا تو اُس بربادی میں سے یہہ برآمدہ باقی رہا تھا یعنے پرانی ہیکل کا برآمدہ تھا

(۱۲) پطرس یہہ دیکھکر لوگوں کو کہنے لگا کہ ای اسرائیلی مردو اسپر تم کیوں تعجب کرتے ہو یا ہمیں کس لئے ۱۲
دیکھہ رہے ہو کہ گویا ہمنے اپنی قدرت یا دینداری سے اُسکو چلنے کی طاقت دی

(تعجب کرتے ہو) یعنے تعجب کی وجہہ کیا ہے ہاں معجزہ البتہ تعجب کی بات ہے مگر جب آدمی کی طاقت کی نسبت دیکھا جاوے پر جب خدا کی طاقت کی نسبت دیکھیں تو تعجب کی بات نہیں ہے (ف) کچھہ تعجب نہیں ہے کہ خداتعالی عادات کو تبدیل کرے معمولی کاموں میں فرق کر دیوے تاکہ آدمیوں پر ظاہر کرے کہ خدا اُنمیں حاضر ہے اور جسنے قانون بنائے ہیں وہ اُنہیں توڑ بھی سکتا ہے (ہمیں کسلئے دیکھہ رہے ہو) نہیں مگر خدا کے نام کو جلال ہووے (۱۰۶ ازبور ۱ و ۲۲) رسولوں کو روح پاک نے نہ صرف بہت نہ باتیں

بولنے کی طاقت دی تھی مگر فروتنی کا فضل بھی بخشا گیا تھا وہ کہتے ہیں ہماری طرف نہ دیکھو مگر مسیح کی طرف دیکھو اُس سے یہہ ہوا ہی اسیطرح یوسف نے کہا تھا کہ مجھ میں یہہ طاقت نہیں ہی مگر خدا میں ہی (پیدائش ۴۱-۱۶) اور دانیال نے بھی ایسا ہی کہا تھا (دانیال ۲-۳۰)

(گویا ہمنے اپنی قدرت یا دینداری سے) ہماری قدرت کچھہ نہیں ہی نہ جادوگری ہی مگر اُس کی قدرت ہی جس کی منادی ہم کرتے ہیں نہ ہمارے نیک اعمال کے ثواب سے ہی بلکہ یہہ انعام الٰہی ہی (ف۱) معجزہ کی طاقت کسی آدمی اور فرشتے اور شیطان میں بھی نہیں ہی مگر وہ صرف خدا کے فضل سے ہوتا ہی (ف۲) ہندو مسلمان ہمیشہ پیروں فقیروں کی طرف دیکھتے ہیں کہ گویا اُن کی کمائی سے ایسے کام ہوتے ہیں اور اِسی سبب سے اُنکی بڑی عزت و تعظیم کرتے ہیں پر بیفایدہ ہی بلکہ بے ایمانی اور نامرادی ہی اور خدا سے بغاوت ہی (ف۳) بیبل میں انبیاء کے معجزات فقط خدا کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اِسی طرح دنیا کے لوگ عیسائی نہیں ہو سکتے ہیں خدام دین کی حکمت اور نیکی سے مگر صرف خدا کے کلام سے (۲ قرنتی ۳-۵ و ۶)

۱۴ (۱۳) ابرہام اور ضحاق اور یعقوب کے خدا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو جلال دیا جسے تم نے حوالہ کیا اور پیلاطوس کے حضور جب اُسنے چھوڑ دینا انصاف جانا اُس کے منکر ہوئے

(ابراہیم اضحاق یعقوب کا خدا) یعنے گمان نکرو کہ ہم کوئی نیا دین پیش کرتے ہیں جب یسوع کی منادی کرتے ہیں اُسکا دین ہمارے باپ دادوں کے دین کے برخلاف نہیں ہی مگر ہمارے آباء کے خدا نے آپ اُسے جلال دیا ہی جسے تم نے رد کیا (ف۱) پرانا عہدنامہ پورانے عہدنامہ کا حاصل ہی اور ساری الہامی کتابیں اُسی مرکز کے دایرہ میں ہیں (ف۲) ہمنے اپنا پورانا ایمان چھوڑ نہیں دیا مگر وہی ایمان ہی پر تکمیل کے ساتھہ ہم میں ہی (اپنے بیٹے) یہہ بیٹے کا لفظ عام بیٹوں سے بہت فرق رکھتا ہی کیونکہ اِسکے دو معنے ہیں بیٹا اور خادم اور وہ لفظ پائیس ہی دوسرا لفظ وایاس ہی جسکے معنے ہیں میرا خاص پیارا بیٹا لفظ پائیس اِسرائیل کے حق میں بولا گیا ہی جسکا ترجمہ بندہ کیا گیا ہی (لوقا ۱-۵۴ و ۶۹ و اعمال ۴-۲۵) اور مسیح کے حق میں بھی یہہ لفظ پورانے عہدنامہ میں اکثر استعمال ہوا ہی اور اسکا سبب یہہ ہی کہ مسیح اِنسان ہو کے خدا کا خادم ہی جو اُس کی ساری مرضی کو پورا کرتا ہی (یشعیا ۴۲-۱) وہاں اِسلئے بندہ ترجمہ کیا گیا ہی (متی ۱۲-۱۸) دیکھو میرا خادم جسے میں نے چنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہی (یشعیا ۴۹-۶) یہہ تو کم ہی کہ تو یعقوب کے فرقوں کے برپا کرنے اور اِسرائیل کے بچے ہوؤں کے پھرالانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں نے

تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشا (یشعیاہ ۴۲-۶) دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا (یشعیاہ ۵۲-۱۳) اپنی ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا (ذکریا ۳-۸) میں اپنے بندہ شاخ نامی کو پیش لاؤنگا

(ف) مسیح نے خدا ہو کے خادم کی صورت اور لقب اور کام اختیار کیا (فلپی ۲-۷ و ۸) بلکہ آپ کو نیچ کیا جبکہ خادم کی صورت پکڑی آدمیوں کی شکل بنا اور صورت میں آدمی کی مانند ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا (ف۲) لفظ وآیس ذاتی سرشت پر اشارہ کرتا ہے اور پاآیس درمیانی اور سفارشی کا مرتبہ دکھلاتا ہے پس مسیح خداوند خدا کا حقیقی اور اکلوتا بیٹا ہے اور ہمارا سفارشی اور درمیانی ہے (جلال دیا) یعنے اُس کی عزت ظاہر کی (ف) اب سب لوگ اقرار کرینگے کہ جلال اُسکا ہے اور یہہ جلال ظاہر ہے اُسکے جی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے کے سبب سے اور روح القدس کے وسیلہ سے جو شاگردوں پر آئی اور آدمیوں کو جلال بخشا (ف۲) یہہ وہی ہے کہ جس سے ابراہیم کی برکت غیر قوم پر بھی آتی ہے کیونکہ خدا کا سارا وعدہ اُس میں پورا ہوتا ہے (جسے تم نے حوالہ کیا) آدمیوں کے تاکہ اُسے مار ڈالیں اُسی کو خدا نے سرفرازی بخشی (ف) یہہ سرفرازی اطاعت اور موت کے سبب سے ہوئی (چھوڑ دینا انصاف جانا) پیلاطوس حاکم نے جیسے اُس کی باتوں سے ظاہر ہے کہ کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں وہ بولے کہ سوا قیصر کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے (یوحنا ۱۹-۱۵) (ف) قوم کی خاص امید کو اور خدا کے جلال کو جو اُنکی طرف ظاہر ہوا ترک کیا اور بت پرست قیصر کو اپنا بادشاہ بنانا منظور کیا

(۱۴) ہاں اُس قدوس اور راستکار کا تم نے انکار کیا اور چاہا کہ ایک خونی تمہیں بخشا جائے ۱۴

(قدوس و راستکار) یعنے نہایت پاک اور بےعیب اور راستباز (ف) قدوس و راستکار صرف ایک ہی شخص ہے اور کوئی نہیں ہے اور نہ کبھی کوئی ہوگا وہ مسیح خداوند ہے (ف۲) یہہ لفظ ہمیشہ صرف مسیح کے حق میں لکھا ہے (۱۶ زبور ۱۰) تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا (لوقا ۴-۳۴) خدا کا قدوس (یشعیاہ ۴۳-۵) کو دیکھو تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہے (یوحنا ۸-۴۶) کون تم میں سے مجھپہ گناہ ثابت کرتا ہے (یوحنا ۱۰-۳۶) جس کے باپ نے تقدیس کی (تم نے انکار کیا) اِس لفظ پر بہت زور ہے کہ تم نے یہہ کیا پیلاطوس نے چھوڑنا چاہا تم نے انکار کیا (ف) پطرس یہودیوں پر اُنکے گناہ کے سبب الزام دیتا ہے تاکہ توبہ کریں اور معافی پاویں جیسے پطرس نے خود بھی انکار کیا تھا مگر توبہ کر کے معافی پائی (ایک خونی) یعنے نہ صرف ایک بیگناہ شخص کو قتل کیا مگر ایک بے نہایت خطاکار خونی کو بچایا اور قدوس کو حوالہ کیا (ف) خونی کو چھوڑا یا زندگی بخش کو قتل کیا زندگی دہندہ کو مارا زندگی گیرندہ کو بچایا (ف۲) مسیح نہ صرف برباس خونی کی نسبت بیگناہ تھا مگر کامل بےعیب تھا اور سارے جہان کے پاک لوگوں اور سب زمین آسمان کے مقدسوں کی نسبت بھی زیادہ تر پاک اور قدوس تھا

۱۵ (۱۵) پر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مردوں میں سے اُٹھایا اوس کے ہم گواہ ہیں

(مالک) یعنے سب سے بڑا حاکم (ف) یہہ وہی لفظ ہی جو آرچ کہلاتا ہی اور اِسی سے آرچ ڈیکن اور آرچ بشپ کہلاتا ہی یعنے سب سے بڑا حاکم (ف) مسیح سب سے بڑا گڈریا ہی (۱ پطرس ۵-۴) یہی لفظ (اعمال ۵-۳۱) میں ہی یہہ وہی ہی جو ابتدا میں سب سے اول تھا (یوحنا ۱-۱) اسی کو (عبرانی ۲-۱۰) میں پیشوا کہا گیا ہی اور (عبرانی ۱۲-۲) میں وہی لفظ ہی جسکا ترجمہ ارکی گن ہی (ف) وہ پیشوا ہو کے زندگی دہندہ تھا اُس نے نہ صرف مردوں کو زندگی بخشی مگر آپ مردوں میں سے پہلوٹا ہو کے جی اُٹھا اور سب کو زندگی بخشتا ہی لیکن یہودیوں نے زندگی دینیوالے کی نسبت زندگی لینیوالے کو بہتر سمجھا (ف) بڑے تعجب کی بات ہی کہ زندگی دہندہ آپ مرجاوے پر اِس میں بڑا بھید ہی اور نہایت خدا کا فضل ہی اِس موت میں سے سب مرنیوالوں کے لئے زندگی نکلتی ہی اور ہم نے اِسمیں سے زندگی پائی ہی (ف) زندگی کا مالک اِسلئے مرگیا کہ ہم مرگئے تھے اُسنے ہماری موت اپنے اوپر لی تب وہ مرگیا تاکہ ہم جو اُسپر ایمان لاتے ہیں زندگی پاویں

۱۶ (۱۶) اور اُس ایمان کے وسیلہ جو اُس کے نام پر ہی اُسکے نام نے اُس شخص کو جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو مضبوط کیا ہاں اُسی ایمان نے جو اُس سے ہی اُسکو یہہ کامل تندرستی تم سب کے سامھنے بخشی ہی

(اُسکے نام نے) یعنے مسیح کے نام نے یعنے خود مسیح نے جیسے یہوواہ کا نام خود یہوواہ ہی یعنے اسم سے مراد خود مسمی ہی (ایمان کے وسیلے) نہ ہر ایمان کے وسیلہ مگر اُس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح پر ہی کامل صحت اُسنے پائی یکایک (ف) ایمان لانیکا مطلب یہہ ہی کہ اُس کے نام پر بھروسہ اور تکیہ کرنا اور امید رکھنا کیونکہ ساری قوت اور فضل کا وہی چشمہ ہی (ف) یہاں اُس ایمان کا ذکر نہیں ہی جو صرف اُسپر ہی مگر وہ ایمان جو اُس سے ہی یعنے اُس کی بخشش سے ملا ہی (ف) مسیح نے اُسوقت دو کام کئے ایمان بھی دیا اور معجزہ بھی کیا (ف) بزرگ خدا پر تھوڑا سا ایمان رکھنا نہیں سجتا اُسپر بڑا ایمان چاہیے اور جاننا چاہیے کہ سب کچھہ اُس سے ہی ہم صرف گواہ ہیں (ف) یہہ صحت اور معجزہ و ایمان جو یہاں دیکھتے ہیں اُس کے جی اُٹھنے کا ایک پھل ہی اُسکی زندگی کی ایک تاثیر ہی (ف) لنگڑے کا پہلا حال سب کو معلوم تھا اب کامل صحت بھی سب نے دیکھی اور یہہ معجزہ بھی سب کے روبرو ہوا یہہ تین باتیں ایسی ہیں کہ وے معجزہ کا انکار نہیں کرسکتے اور مسیح کا جلال بلا عذر ماننا پڑتا ہی

۱۷ (۱۷) اور اب اے بھائیو میں جانتا ہوں کہ تم نے یہہ نادانی سے کیا جیسے تمہارے سرداروں نے بھی

مسلے ہوئے سرکنڈے کو پطرس توڑنے نہیں چاہتا اسلئے جوزخم اُن کے دلوں پر بیان بالا میں مارا تھا اب اُسپر مرہم رکھتا ہی اگرچہ بڑی ملامت کی مگر اُن کے فایدہ کے لئے کی تھی نہ دشمنی کے طور پر (ای بھائیو) ملایم اور یگانگت کے الفاظ ہیں (میں جانتا ہوں) یعنے اِس قصور کی بابت ایک عذر تمہارے پاس ہی جو مجھے معلوم ہی (نادانی سے کیا) خود مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ ای باپ اُنہیں معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (لوقا ۲۳-۳۴) عیسایوں کے ساتھہ بدسلوکی کرینگا بھی یہی سبب ہی کہ تم سے اِسلئے ایسے سلوک کرینگے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجھے (یوحنا ۱۶-۳) پھر لکھا ہی کہ یروشلم کے رہنیوالوں اور اُنکے سرداروں نے اُسے نجانکے نبیوں کی باتیں جو ہر سبت کو پڑھی جاتی ہیں اُسپر فتویٰ دینے سے پوری کیں (اعمال ۱۳-۲۷) پھر لکھا ہی اگر جانتے تو جلال کے خداوند کو تصلیب نہ کرتے (۱ قرنتی ۲-۸) اور پولوس بھی کہتا ہی کہ میں نے نادانی سے بے ایمانی میں کیا جو کیا (۱ تمطاوس ۱-۱۳)

(ف) بے علمی اور ناواقفی کا قصور البتہ اُس قصور سے کم ہی جو دیدہ دانستہ کیا جاتا ہی تو بھی وہ قصور ہی اور آدمی اُسکے سبب سے بھی مجرم ہی اگر نادانی سے ہم آگ پر ہاتھہ رکھیں تو ضرور جلتے ہیں (ف) ناواقف رہنا بھی ایک بڑا گناہ ہی خاصکر جبکہ موقع دریافت کا ملے تب دریافت نکرنا بھی گناہ ہی مسیح کو خدا کا بیٹا نہ پہچاننا یہہ دنیا کا بڑا گناہ ہی

(۱۸) پر جو کچھہ خدا نے اپنے سب نبیوں کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح کو دُکھہ اُٹھانا ہوگا ۱۸
سو پورا کیا

(دُکھہ اُٹھانا ہوگا) مسیح کی نسبت ہمیشہ ایسی خبریں ملتی ہیں کہ وہ دکھہ اُٹھاویگا پر اِس مضمون کو یہودی لوگ بالکل نہ سمجھے تھے اور جب تک مسیح مردوں میں سے نہ جی اُٹھا شاگرد بھی اچھی طرح یہہ بھید نہ سمجھے تھے پطرس اسی تعلیم پر خفا ہوا تھا اور کہا تھا کہ ای خداوند دکھہ تجھہ سے دور ہوا اور مسیح نے اِسی بات پر اُسے شیطان کہہ کے جھڑک دیا تھا لیکن پنتیکوست کے بعد جب روح القدس آئی تب پطرس کہتا ہی کہ یہہ دکھہ اُٹھانا ساری پورانی پیشگوئیوں کی بنیادی بات تھی (ف) پہلے پطرس کہتا تھا کہ مسیح کیوں مرجاوے پر اب سمجھتا ہی کہ اُس کی موت ضروری بات تھی بغیر اُس کی موت کے کچھہ خیر خوبی کا مُنہہ بنی آدم نہ دیکھہ سکتے تھے کلام بغیر روح کے سمجھہ میں نہیں آسکتا (ف) دانہ پھل نہیں لاسکتا جب تک زمین میں گر کے مر نہ جاوے (یوحنا ۱۲-۲۴) (نبیوں کی زبانی) سب نبیوں نے ایک ہی بات بولی تھی پس ایک ہی عالم الغیب روح اُن میں بولتی تھی (۲ پطرس ۱-۲۱) مقدس لوگ روح کے بلائے بولتے تھے سارے انبیا اور سارے مقدسین اِسی بات پر دنیا کے شروع سے متفق تھے (ف) پس عیسائی دین وہی دین ہی جو اگلے بزرگوں کا تھا کوئی نیا دین نہیں ہی (ف) عیسائی دین نہایت سچا اور خدا کا دین ہی جسکا اتنا بڑا ثبوت ہی

۱۹ (۱۹) پس توبہ کرو اور پھرو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آویں

(تمہارے گناہ) سب گناہ جو پیدائش کے دنسے لیکے تم نے کئے یا آدم سے میراث میں پہونچے اور وہ گناہ بھی جو مسیح کے خون کے سبب تم پر آیا (توبہ کرو) یعنے بدی سے مُنہہ موڑو (ف) خدا کے رسول کبھی نہیں کہتے کہ کوئی آدمی اس سبب سے نجات پاویگا کہ فلاں خاندان کا آدمی ہے یا فلاں بزرگ کی نسل ہے لیکن صرف توبہ و اطاعت و ایمان سے نجات ملتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہوا اور ایمان خاص مسیح پر ہو مع اُسکی اطاعت کے اور کوئی سبیل نجات کی نہیں ہے

(ف) گناہ مٹ سکتے ہیں یہہ کیسی خوشی کی بات ہے کہ گناہ محو یا معدوم ہو جاویں جیسے بادل یا گھٹا دھوپ سے ہٹ جاتی ہے یا جیسے تختی پر سے حرف مٹ جاتے ہیں جب وہ دھوئی جاوے یا جیسے قرضہ ادا ہو جاتا ہے جب تمسک پھٹ جاوے بعد ادائے قرضہ کے ایمان سے اور مسیح کی معافی سے گنہگار اور گناہ میں بُعد المشرقین ہو جاتا ہے (ف) پس ہر طالب حق سے اور کچھہ کم زیادہ نہ مانگنا چاہئے مگر پوری توبہ (تازگی کے دن) یعنے حقیقی بہار کے دن جس میں فضل کی ہوا چلتی ہے اور سب کچھہ ترو تازہ ہوتا ہے (ف) یہہ دن جب آوینگے جب مسیح خداوند آویگا اور سب کچھہ بحال کریگا جب برگزیدوں کا شمار پورا ہوگا جب یہودی پھرینگے (عبرانی ۱۱-۴۰) وے ہمارے بغیر کامل نہو دیں (ف) تا وقتیکہ سب یہودی عیسائی نہو جاویں تازگی نہ آویگی بدنوں کی قیامت بھی اُسوقت ہوگی اور ہر زمانہ کے سب مقدس روح اور بدن میں کامل نیکبختی دیکھینگے (ف) یہہ ساری خوبی موقوف ہے توبہ اور گناہ کے مٹ جانے پر جو مسیح سے ہوگا (ف) یہہ تازگی ہمیشہ رہیگی پھر کبھی اُسے زوال نہوگا کیونکہ مسیح کے چہرہ سے یہہ تازگی آویگی جو ابدی و ازلی ہے اور ابد تک ہمارے درمیان سکونت کریگا (گنتی ۶-۲۵ و ۲۶) (ف) یہہ تازگی بخش دن جب آوینگے تب ہم سب آفتوں سے چھٹکارا پاکے حقیقی آرام کا مُنہہ دیکھینگے (لوقا ۲۱-۲۸ و رومی ۸-۱۹ سے ۲۳)

۲۰ (۲۰) اور وہ یسوع مسیح کو بھیجے جس کی تمہارے لئے آگے سے منادی ہوئی

(بھیجے) یعنے اب پھر بھیجدے روح میں تمہارے اندر مسیح تم میں بسے یا بھیجدیوے یروشلم کی بربادی کے لئے اور اپنے لوگوں کو رہائی دینے کے واسطے اور جہان کا انصاف کرنے کو مسیح آجاوے (یوحنا ۵-۲۲) باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا ساری عدالت اُسنے بیٹے کے سپرد کی ہے (یسوع مسیح کو) نہ کسی اور مسیح کو بھیجدیوے جیسے احمق یہودی کسی وہمی مسیح کے منتظر ہیں نہیں بلکہ یسوع بن مریم جو مسیح ہے وہی آنیوالا ہے اُسی کو خدا پھر بھیجدیوے (ف) یسوع کے سوا کسی دوسرے مسیح کی

انتظار ہی کرنا نہ چاہئے (ف) موسیٰ نے کہا تھا کہ میری مانند ایک دوسرا شخص خدا بھیجیگا وہ یسوع مسیح تھا وہ آچکا اور اُسنے کبھی نہیں کہا کہ اب کوئی اور بھی آویگا پس محمد صاحب کا دعویٰ نبوت محض بے اصل ہے مسیح کے بعد کوئی پیغمبر آنیوالا نہیں ہے اور نہ کوئی نیا عہدنامہ آویگا اور نہ کوئی نئی کتاب جیسے مسلمانوں نے قرآن نکالا ہے وہ بالکل خدا کا کلام نہیں ہے کیونکہ جیسی نبوت وکہانت وسلطنت مسیح پر ختم ہے ویسی ہی تمام ہدایت الٰہی بھی نئے عہدنامہ کی کتاب میں پوری ہوگئی ہے

(۲۱) اور ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اُسوقت تک کہ سب باتیں جنکا خدا نے اپنے سب مقدس نبیوں کی زبانی قدیم سے ذکر کیا بحال ہوویں ۲۱

(بحال ہوویں) یعنے اگرچہ یسوع مسیح ضرور آنیوالا ہے تو بھی ایسا جلدی نہیں آسکتا کہ فوراً پھر آگھڑا ہو بلکہ سب کچھ جسکا ذکر قدیم سے انبیا کرتے آئے ہیں اُسکی آمد سے پہلے پورا ہونا ضرور ہے (ف) یعنے یہہ تمام وقت جو مسیح خداوند کے صعود سے نزول ثانی تک کا ہے اُسوقت میں وہ تمام بدانتظامیاں جو آدم کے زمانہ سے مسیح کی آمد ثانی تک دنیا میں ہیں درست ہوجاوینگی اور ایسی درستی ہوگی جو کبھی جاتی نرہیگی (آسمان اُسے لئے رہے) اِس عرصہ تک مسیح آسمان پر رہیگا آسمان اُسے لئے رہیگا جس طرح تخت بادشاہ کو لئے رہتا ہے اُسی طرح مسیح اِنسان کو آسمان لئے رہیگا یعنے اُسکی اِنسانیت کو کیونکہ اُسکی الوہیت کی گنجایش تو آسمان وزمین ہر دو نہیں رکھتے مگر اِنسانیت کی گنجایش رکھتے ہیں (ف) اب مسیح کا بدن آسمان پر ہے تو عشاء ربانی کی روٹی میں نہیں ہے وہ صرف یادگاری کے طور پر ایک نمونہ ہے نہ بعینہ بدن ہے اِسوقت وہ ان دیکھا شخص ہے تاکہ ہم اندیکھے پر ایمان لاویں

(بحال ہوویں) تین طور کی بحالی کا ذکر اِنجیل میں ہے اول جبکہ دنیا میں مسیح کے وسیلہ نجات آئی تو یہہ دنیا کی بحالی کی ایک صورت نظر آئی دویم جب اُس نجات کے وسیلہ سے اِنسان نے نئی پیدایش پائی تو بحالی پائی سویم جب مسیح خداوند پھر آویگا تب سب کچھہ بحال ہوگا (ف) دنیا کے شروع سے اِس بحالی کا ذکر ہوتا آیا ہے اور خدا نے یہہ ذکر اپنے نبیوں کی زبانی کیا ہے (لوقا ۱-۷۰) شروع اِس ذکر کا اِس لفظ میں ہے کہ وہ تیرے سر کو کچلیگی یعنے عورت کی نسل جو مسیح ہے اِی شیطان وہ تیرے سر کو کچلیگا۔ جب شیطان کا سر کچلا گیا تو پھر آدمی بحال ہوے (پیدایش ۳-۱۵) پھر لکھا ہے کہ دنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پاوینگے (پیدایش ۱۲-۳) جب مسیح کے وسیلہ سے سب گھرانوں میں برکت آئی تو سب دنیا بحال ہوئی پھر اِس بحالی کا ذکر خط یہودا آیت (۱۴ و ۱۵) میں ہے حنوخ کی پیشگوئی سے اور تمام نبیوں کی تحریرات کے نتایج اِس مطلب پر بکثرت موجود ہیں بلکہ ساری بیبل کا منشا یہی بحالی ہے

(ف) متی ۱۷-۱۱ میں لکھا ہی کہ الیاس بحال کریگا یعنے مسیح کا خادم ہو کے یہہ خدمت کریگا پر اصل میں بحال کرنیوالا مسیح ہی دیکھو (اعمال ۱-۶) (ف) جب سے مسیح خداوند دنیا میں آیا آج تک دنیا میں کسقدر بحالی نظر آئی دنیا کی قوموں میں کسقدر آسمانی برکات سرایت کئے جاتی ہیں ہماری کامل امید ہی کہ وقت آویگا کہ ساری دنیا بحال ہو گی مگر یہہ بحالی خمیر کی مانند سرایت کرتی ہی یا درختوں کی مانند نشو و نما دکھلاتی ہی اور بہت آہستہ آہستہ کام ہوتا ہی کیونکہ دنیا کو خرابی کے موجوں نے کھالیا ہی ایسا کہ عقل انسانی شاید کہے کہ بحالی ناممکن ہی مگر وہ جو دنیا کا خالق ہی جسکا نام قادر مطلق ہی جسنے اس لفظ کی تفسیر (کہ وہ تیرے سر کو کچلیگی) بیل میں کس حکمت سے اور کتنی مدت میں اور کسطرح سے مسیح میں ظاہر کی ہی وہی ہی جو یہہ کریگا

(۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ۲۲
ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا اُسکی سنو سب باتوں میں جو وہ تمکو کہے

(استثنا ۱۸-۱۵) میں یہہ پیشگوئی لکھی ہی رسول فرماتا ہی کہ یہہ پیشگوئی مسیح کے حق میں ہی (ف) مسیح اور موسیٰ میں وہ نسبت ہی جو بیچ پیشگوئی اور اُس کی تکمیل کے وقت میں ہی یا وہ نسبت ہی جو شریعت اور انجیل میں ہی یا وہ نسبت ہی جو نوکر اور بیٹے میں ہی (میری مانند) موسیٰ اُسے اپنی مانند بتلاتا ہی بعض خاص باتوں میں خاصکر اِسبات میں جیسے پرانے عہدنامہ کا سر موسیٰ ہی ویسے نئے عہدنامہ کا سر مسیح ہی دیکھو (عبرانی ۳-۲ و ۶) کہ وہ اُس کے آگے جس نے اُسے مقرر کیا دیانت دار تھا جس طرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں۔ پر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا (ف) خداوند مسیح اور موسیٰ کا حال کچھہ کچھہ مشابہت رکھتا ہی طفلی میں ہر دو ستائے گئے مصر میں دونوں نے ظالم بادشاہوں سے رہائی پائی موسیٰ نے فرعون سے مسیح نے ہیرودیس سے امت سے دونوں نے مخالفت دیکھی دونوں نے جھوٹے معلموں کا مقابلہ کیا اور اُنپر فتحیاب ہوئے اور یہہ دونوں آدمیوں اور خدا کے درمیان ہو کے خدا سے ہمکلام ہوئے دونوں نے عجیب و غریب معجزے دکھائے وغیرہ پس اِن بعض خاص باتوں میں موافقت کے سبب سے موسیٰ نے اُسے اپنی مانند بتلایا (ف) دو چیزوں کے درمیان اگر کسی خاص امر میں مشابہت ہو تو یہہ مشابہت اُس فوقیت کی مانع نہیں ہی جو دوسری جہت سے ایک کے درمیان پائی جاتی ہی (متی ۲۲-۳۷ سے ۳۹) تک جو لکھا ہی اُسپر سوچو کہ پہلا حکم کہ خدا کو پیار کر اور دوسرا جو اُسکی مانند ہی کہ اپنے پڑوسی کو پیار کر۔ اگرچہ اِن دونوں میں ایک جہت سے مشابہت ہی پر پہلے کی فوقیت تو بھی قایم ہی اُس کے سوا دیکھو (متی ۵-۴۸) کہ تم خدا کی مانند کامل بنو اگرچہ تشبیہہ ہی تو بھی خدا بڑا ہی

(ف) اگرچہ مسیح موسیٰ کی مانند تھا اُن باتوں میں جنکا اوپر ذکر ہوا تو بھی وہ اُس سے بڑا تھا (عبرانی ۳-۲ سے ۶) موسیٰ

خدا کی راہ بتلانیوالا تھا مسیح آپ خدا کی راہ تھا موسیٰ کلام سنانیوالا تھا مسیح آپ کلام تھا موسیٰ نے نبوت کی مسیح ساری نبوتوں کا خلاصہ تھا موسیٰ خدا کی روح لینیوالا تھا مسیح روح کا دینیوالا تھا موسیٰ صرف بندہ تھا مسیح بندہ اور خدا بھی تھا موسیٰ نوکر تھا مسیح مالک تھا (ف ۴) اگرچہ سب پیغمبر بعض بعض امور میں مسیح کے نمونے تھے پر سب سے بڑا نمونہ خداوند مسیح کا موسیٰ تھا مسیح اور مسیح کی نجات اور مسیح کے حالات اور مسیح کے اسرار کی تصویر نہایت ٹھیک موسیٰ کی معرفت توریت کے درمیان اور خود موسیٰ کے درمیان کھینچی گئی تھی (مفتاح التورات) کو غور سے پڑھو (ف ۵) یہہ خبر جو (استثنا ۱۸-۱۵) کے درمیان ہے ہمیشہ علما یہود یہہ کہتے تھے کہ یہہ خبر مسیح کے حق میں لکھی ہے (یوحنا ۱-۲۱ بمقابلہ ۶-۱۴ و ۷-۴۰ و ۴۴ کے) پڑھو (تمہارے بھائیوں میں سے) یعنے وہ آنیوالا مجھہ موسیٰ کے فرقہ سے نہیں آویگا وہ بنی لاوی نہ ہوگا پس مسیح خداوند لاوی کے فرقہ سے نہیں نکلا بلکہ یہوداہ کے فرقہ سے آیا ہے جیسے یعقوب پیغمبر نے خبر دی تھی (ف) یہودی کہتے تھے کہ موسیٰ سے بڑا کوئی نہیں ہوسکتا اور یہہ مضمون اُنہوں نے (گنتی ۱۲-۶ سے ۸ و استثنا ۳۴-۱۰) سے سمجھا تھا اور حقیقت میں سب پیغمبروں کے درمیان موسیٰ اِسی قسم کا شخص ہے پر مسیح خداوند سے ہرگز بڑا نہیں ہے اُس نے مسیح کو اپنی مانند بتلایا کیونکہ جیسے موسیٰ سے یہودی کلیسیا کا شروع ہوا اور وہ مصری نجات اور خلاصی کا باعث ہوا اِسی طرح مسیح خداوند سے روحانی کلیسیا کا شروع ہوا اور وہ شیطان سے نجات کا باعث ہوا اِسلئے اُسکی مانند کہلایا پر دوسری جہت سے نہ موسیٰ سے بڑا بلکہ اُسکا خداوند خدا بھی ہے کیونکہ یہہ وہ ہے جو موسیٰ سے جھاڑی کے مقام میں باتیں کرتا تھا جسنے موسیٰ کو پیغمبر بنایا (اُسکی سنو) یہہ وصیت ہے یعنے جو کچھہ مسیح تمہیں کہے کامل ایمان اور اطاعت سے اُسکی سنو اگرچہ تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرے اور اگرچہ تمہاری جسمانی خواہشوں کو اور جسمانی دل کو اُس کی باتیں ناپسند ہوں تو بھی اُس کی بات مانو اور کہو کہ بول اے خداوند تیرا بندہ سنتا ہے (ف) لوگ جب خدا کی آواز نہ سُن سکے تو کہنے لگے کہ ہم موسیٰ کی سُنینگے موسیٰ ہمارا درمیانی ہو کے خدا کی باتیں ہمیں سنا دے اب موسیٰ کیا کہتا ہے یہہ کہ وہ جو آنیوالا ہے حقیقی درمیانی ہے اُسکی سنو وہ آسمانی ہے آسمان کی باتیں بولتا ہے اُس کی سنو اُس کی باتوں کے سُننے اور ماننے سے ابدی زندگی ملتی ہے

۲۳ (۲۳) اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے قوم میں سے ہلاک کیا جائیگا

مطلب یہہ ہے کہ مسیحی ایمان پر سب کچھہ موقوف ہے ساری بہتری عقبیٰ کی اور موت وحیات روح اِنسانی کی مسیح کی باتوں پر موقوف ہے جسنے اُس کی باتیں مانیں اُسنے سب کچھہ پایا جس نے اُس کی باتوں کو نہ مانا ابدی ہلاکت اُس کے لئے ہے (ف ۱) جو کوئی مسیح کی سنتا ہے اور مانتا ہے وہ راستبازوں میں شامل ہو کے ابدی خوشی اور آرام کا وارث ہوتا ہے جو کوئی مسیح کی نہیں سُنتا وہ راستبازوں کے زمرہ ہی میں سے کٹ جاتا ہے (زبور ۱-۵)

(ف۱) پرانے عہدنامہ میں جو موسیٰ کا ہے نہ سننیوالوں کی سزا۔ کال تھا یا تلوار یا جلاوطنی اور نئے میں مسیح کی باتیں نہ سننیوالوں کی سزا روح کی ابدی ہلاکت ہے دیکھو سب سے بڑے پیغمبر موسیٰ کا فتویٰ کیا ہے انجیل کے نہ ماننیوالوں کی نسبت

۲۴ (۲۴) اور سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جنہوں نے کلام کیا اِن دنوں کی خبر بھی دی ہے

(اِن دنوں) یعنے مسیح کی انجیل کے دنوں کی خبر دی ہے پس یہہ دن کہ انجیل ہمارے سامہنے آئی کیسی خوشی اور خطرہ کے دن ہیں (ف) یہہ دن درستی کے وقت کے دن ہیں (عبرانی ۹-۱۰) شریعت موسوی انہیں دنوں کی خادم تھی سارے نبی انہیں دنوں کی راہ طیار کرنے آئے تھے ان دنوں میں اگر کوئی درست ہوگیا تو ہوگیا اور جو کوئی ان دنوں میں درست نہوا وہ ابدی ہلاکت کا فرزند ہے

۲۵ (۲۵) تم نبیوں اور اُس عہد کے فرزند ہو جو خدانے ہمارے باپ دادوں کے ساتھہ باندھا ہے جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گھرانے برکت پاوینگے

(اُس عہد کے فرزند ہو) تم پیغمبروں کی اولاد ہو تم اصل وارث ہو تم جسمانی طور پر بھی اُن کی نسل ہو برکت کا وعدہ پہلے تمہارے لئے ہے (جبکہ ابراہیم کو کہا) کہ دنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پاوینگے دیکھو (پیدایش ۱۲-۳) پھر لکھا ہے کہ تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پاوینگی (پیدایش ۲۲-۱۸) (ف۱) اگرچہ وعدہ عام ہے ساری دنیا کے گھرانوں اور سب قوموں کے لئے مگر تم جو یہودی ہو ابراہیم سے زیادہ تر نسبت رکھتے ہو جسم کی راہ سے بھی (ف۲) ابراہیم کی اولاد دو قسم کی ہے روحانی اور جسمانی اور دونوں قسم کے اسرائیلوں کی اصل و نسل مسیح ہے کیونکہ مسیح ابراہیم کی وہ نسل ہے جس سے سب دنیا کی قومیں برکت پاتی ہیں

۲۶ (۲۶) سو پہلے تمہارے لئے خدانے اپنے بیٹے یسوع کو مبعوث کیا اور اُسے بھیجا کہ تمہیں یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھراوے

(خدانے اپنے بیٹے یسوع کو) یہی بیٹے کا لفظ آیت ۱۳ میں مذکور ہے وہاں دیکھو خدانے اپنے خادم کو بھیجا (یہہ برکت دیوے) وہ برکت دینے کو آیا تھا نہ سزا دینے دوسری دفعہ آویگا جب جزا و سزا دیگا مگر اب جو آیا تھا صرف برکت دینے کو آیا تھا (ف۱)

مسیح خداوند نے اپنے کام کا شروع برکت دینے سے کیا تھا (متی ۵-۱) اور جب کام تمام کیا تو برکت کے ساتھہ کیا (لوقا ۲۴-۵۱) برکت دیتا ہوا آسمان پر اٹھایا گیا ۔

(ف) دیکھو پولس رسول نے کیا کہا ہے (افسی ۱-۳) مبارک ہے خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ جسنے ہمکو مسیح میں آسمانی مقاموں میں ہر طرح کی برکت بخشی ہے ۔ پس یہہ سب خدا باپ سے ہے کہ باپ نے ہمیں برکت دی ہے اور بیٹے کو برکت دینے کے لئے بھیجدیا ہے اُسنے بیٹے کے وسیلہ سے اپنی مرضی کے بھید ہم پر ظاہر کئے ہیں (افسی ۱-۹) اُسنے ہمیں چھٹکارا دیا ہے بیٹے کے وسیلہ سے (کلسی ۱-۱۳) (ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھراوے) مسیح کا یہہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کو اُسکی بدیوں سے پھراوے کہ ہم بدی سے الگ ہوں اور بدی ہم سے الگ ہو وہ بدی کو یعقوب سے دفع کرنیکو آیا ہے (رومی ۱۱-۲۶)

(ف) لوگ دنیاوی برکات یعنے مال اسباب اولاد عزت آرام خوشی وغیرہ کی بہت امید رکھتے ہیں اور اگلے لوگ بھی یہی امید رکھتے تھے مگر اب ظاہر ہوا کہ بڑی برکت یہہ ہے کہ بدی سے الگ ہوں (ف) مسیح کی برکات کی پاک تاثیریں جو اسوقت ملتی ہیں وہ یہی ہیں کہ جسقدر ہم لوگ بدی سے نفرت کرتے جاتے ہیں اُسیقدر ہم زیادہ مبارک ہیں (ف) اور پوری برکت کا مُنہہ اُسوقت دیکھینگے کہ جب وہ پھر آویگا کیونکہ جیسے سردار کاہن قربانی گذراننے کو پاک ترین جگہ میں آپ جاتا تھا اور ساری جماعت جسکی طرف سے جاتا تھا باہر کھڑی رہتی تھی جب تک سردار کاہن پھر باہر نہ آوے اِسیطرح وہ خداوند جو حقیقی سردار کاہن ہے اپنا ہی خون لیکر آسمانی پردہ کے اندر پاکترین جگہ میں گیا ہوا ہے جب پردہ سے باہر آویگا تب ہمکو برکت دیگا جیسے سردار کاہن باہر آکے برکت دیا کرتا تھا اور اُسوقت ہم کچھہ اور ہی برکات دیکھینگے اِسوقت ہمارا کام ہے کہ باہر رہکر برکت کی انتظاری کریں (لوقا ۱-۲۱) کو دیکھو اِسوقت ہمارا سردار کاہن اوپر کی ہیکل میں دعاؤں کی خوشبو جلاتا ہے (ف) اب رسول کا وعظ تمام ہوا کیونکہ سردار کاہن کے لوگوں نے آگھیرا

چوتھا باب

(۱) جب وے لوگوں کو یہہ کہہ رہے تھے کاہن اور ہیکل کا سردار اور ذادوقی اُن پر چڑھہ آے

(۱ سے ۲۷) پطرس و یوحنا کا سانہیڈرم کے سامہنے جانا اور پھر جماعت میں آنا اور آپ کو خدا کے سپرد کرنا ہیکل کا سردار

یہہ رومی سردار نہ تھا مگر لاویوں کا پہرہ دینیوالا جو ہیکل کی خدمت کرتا تھا دیکھو (لوقا ۲۲-۵۲) (ف) اعمال کی کتاب میں رومیوں کی طرف سے رسولوں کو ایذا پہونچانیکا ذکر کچھہ نہیں ملتا ہی سلسلہ تک تو پیلطوس پلاطوس گورنر رہا اور ترتلیان کہتا ہی کہ وہ قریب عیسایت کے دلمیں تھا پر ظاہر میں عیسائی نہیں ہوا اور طبریوس قیصر جو تھا وہ چاہتا تھا کہ مسیح کو اپنے اور دیوتاؤں کے ساتھہ ایک دیوتا بناکر پوجے اِسلئے اِس کتاب میں رومیوں سے کلیسیا کو چنداں تکلیف نہیں پہونچتی ہی آئندہ کو کلیسیا نے رومیوں کے ہاتھہ سے بہت دُکھہ پایا ہی مگر اِسوقت جو ایذا پہونچی وہ سب یہودیوں کے سرداروں سے پہونچی تھی (ف) دیکھو غیر قوم نے کچھہ پرواہ نہیں کی لیکن وہ جو آپ کو خدا کے لوگ تبلاتے تھے اُنسے رسولوں کو بہت دُکھہ ملا (ذادوقی) یعنے صدوقی لوگ قیامت اور ارواح اور الہام کے منکر (اعمال ۲۳-۸ و متی ۲۲-۲ و ۳) یوسیفس کہتا ہی کہ اُسوقت سردار کاہن اور اُسکے بہت سے مددگار بھی صدوقی فرقہ کے تھے چنانچہ (اعمال ۵-۱۷) میں بھی لکھا ہی (ف) صدوقی لوگ عیسایوں سے بڑی ڈاہ رکھتے تھے کیونکہ عیسایت سے اُنکے فرقہ کی زیادہ بیخ کنی ہوتی تھی اور فریسی لوگ جن میں گملائیل عالم بھی تھا گواہی قبول کرنے کو زیادہ پسند کرتے تھے (اعمال ۵-۱۷ و ۳۳ و ۳۴)

(ف) جب خداتعالی اپنے لوگوں کے ہاتھہ سے کسی اچھے کام کا شروع کرتا ہی تو فوراً شیطان اپنے لوگوں کے وسیلہ سے اُسے روکنے چاہتا ہی مگر اُس روک ٹوک سے بھی اچھا نتیجہ نکلتا ہی رسولوں نے اب تک ہیکل میں مسیح کے نام پر گواہی دی اب سانیڈرم یعنے صدر عدالت کے سامھنے گواہی دینے کو جاتے ہیں جہاں اُنہیں آپ جاکر گواہی دینا مشکل تھا پر اب بلائے ہوئے یا پکڑے ہوئے جاتے ہیں دیکھو اِس روک ٹوک سے کیا عمدہ نتیجہ نکلا

---

(۲) کیونکہ ناراض ہوئے اِسلئے کہ وے لوگوں کو سکھلاتے اور یسوع کے سبب مردوں کی قیامت کی خبر دیتے تھے

(یسوع کے سبب) اصل میں یوں لکھا ہی کہ یسوع میں مُردوں کی قیامت کی خبر دیتے تھے یعنے نہ صرف قیامت کی تعلیم عام طور پر دیتے تھے جیسے مسلمان اور فریسی وغیرہ بھی دیتے ہیں مگر وہ خاص طور پر خبر دیتے تھے یعنے مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا جو واقع ہوا ہی وہی بنیاد قیامت کی ہی مسیح جی اُٹھا اور سب کی قیامت اُس سے ہی (مردوں کی قیامت) قیامت کے معنے ہیں اُٹھنا یعنے مردوں میں سے زندہ ہوکر اُٹھنا یسوع سے ہوگا کیونکہ وہ جی اُٹھا ہی ابن اللہ ہوکے وہ پہلا پھل ہی زراعت مردگان کا پس قیامت کا شروع ہوگیا کیونکہ ایک انسان مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور وہ قیامت کا اُٹھنا اُٹھا ہی

نہ ایسا جیسے کہ بعض مردے ابھی اُٹھے تھے اور پھر مرگئے پر وہ جو سب مومنین کا راس ہے وہ جی اُٹھا ہے بدن یعنے کل جماعت مومنین کا اُٹھنا باقی ہے اور موقوف ہے ایک وقت پر

(ف) ایسی خبر قیامت کی آج تک دنیا میں کسی نے نہیں سنائی تھی نہ غیر قوم اور نہ یہود کے دل میں بھی کبھی ایسا خیال گذرا تھا اگرچہ کلام میں ایسی خبریں لکھی تھیں پر جب تک مسیح جی نہ اُٹھا کبھی آدمیوں پر وہ خبریں منکشف نہیں ہوئیں پر اب سب کچھ ظاہر ہے اور جبکہ وہ جی اُٹھا ہے تو سب جی اُٹھینگے (۱ قرنتی ۱۵-۲۲) اِسلئے (ناراض ہوئے) یہہ وجہہ ناراضگی کی تھی کیونکہ وہ مغرور لوگ تھے اِسقدر فروتنی اُنمیں نہ تھی کہ مسیح مصلوب سے جسکی تحقیر کی گئی گناہ کی معافی لیکر برداشت کریں اُنہیں معافی کی امید کسی بڑی شان شوکت کے شخص سے دینی چاہئے وہ ایک حقیر شخص کو کیونکر اپنا نجات دہندہ مانیں وہ رسولوں کی منادی سے بھی سخت ناراض تھے کہ وے کیوں مسیح کا ذکر کرتے ہیں اور کیوں کہتے ہیں کہ یسوع مسیح ہے گویا ہمپر فتویٰ دیتے ہیں کہ ہمنے اُسے ناحق مارا حال آنکہ ہم اُسے دغاباز جانتے ہیں پس کیوں رسول لوگ اُسکی منادی کرتے ہیں پر رسول خدا کی روح کی تحریک اور جوش سے منادی کرتے تھے جس کے وے روکنے والے تھے اور رک نہ سکتے تھے اِسلئے سخت ناراض تھے اور بڑی مخالفت پیدا ہوگئی تھی (ف) اُنہوں نے اِس عداوت کے سبب پہلے یہودیوں کی جماعت کو اُبھارا کہ عیسائیوں کے برخلاف اُٹھیں اور اُنہیں یہہ کہکے بھڑکایا کہ عیسائی لوگ دین موسوی اور دستورات توریت اور رسوم بزرگان کے دشمن ہیں حال آنکہ وے موسوی دین اور دستورات توریت کو از بس جلال دیتے تھے ہاں بزرگان کی بیہودہ رسوم پر معترض تھے جو حقیقت میں کچھ چیز نہیں ہیں

(ف) اُنہوں نے پہلے کوشش کی کہ خدا کے کاموں کو روکیں مگر جب نہ روک سکے تو خدا کے کلام کو روکنے لگے پر اُسکے روکنے میں جب عقل سے جواب نہ دے سکے تب ہتھیاروں اور زور زبردستی سے اور حکومت سے روکنے کا ارادہ کیا دلیل تو کوئی باقی نہ رہی مار کوٹ اور قید اور سزا لیکر آسے پر کیا ہو سکتا تھا (۱۱۲ زبور ۱۰) شریر دیکھیگا اور کڑھیگا اور اپنے دانت پیسیگا اور پگھل جاویگا شریروں کی تمنا فنا ہو جاویگی

(ف۱) صدوقی قیامت کے سبب مخالف ہوئے اور فریسی اِسلئے کہ قیامت کی خبر یسوع کے سبب سے دیتے ہیں

(ف۲) یہہ مخالفت کا کام اُنکا شیطانی کام تھا کیونکہ اِنجیل کی منادی سے شیطان کے جیلخانہ کا دروازہ کھلجاتا ہے تاکہ اُسکے قیدی نکلجاویں اور اُسکی سلطنت کی دیواریں ہلجاتی ہیں اور وہ ڈرتا ہے کہ اب میری سلطنت چلی ایسی حالت میں کیا تعجب ہے کہ وہ سب کچھ کرنے کو طیار ہووے تاکہ منادوں کا مُنہہ بند کرے اور اُنکے کام کو روکے

(ف) ای میرے بھائیو فایدہ بالا کا مضمون آجکل میری بڑی تسلی کا باعث ہے کیونکہ جب سے میں نے اِس کتاب کے

لکھنے پر کمر باندھی ہی آفتوں کا ہجوم اور شیطانی رکاوٹوں کا بلوہ مجھپر اِس شدت سے ہی کہ اگر میں مفصل سناؤں تو ناظرین حیران ہو جاویں گویا میں دکھوں کی آگ میں دھسا ہوا ہوں پر جل نہیں جاتا کیونکہ خدا میرے ساتھہ ہی ایسا ہی حال خزانۃ الاسرار کے لکھتے وقت ہوا تھا پر وہ خدا کے فضل سے تمام ہو گئی خدا اِس کتاب کو بھی ضرور تمام کریگا اور ساری رکاوٹیں دھوا اور دفع ہونگی اسوقت عین دکھوں کی آگ میں قلم چل رہا ہی اور شیطان جل رہا ہی اور میں تو آگ میں بھی ٹھنڈا ہوں مسیح کے وسیلے سے (قیامت کی خبر دیتے تھے) اور کوئی منصوبہ نہیں باندھتے تھے اِسی بات پر قایم تھے جو صدوقیوں اور فریسیوں کے برخلاف تھے اور جس کے سبب بڑی تکلیفیں نظر آتی تھیں پر وہ بھی لاچار تھے کیونکہ حق کا چھپانا مشکل تھا خاصکر اُس حق بات کا جو خدا سے واقع ہوئی اور جس کی خبر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو دینا چاہتا ہی جسپر سارے بنی آدم کی نجات موقوف ہی

۳ (۳) اور اُنپر ہاتھہ ڈالے اور دوسرے دن تک قید رکھا کیونکہ شام ہو گئی تھی

دوپہر کے بعد ۳ بجے کے وقت معجزہ ہوا تھا اُس لنگڑے پر (اعمال ۳- ۱ و ۱۲) اُس کے تین گھنٹے بعد یعنے ۶ بجے شام کے وقت پکڑے گئے (ف) اِنجیل کے ساتھہ صلیب ہمیشہ چلتی ہی اور مسیحی دین کے بزرگوں کی دنیا یہہ عزت کرتی ہی وہ جو دنیاوی لوگ ہیں دنیا میں عزت پاتے ہیں پر خدا کے لوگ خوبی دکھلا کے بھی دُکھہ پاتے ہیں (ف) بتقاضائی اِنسانیت اُن کے دلوں میں کیا کیا خیال گذرے ہونگے کہ اب ہم قید خانہ میں آ گئے کیا یہہ ہمارے کام کا شروع ہی تب کام کیا ہوگا جب ہم نے معجزہ دکھلایا تھا تو چاہیئے تھا کہ بہت سی جماعتیں ہمارے پاس بپتسما پانے کو آتیں اُس کے عوض ہم خود جیلخانہ میں آ گئے ہیں ضرور ایسے خیال تو اِنسانکے ذہن میں گذرتے ہیں پر اُنکو مسیح تسلی دینیوالا موجود تھا جس نے اُنہیں آگے سے کہدیا تھا (متی ۱۰- ۱۶ سے ۲۶ و ۲۳- ۳۴ سے ۳۷)

(ف) دنیا میں تکلیف عیسائی منادکی مزدوری ہی اور یہہ تکلیف نشان و مُہر اِسبات پر کہ خوب منادی ہوئی کیونکہ جب شیطان کی دم پر پیر رکھکر دباؤ گے تو وہ ضرور پھونکارہ مار کر حملہ کریگا یہہ حملہ نشان ہی کہ ہمنے اُسے دُکھہ دیا ہی اور یہی ہماری مراد تھی (ف) اسوقت کی قید اگرچہ کچھہ ناگوار گذری ہو مگر انجام اُسکا کیا ہوا دیکھو (اعمال ۵- ۱۴) اور یہی حال پولوس و سیلاس کا بھی ہوا تھا (اعمال ۱۶- ۲۳ سے ۲۶)

(ف) یہہ دُکھہ اُٹھا کے شاگرد مسیح کی مانند بنگئے اور مسیح میں پیوند ہوے (متی ۱۰- ۲۴ و ۲۵) اور وہی بات ہوئی جو اُسنے فرمائی تھی (یوحنا ۱۵- ۱۸ سے ۲۰) جب مسیح کے دُکھوں میں شریک ہوئے تو اُس کے ساتھہ جلال بھی پاوینگے (رومی ۸- ۱۷ و ۲ قرنتی ۴- ۱۷ و ۲ تمطاؤس ۲- ۱۲) (ف) یہہ کیسی مبارک قید ہی جس سے اِسقدر دنیا آزاد ہو گئی (ف) ایک وقت پطرس نے

کہا تھا کہ میں تیرے ساتھ قید میں جانے کو بھی طیار ہوں (لوقا ۲۲-۳۳) اور مسیح نے بھی فرمایا تھا کہ تو آگے کو میرے پیچھے ہولیگا (یوحنا ۱۳-۳۶) (ف) مسیحی قید میں شاگردوں کے دلوں کو باوجود ظاہری قید کے آرام تھا پر دشمنوں کے دل میں باوجود ظاہری آزادگی کے کیسی بے آرامی تھی

(ف) روح القدس پانے کے بعد کیسے جلد دکھ آگیا مسیح خداوند بھی کبوتر کی شکل میں روح القدس پاکر فوراً امتحان میں گیا تھا جب آسمانی برکات ہم پر آتی ہیں تو فوراً دنیاوی تکلیفات بھی آجاتی ہیں پر ہم دکھوں میں روح سے تسلی پاکے فوراً برداشت کی طاقت حاصل کرتے ہیں

(۴) پر بہتیرے اُن میں سے جنہوں نے کلام سُنا ایمان لائے اور وے گنتی میں تخمیناً پانچ ہزار مرد ہوگئے ۴

سچائی کو دبا سکتے ہیں پر روک نہیں سکتے اگرچہ رسول قید میں پر کلام الٰہی آزاد ہے (۲ تمطاؤس ۲-۹) (پانچ ہزار مرد ہوگئے) صرف یروشلم میں جہاں فریب سے دین پھیلانا نہایت مشکل تھا کیونکہ وہاں بڑی مخالفت تھی اور شروع دین کا بھی اُسی جگہ سے تھا اور مسیح انہیں کے درمیان مصلوب بھی ہوا تھا اور وقت بھی بعید نہ تھا اُسی وقت کی بات ہے پس پانچ ہزار کا ایسا جلد وہاں عیسائی ہوجانا باوجود ایسی مخالفت اور تکلیف کی برداشت کے صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہہ قدرت الٰہی تھی (ف) اِسکے بعد اور بہت لوگ عیسائی ہوئے (اعمال ۵-۱۴) مرد اور عورتیں گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُن میں شامل ہوئے تھے (اعمال ۶-۱) جب شاگرد بہت ہوئے یونانی عبرانیوں سے کُڑکُڑانے لگے (اعمال ۶-۷) شاگردوں کا شمار یروشلم میں بہت ہی بڑھگیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا (اعمال ۲۱-۲۰) کتنے ہزار یہودی ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرت مند ہیں

(ف) کریزاستم صاحب کہتے ہیں کہ (لوقا ۹-۱۳) میں جو لکھا ہے کہ تم اُنہیں کھانے کو دو اُس کی تکمیل اب ہوتی ہے اُسوقت پانچ ہزار مرد تھے جنہیں کھانا دینا منظور تھا اسوقت بھی پانچ ہزار ہیں جو شاگردوں کے ہاتھ سے روحانی روٹی کھاکے پہلے پہل سیر ہوئے ہیں اور دونوں معجزے شام کے وقت ہوئے تھے جس نے پہاڑ پر پانچ ہزار آدمیوں کے بدنوں کو کھانا کھلایا تھا اب وہ اپنے حواریوں کے ہاتھ سے پانچ ہزار روحوں کو زندگی کی روٹی کھلاتا ہے اور رفتہ رفتہ ساری دنیا کو اُن کے وسیلے سے زندگی بخش کھانا کھلاویگا (ف) منادوں کی تسلی ایمانداروں کی کثرت سے بہت ہوتی ہے جیسے منادوں کی ثابت قدمی سے ایمانداروں کی جماعتیں مضبوطی پاتی ہیں (ف) جماعتیں مرغزار کی مانند ہیں جسقدر گھاس کاٹا جاتا ہے اُسیقدر زیادہ بڑھتا ہے

۵ (۵) اور دوسرے دن یوں ہوا کہ اُن کے سردار اور بزرگ اور فقیہہ

یعنے سانیڈرم کی بڑی مجلس جمع ہوئی (متی ۲-۴) یہہ مجلس ۷۲ شخصوں کی تھی اور انہیں فرقوں کے لوگ اُسمیں شامل تھے (سردار) یعنے وہ لوگ جو با طاقت تھے (بزرگ) یعنے دانا اور باتجربہ لوگ جنکی سب عزت کرتے ہیں (فقیہہ) یعنے وہ لوگ جو علم الٰہی میں بتحر رکھتے ہیں (ف) ایسے لوگ سب جمع ہوے تاکہ مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھیں اور خدائی قدرت کا مقابلہ کریں

(فٹ) ایسے ہی لوگ ہمیشہ بھاری مقدمات پر فکر کرنے کو جمع ہوا کرتے ہیں پر اگر اُنمیں خدا کی روح نہ ہو تو کبھی غلطی سے نہیں بچ سکتے خاصکر روحانی مقدمات میں دنیاوی حکمت ہرگز کارآمد نہیں ہوتی ہے (فٹ) وے تو بدی کے منصوبہ پر جمع ہوئے ہیں پر وہاں سے بھی کچھہ فایدہ نکلتا ہے کہ اب تک مسیحی منادی زیادہ تر مشہور نہیں ہوئی تھی اب اِس مجلس کے سامھنے آنے سے یہہ بات زیادہ مشہور ہوجاتی ہے اور خدا کی گواہی اُنکی بڑی مجلس پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور خدا سے قدرت پاکے غریب مچھوے دنیاوی بڑی حکمت کا کیسا عمدہ مقابلہ کرکے اُنہیں بند کرتے ہیں اور دین عیسائی زیادہ تر ثابت ہوجاتا ہے اور یہودیوں کی شرارت بھی خوب کھلجاتی ہے

۶ (۶) اور سردار کاہن حنّا و قیافا اور یوحنّا و اِسکندر اور جتنے سردار کاہن کے گھرانے کے تھے یروشلم میں جمع ہوے

(سردار کاہن) دیکھو (متی ۲۶-۱۷) کی تفسیر کہ رومیوں نے سردار کاہنونکو ہمیشہ اپنی مرضی سے موقوف اور بحال کرکے کتنے سردار کاہن بنا دیئے تھے (قیافا) اور اُس کے پانچ بیٹے نوبت بہ نوبت سردار کاہن ہوئے تھے (فا) حنّا و قیافا یہہ وہ لوگ ہیں جن کے سامھنے خود مسیح خداوند ملزم ٹھہرایا گیا تھا (فٹ) حنّا کا نام قیافا کے نام سے پیشتر آتا ہے کیونکہ حقیقی سردار کاہن وہ تھا اگرچہ قیافا بھی رومیوں سے بنایا گیا تھا ملکی طور پر پر شریعت کے طور پر حنّا ہی تھا (فٹ) مسیح کو پہلے حنّا کے پاس لے گئے تھے (یوحنّا ۱۸-۱۳) اسیواسطے کہ وہ بزرگ تھا

(جمع ہوئے) کون جمع ہوئے سب حاکم جو یروشلم میں تھے سب بزرگ سب شرع کے مفتی (ف) کہاں جمع ہوئے یروشلم میں جہاں مسیح مصلوب ہوا اور جہاں شاگردوں کی نسبت پیش گوئی بھی ہوئی تھی کہ تم بھی یروشلم میں دُکھہ اُٹھاوگے (فٹ) یہہ وہی یروشلم میں ہے جہاں لوگ چھٹکارہ کے منتظر تھے (لوقا ۲-۳۸) (فٹ) مسیح خداوند کو طفلی میں یروشلم کے بادشاہ ہیرودیس

نے مارنا چاہا تھا پر کیا کر سکا آج وہی جماعت ہے جس نے ہیرودیس سے کہا تھا کہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہوگا یہہ جماعت مسیح
کی کلیسیا کو بچپن میں مارنا چاہتی ہے پر کیا کر سکتی ہے اِسطرح سارے مخالف مسیح کے شرمندہ ہونگے

(۷) اور اُنکو بیچ میں کھڑا کرکے پوچھا کہ تم نے کس قدرت اور کس نام سے یہہ کیا ۷

(بیچ میں) یہہ اِسلئے کہ وے لوگ بشکل دایرہ بیٹھے تھے جب عدالت کرتے تھے (کسقدرت کس نام سے یہہ کیا) کیا عمدہ
سوال ہے جسمیں خود پھنسے پڑے ہیں جس کے جواب میں اچھی مار کھا سکتے ہیں جو عین مطلب اور خلاصہ مسیحی منادی کا ہے وہ نہیں
کہہ سکتے کہ یہہ کیا جھوٹھا غوغہ ہے کیونکہ لنگڑے پر معجزہ تو ضرور واقع ہوا ہے جسکا انکار نہیں کر سکتے پر چاہتے ہیں کہ اُس پر خاک ڈالنا چاہتے
ہیں پوچھتے ہیں کہ کس قدرت کس نام سے ہوا وہ اشارہ کرتے ہیں کہ کیا یہہ تم نے جادو سے کیا یا کسی دیو اور شیطان کی
قدرت سے ہوا
(ف۱) ایک وقت اُنہوں نے مسیح خداوند کے معجزات کے حق میں بھی یہی کہا تھا کہ باعلزبول دیوؤں کے سردار کی
مدد سے دیوؤنکو نکالتا ہے (لوقا ۱۱-۱۵ و یوحنا ۸-۴۸) (ف۲) کس نام سے یہہ نام کا لفظ پہلے پطرس نے زور دیکے ہیکل میں سنایا
تھا کہ مسیح کے نام سے یہہ ہے (اعمال ۳-۶ و ۱۲ و ۱۶) یہی لفظ اُنہوں نے پکڑ لیا کہ کس نام سے کیا اُسکا نام بتلاؤ (تم نے کیا)
لفظ تم نے پر وہ زور دیکر بولتے ہیں یعنے تم جو جلیلی لوگ ہو یہہ کام تم نے کیا یہہ معجزہ تم سے ہوا نہ خدا سے اور تم نے کسی غیر کی
قدرت سے کیا ہے اُنکا منشا یہہ ہے کہ رسولوں کو ملزم ٹھہراویں کہ تم نے یہہ کام کیا ہے نہ خدا کی قدرت سے مگر کسی غیر معبود
کے نام سے اور جبکہ اِس بات پر زور دینگے تو (استثنا ۱۳ باب) کے موافق یہہ لوگ واجب القتل ہونگے اور اِس حیلہ سے
اُنہیں مار ڈالینگے (ف۳) تعلیم کا ذکر نہیں کرتے کہ تم کیا تعلیم دیتے ہو جانتے ہیں کہ وے تعلیم میں ہمیں خوب دبالینگے جیسے
اُن کے خداوند نے ہم سبھوں کے منہہ پھیر دیئے تھے پر معجزہ کی تفتیش کرتے ہیں کہ کس قدرت سے ہوا حالانکہ معجزہ کے
سبب سے ناراض نہیں ہیں کیونکہ کسیکا نقصان نہیں ہوا بلکہ ایک آدمی کا بھلا ہوا ہے ناراض تعلیم سے ہیں پر ناراضگی کی بات کو دل میں
چھپاکے دوسری بات میں اُنہیں مغلوب کرنا اور مارنا چاہتے ہیں شاباش ہے ایسے انصاف کی مجلس کو (ف۴) سب لوگوں کو خاصکر
اہل اختیار کو اِس مقام پر سوچنا چاہیے کہ کسی مجرم پر کوئی اور رنج دل میں رکھکر اور طرح سے الزام لگانا کیسی بدی ہے یہہ وہی روح ہے
جو اُن ریاکار یہودیوں میں تھی عیسائیوں کا یہہ کام نہیں ہے پر افسوس ہے کہ بہت لوگ ایسا کام کرتے ہیں

(۸) تب پطرس نے روح القدس سے معمور ہو کے اُنکو کہا اے قوم کے سردارو اور اسرائیل کے بزرگو ۸

(معمور ہوکے) بموجب اُس وعدہ کے جو مسیح نے کیا تھا (مرقس ۱۳-۱۱) کہنے والے تمہیں نہیں ہو بلکہ روح القدس ہی (لوقا ۲۱-۱۵) میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دونگا کہ تمہارے سب مدعی خلاف کہنے اور سامہنا کرنیکا مقدور نہ رکھینگے - وہی وعدہ اسوقت خداوند نے پورا کیا (ف) وہ روح القدس سے معمور ہوگیا اُسیوقت نہ پہلے سے نہ مقدمہ کے بعد مگر جب اُسے حاجت ہوئی اُسیوقت روح عنایت ہوئی اسی طرح پولوس وقت پر روح سے معمور ہوگیا تھا (اعمال ۱۳-۹) روح تو پہلے سے ایمانداروں کو بخشی ہوئی ہی مگر ضرورت کے وقت جب روح پاک اپنا کام کرتی ہی تو اُسے روح سے معمور ہونا کہتے ہیں (ف۲) جیسے اسوقت پطرس روح سے معمور ہوا اسیطرح سب عیسائی بوقت ضرورت مناسب ہدایت روح سے پاتے ہیں بشرطیکہ وہ عیسائی ہوں

(ف۳) یہہ وہی پطرس ہی جس نے لڑکی سے ڈرکر خود بخود بُری طرح مسیح کا انکار کیا تھا اب بڑی عدالت کے بیچ میں حاضر ہی اور مسیح کا نام لینے سے نہیں ڈرتا بلکہ اُن کی عین مخالفت میں دلیری سے اقرار کرتا ہی یہہ اِس میں کون بولتا ہی اتنی ہمت اتنی طاقت اتنی دلیری اتنی بیبا کی کہانسے آگئی روح القدس سے آگئی اگرچہ ہم روح القدس کو نہیں دیکھتے پر اُسکے کام خوب دیکھتے ہیں (ای قوم کے سردارو) اقرار کرتا ہی کہ بیشک تم سردار لوگ ہو عوام کے کان اور زبان تم ہو جو تمہیں کہا جاتا ہی وہ سب کو کہا جاتا ہی تم اسرائیل کے بزرگ لوگ ہو

۹ (۹) اگر آج ہم سے اُس احسان کی بابت جو ایک ضعیف آدمی پر ہوا بازپرس کیجاتی ہی کہ وہ کیونکر چنگا ہوا

(بازپرس) یعنے اکثر بازپرس ہوا کرتی ہی بدی کے باب میں مگر آپ لوگ نیکی کے بارہ میں بھی بازپرس کرتے ہیں - اور یہہ معاملہ ہم سے کیا جاتا ہی نہ سب جہان سے کیونکہ سب سے بدی کے بارہ میں بازپرس ہوتی ہی ہم سے نیکی کے بارہ میں بھی - دیکھو یہی پطرس یوں کہتا ہی (۱ پطرس ۲-۲۰) اگر نیکی کرکے اور اسواسطے دُکھ اُٹھاکے صبر کرتے ہو تو یہہ خدا کے نزدیک فضیلت ہی (ف) اِسوقت اُن لوگوں کو شرم آنی چاہئے جو نیکی کے سبب لوگوں کو دُکھ دیتے ہیں وہ سب سے زیادہ تر بدکار ہیں اور وہ جو نیکی کرکے دُکھ پاتے ہیں کیسے مبارک لوگ ہیں (ف) عیسائیوں کا یہہ حصہ ہی کہ نیکی کرنا اور دُکھ اُٹھانا (ف۳) دنیا میں بہت سے بدکار ایسے بھی ہیں جو سزا انہیں پاتے ہیں مگر عیسائی لوگ اگرچہ سانپ کی مانند ہوشیار اور کبوتر کی مانند بے بد ہوویں تو بھی دکھہ پاتے ہیں اِسلئے کہ دُکھہ اُنکا حصہ ہی (چنگا ہوا) یہہ وہی لفظ ہی جو (آیت ۱۲) میں نجات کا لفظ ہی کیونکہ اُسکے بدن کی صحت اُس کے روح کی نجات کا نشان تھا

۱۰ (۱۰) تو تم سب اور اسرائیل کی ساری قوم کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے جسکو تم نے تصلیب کیا اور جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اُسی سے یہہ شخص تمہارے سامھنے چنگا کھڑا ہی

(ساری قوم) یعنے ہم لوگ جو رسول اللہ ہیں تمہارے وسیلہ سے جو قوم کے حاکم ہو ساری قوم کو مطلع اور خبردار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں (یسوع مسیح ناصری) یعنے اُسکا وہ نام جو تم تحقیر کے طور پر بولتے ہو اور ناصری کہتے ہو ہم اُسے چھپانا نہیں چاہتے اُسکا وطن ضرور ناصرہ تھا

(تم نے تصلیب کیا) تمہارے منہہ پر تمہیں الزام دیتے ہیں اور ہم اُس کے تصلیب ہونے سے شرم نہیں کھاتے اور صلیب کے منکر بھی نہیں ہوتے (ف) تم نے تصلیب کیا خدا نے اُٹھایا اب وہی ناصری شخص یسوع جو فی الحقیقت مسیح ہی جو تمہارے ہاتھوں سے مصلوب ہوا اور مر گیا تھا اور پھر جیا ہی اور آسمان پر چڑھ گیا ہی اُسنے یہہ معجزہ کیا ہی وہ پہلے دنیا میں معجزے کرتا تھا اب آسمان پر سے معجزہ کرتا ہی (ف) جو قصور تم نے ہم پر لگایا کہ تم نے یسوع کے نام سے معجزہ کیا ہی یہہ بات فی الواقع سچ ہی ضرور ہم نے اُس کے نام سے معجزہ کیا ہی جس بات کو تم قصور بتلاتے ہو اُس بات پر ہمارا فخر ہی (ف) تم نے یسوع ناصری کو مصلوب کیا خدا نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا پس خدا اُسکا مخالف نہیں تھا اب یہہ معجزہ جو ہوا کسی دوسرے معبود کے نام سے نہیں ہوا ضرور یسوع کے نام سے ہوا یسوع میں ہو کے یہوواہ نے اپنے لوگوں سے ملاقات کی ہی (ف) رسول اسوقت قوم کے سرداروں کو عام رعایا کی نسبت زیادہ ملامت کرتا ہی اور عین عدالت کے درمیان بڑی جرأت سے اُنکا گناہ ظاہر کرتا ہی (اعمال ۳-۱۷)

(ف) اسوقت سردار لوگ نہیں بولتے کہ ہم نے اُسے مصلوب نہیں کیا تم غلط دعوی کرتے ہو جیسے مسلمان لوگ چھہ سو برس بعد پیدا ہو کے کہتے پھرتے ہیں پس جو کام اُن سے ہوا وہ اُسکا کیونکر انکار کریں (ف) اسوقت سردار نہیں کہتے ہیں وہ جی نہیں اُٹھا تم اُسے رات کو قبر میں سے چرا لیگئے اُنکا منہہ بند ہی وہ جانتے ہیں یہہ ہماری جھوٹی تہمت اُنپر ہی (چنگا کھڑا ہی) آیت ۱۴ اسے بھی ظاہر ہی کہ وہ لنگڑا اُسوقت صحت پائے ہوئے وہیں اُن کے سامھنے حاضر تھا اسوقت خدا کی قدرت اُن کے سامھنے موجود تھی جسکا وے انکار نہیں کرسکتے اُسی کے دباؤ سے دبے ہوئے ہیں اور رسول لوگ قدرت کی حمایت سے غالب ہو کے بولتے ہیں +

۱۱ (۱۱) یہہ وہ پتھر ہی جسے تم معماروں نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا

(تم معمار) یعنے دین کے معلم (متی ۲۳-۲) جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہو یا دین کے اُستاد ہو (یوحنا ۳-۱۰) (کونے کا سرا) جو ساری عمارت کو سنبھالتا ہی جو دو دیواروں کو ملاتا ہی (ف) مسیح خداوند کونے کا سرا ہی اُس سے خدا اور آدمیوں کے درمیان میل ہوتا ہی اور یہودی و غیر قوم دونوں ملکر ایک قوم خدا کے لئے ہوتی ہیں (ف) یہہ ایک پیشگوئی تھی (زبور ۱۱۸-۲۲) وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی اور یہہ خداوند سے ہوا جو ہماری نظروں میں عجیب ہی (ف) اِس پیشگوئی کی یہہ تفسیر کہ اُس پتھر سے مراد مسیح ہی جو یہود کے معلمان سے رد ہوا اور فی الواقع وہی دو دیواروں کا ایک کرنیوالا ہی خود مسیح خداوند نے اُنہیں معماروں کے سامہنے آپ کہا تھا کہ تم رد کروگے اب دوبارہ اُن کے سامہنے کہا جاتا ہی اور کیا عمدہ طور پر اب یہہ تفسیر پیش ہوتی ہی کہ مسیح نے فرمایا تھا کہ تم رد کروگے پطرس کہتا ہی کہ اب تم اُسے پورا کر چکے اور مسیح کونے کا سرا ہو چکا جو اب خدا کے دہنے ہاتھہ پر ہی (۱ پطرس ۲-۶ سے ۸) کو پڑھو (ف) یہودی لوگ پہلے بھی جانتے تھے کہ یہہ آیت زبور کی ضرور مسیح کے حق میں ہی اب پوری صحت اُنکے بارہ میں تمام ہوئی ہی

۱۲ (۱۲) اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پاویں

(کسی دوسرے سے نجات نہیں) سب کی نجات اُسپر موقوف ہی تمہاری بھی اور غیر قوم کی بھی اور ہماری بھی وہ سارے بنی آدم کی امیدگاہ ہی (جس سے ہم نجات پاویں) نہ آنکہ نجات پا سکتے ہیں مگر یہہ کہ پاویں یعنے ضرور پانا چاہیئے (ف۱) زمین آسمان میں کسی طور سے نجات ملسکتی ہی تو اِسی طور سے ملتی ہی دوسری صورت نجات کی نہیں ہی (ف۲) آدمی کے لئے موت کے بہت سے وسیلے ہیں مگر زندگی کا ایک ہی وسیلہ ہی بیماریاں بہت ہیں مگر علاج ایک ہی ہی (ف۳) آدمیوں نے بہت سے نام پیدا کئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ نجات مسیح پر موقوف نہیں بلکہ دل کی حالت پر ہی یا پیروں فقیروں یا خیرات و ریاضات بدنیہ پر اِسیطرح ہر ایک فرقہ بلکہ ہر ایک آدمی دل سے نئی بات نکالتا ہی اور دین کو ایک خیالی امر ٹھہراتا ہی پر بائبل سکھلاتی ہی کہ نجات صرف مسیح پر موقوف ہی یا مسیح کو نجات کے لئے قبول کر و یا نجات سے ہاتھہ دھوؤ جیسے دایرہ کا ایک ہی مرکز ہوتا ہی۔ ویسے ہی نجات کا ایک چشمہ ہی اور وہ مسیح کا نام ہی نہ کسی پیر کا نہ کسی بزرگ کا نہ کسی شہید کا نہ کسی نبی کا (۱ یوحنا ۵-۱۲) جس کے ساتھہ بیٹا ہی اُس کے ساتھہ زندگی ہی جس کے ساتھہ خدا کا بیٹا نہیں اُس کے ساتھہ زندگی نہیں (ف۴) مسیح کا نام نہ صرف آسمان پر جلال ہی مگر آسمان کے نیچے زمین پر بھی کیونکہ دنیا میں اُس کی بڑی حاجت ہی (متی ۹-۶) تاکہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی پس سب آدمی اُس کے ہر دو جہان میں محتاج ہیں

(ف) یہودی کہتے تھے کہ نجات خدا کے نام سے ہے پطرس کہتا ہے کہ یہہ خدا کا نام جس سے نجات ہے مسیح کا نام ہے کیونکہ
مسیح خدا ہے (ف) توریت میں حکم تھا کہ ہر نبی جو معجزہ کرے خدا کے نام سے معجزہ کرے اُسوقت رسولوں نے جو معجزہ کیا تو مسیح
کے نام سے کیا پس مسیح خداوند خدا ہے

(ف) ہم اِس سے نجات نہیں پا سکتے کہ ابراہیم کی اولاد ہیں (متی ۳-۹) اور اِسی طرح موسیٰ پر بھی امید رکھنا بیفایدہ
ہے (یوحنا ۵-۴۵) اسیطرح کسی اور موہوم مسیح کی انتظاری بھی ناجایز بات ہے (متی ۲۱-۳۷) یہی یسوع مسیح آخری نبی ہے نجات کے لئے
(۱ تمطاوس ۲-۵)

(ف) نجات کی دو قسمیں ہیں روحانی نجات جو شیطان کی قید سے ہے جسمانی نجات جو جسمانی دکھوں سے اور غیر قوم کی
ماتحتی سے ہے پس یہہ دونوں قسم کی نجات اِسی یسوع مسیح سے ہے نہ کسی غیر سے (ف) پہلے (اعمال ۲-۳۷) میں منادی سنیوالوں
کے دل چھد گئے تھے کیا اسوقت اِن لوگوں کے دل بھی چھد گئے ہرگز نہیں اِسکا سبب یہہ تھا کہ مسیح بہتوں کے گرنے اور
اُٹھنے کے لئے مقرر ہوا ہے یاد کرو کہ شمعون نے کیا کہا تھا (لوقا ۲-۳۴) یہہ اِسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے
اور خلاف کہنے کے نشان کے واسطے رکھا ہے

(ف) دیکھو خدا کی قدرت کہ کیفا پہلے قیافا کے سامہنے کیسا ڈرا تھا اب کہ روح القدس آیا تو قیافا کیفا کا مقابلہ نہیں
کر سکتا۔ پہلے کیفا گرا جب خدا نے کیفا کو اُٹھایا قیافا گرتا ہے کیفا اُٹھتا ہے اور سبب یہی ہے کہ قیافا نے کونے کے پتھر کو رد کیا اور
اُس سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا (متی ۲۶-۶۴) اِس کے بعد تم اِنسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے
بادلوں پر آتے دیکھوگے۔ اِسوقت ہم کچھہ آئنہ میں دھندھلا سا دیکھتے ہیں (لوقا ۲۰-۱۸) ہر ایک جو اِس پتھر پر گریگا چور چور ہو جاویگا
اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا۔ قیافا اُس پتھر سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا مگر کیفا ایک زندہ پتھر ہے جو اُسپر بنایا گیا (متی ۱۶-۱۸)
اِن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ اِنسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت میں آتے نہ دیکھیں
اسوقت کلیسا کے درمیان مسیح کی قوت و طاقت کو کیفا اور اُس کے ساتھی کیسے خوبی کے ساتھہ دیکھتے ہیں پھر دیکھو
(۱ پطرس ۲-۴) کو

(ف۱۱) جو حال کیفا اور قیافا کا ہے وہی حال حنا و یوحنا کا ہے (یوحنا ۱۸-۱۵) کہ حنا گرجاتا ہے اور یوحنا اُٹھتا ہے (ف۱۲)
یہاں لکھا ہے کہ نجات صرف مسیح سے ہے پر بعضے لوگ اپنی دانائی سے مسیح کے ساتھہ اپنی نماز روزہ خیرات و ریاضات وغیرہ
کو بھی نجات کے لئے شامل کرتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وے اِس ایک نام کے ساتھہ دوسری چیزوں کو
ملاتے ہیں اُنسے چوکس رہنا چاہئے (ف۱۳) مسیح کا نام جسپر نجات موقوف ہے صرف کلام میں نظر آتا ہے اگرچہ انسان کی تمیز

میں بھی کچھہ حمکتا ہی مگر بدون ہدایت کلام کے ظاہر نہیں ہوسکتا ہی یہہ بیان نہایت غور طلب ہی (ف) خداکے بیٹے کا نام سبھوں سب میں ہی اسی نام پر ہر ایک ایماندار خوشی کرتا ہی اور ہر بے دین اسی نام سے کانپتا ہی سارے بے ایمانوں کو اسی نام سے دشمنی ہی دنیاوی لوگ ساری نصیحتیں قبول کرتے ہیں پر ایسے نام سے جلتے ہیں لیکن ہماری امیدگاہ جہاں روح امن پاتی ہی یہی نام ہی

۱۳ (۱۳) جب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بےعلم اور اُمّی آدمی ہیں تو تعجب کیا اور اُنہیں پہچانا کہ یسوع کے ساتھہ تھے

(دریافت کیا) یعنے لوگوں سے پوچھکر اُن کی کیفیت دریافت کی کہ یہہ کون ہیں جو ایسی جرات سے باتیں کرتے ہیں (بے علم) اصل زبان میں ہی بےحرف یعنے مدرسوں میں تعلیم نہیں پائی اَن پڑھہ لوگ ہیں (ف) یہہ ملامت عیسائیوں پر شروع سے لیکے آج تک چلی آتی ہی کہ بے علم لوگ ہیں اگرچہ اُن میں بعضے ایسے ایسے عالم بھی ہیں کہ جنکی ثانی مشکل سے کوئی دنیاوی عالم نکلیگا تو بھی اُنکی جماعت پر یہہ عیب لگایا جاتا ہی کہ وے بے علم ہیں تو بھی عالموں کے کان کترتے ہیں اور یہہ خدا کی قدرت ہی

(ف) عیسائی بے علم ہیں حواری بے علم تھے تب تو ضرور دین عیسائی خدا کی طرف سے ہی کیونکہ اہل علم کے خیال میں بھی کبھی عمدہ باتیں نہیں گذری جو عیسائی سناتے ہیں یہہ خدا کی طرف سے ہی اہل علم لوگ اپنے علم سے ایک دین بناکر کھڑا کرتے ہیں پر یہہ بے علم عیسائی ایسی باتیں بولتے ہیں کہ اہل علم کی بناوٹ برباد ہو جاتی ہی اِن بے علم لوگوں کی تعلیم نے سارے جہان کے اہل علم کی تعلیمات کو دبالیا ہی پس اِن بے علم لوگوں میں یہہ قدرت کہاں سے آئی خدا سے جو قادر ہی (ف) اگر کوئی آدمی کامل عیسائی ہونا چاہے اور اُس نے دنیاوی علوم بھی بہت سے پڑھے ہوں اور وہ بڑا دانا آدمی بھی ہو تو چاہئے کہ نادان اور بے علم ننھے بچے کے مانند ہو تب دانا ہوگا خدا کی قدرت اور اُس کی دانائی اُس میں جب تاثیر کریگی کہ وہ اپنے غرور کو چھوڑے (ف) یہود کے سرداروں کو اُن کی بےعلمی اور عمدہ جوابوں پر تعجب نہیں ہوا مگر اُنکی ہمت اور دلیری پر تعجب آیا کیونکہ وے نہ صرف اپنی جان بچانے کی فکر اُس عدالت میں کرتے تھے بلکہ اُن حاکموں پر دانائی سے حملہ کرتے تھے اور اُنہیں بڑا الزام دیتے تھے گویا اپنی جان سے ہاتھہ دھوکے باتیں کرتے تھے (ف) سرداروں نے اُنہیں بے علم بتلایا اور رسولوں نے اِس بات کو قبول کیا کہ ہم بے علم ہیں تو بھی تمام دنیا میں ایسی بات کسی نے نہیں سنائی جیسے اِن بے علم لوگوں نے سنائی اور نہ ایسی کتاب کسی دنیا کے مصنف نے تصنیف کی جیسی انجیل ہی جو بے علم لوگوں نے

ستانی تمام جہان کی کتابیں اُسکے مقابلہ میں ہیچ ہیں قرآن پُران کا کیا حوصلہ ہی کہ انجیل کے ایک لفظ کا بھی مقابلہ کرسکے یونانی حکمت کی کیا مجال ہی کہ اُس کے سامہنے دم مارے تمام دنیا اُس کی مغلوب ہی حقیقت میں اگرچہ وے شرارت اور جہالت سے کفر بکیں اور نہ مانیں مگر سچ مچ مات ہوئے پڑے ہیں اور اُن کی آواز ایسی ہی جیسے ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن بجتے ہیں پر کچی ٹھنٹھناہٹ انجیل سے آتی ہی اور یہہ باتیں نہ ہم اِس طورسے کہتے ہیں کہ ہم انجیل کے ماننے والے ہیں مگر ہم سچ کہتے ہیں کیونکہ ہم کچھہ دیکھتے ہیں اور دکھلاتے بھی ہیں (یسوع کے ساتھہ تھے) اب پہچانا کہ وہی اشخاص ہیں جو یسوع کے ساتھہ تھے ہم نے اُنہیں مسیح کے ساتھہ دیکھا تھا جب مسیح بھی اسی عدالت میں آیا تھا یہہ لوگ بھی وہاں موجود تھے بلکہ پطرس کہتا تھا کہ میں اُسے نہیں پہچانتا اور یوحنا بھی وہاں سردار کاہن کے گھر میں آیا تھا اُسوقت یہہ سب لوگ اِدھر اُدھر تھے تھے یہہ بیشک وہی ہیں ضرور اُس کے ساتھہ تھے۔ یا شاید اِس طرح نہ پہچانا ہو مگر اُنکا ملایم وخیراندیش مزاج دیکھہ کے مسیح کا مزاج یاد کیا ہو کہ اُسی قسم کے مزاج والے لوگ ہیں اور نام بھی اُسکا لیتے ہیں۔ راقم کے گمان میں صحیح بات یہہ ہی کہ خود اُن سے اور غیر لوگوں سے اور اُن کی باتوں سے اُنہوں نے دریافت کیا کہ یہہ مسیح کے ساتھہ تھے یہہ وہی لوگ ہیں (ف) اُنکا گمان تھا کہ اب مسیح سے خلاصی پائی وہ مرگیا مصلوب ہوکے اگرچہ جی اُٹھا تو بھی ہم نے اُس کے جی اُٹھنے پر بھی خاک ڈالی یوں کہہ کے کہ اُس کے شاگرد اُسے چورا لیگئے گویا یہہ بات دب گئی تھی لیکن یہہ تو پھر ظاہر ہوا وہ یسوع جسے ہم نے مار ڈالا تھا ان آدمیوں کے اندر ہوکے ظاہر ہوا وہی تکلیف یعنے گناہ پر ملامت اور ہماری ریاکاری پر افسوس اور غیر قوم کی بلاہٹ اور جسمانی یہودیت کی بربادی اور عیسایت کی ترقی پھر موجود ہی کیونکہ وہی عیسیٰ ظاہر ہوا ہی اُن میں ہوکے (ف ۲) اگر کوئی پوچھے کہ مسیح کا مزاج کیسا تھا تو چاہیے کہ کسی سچے عیسائی کی طرف ذرا دیکھیں کیونکہ مسیح اب بھی دنیا میں ظاہری عیسائیوں کے درمیان ہوکے

(۱۴) اور اُس آدمی کو جو چنگا ہوا تھا اُن کے ساتھہ کھڑے دیکھکے کچھہ خلاف نہ کہہ سکے ۱۴

(کھڑے دیکھہ کے) اب کھڑا دیکھتے ہیں اُسے جسے پہلے پڑا دیکھتے تھے یہہ تو بڑی بات ہی اِسلئے منہہ بند ہی اگرچہ دل میں اب بھی نرمی نہیں آئی کہ باوجود اسقدر قدرتی معائنہ کے خلاف بولنا تو چاہتے ہیں پر چونکہ وہ کھڑا ہی جسپر معجزہ ہوا تو بولنے کی جرات نہیں رکھتے عیسائی لوگ آدمیوں کے منہہ تو بند کرسکتے ہیں مگر دل کو نرم نہیں کرسکتے یہہ خدا سے ہی جب وہ فضل کرے (ف) دو باتیں ہیں جنسے عیسائی لوگ دشمنوں کا مُنہہ بند کرتے ہیں اول روحانی جرات اور باطنی تحریک سے خوشی کے ساتھہ بیریا بےغرض پاک منادی کرکے مُنہہ بند کردیتے ہیں دوئم جنہوں نے نجات پائی اُن کی طرف اشارہ کرکے ہیں کے

منہہ بند کرتے ہیں پس خلاصہ یہہ ہے کہ سچے دل سے سچائی پر گواہی دینا اور قدرت الٰہی کے مظہروں پر اشارہ کرنا یہہ دو باتیں ہیں جنسے مخالفوں کا منہہ بند ہو جاتا ہے

۱۵ (۱۵) پر اُنہیں عدالت سے باہر جانے کا حکم دیکے آپس میں صلاح کرنے اور کہنے لگے

(باہر جانیکا حکم، با ہر نکالتے ہیں اُنسے مجلس کو خالی کرتے ہیں پر جب خدا کی دانائی اور صلاح مجلس سے باہر نکالی جاوے تو کیا باقی رہیگا صرف بیوقوفی اور نادانی (آپسمیں صلاح) یہہ ہے وہ بات جو لکھی ہے کہ خداوند اور مسیح کے برخلاف منصوبے باندھتے ہیں (۲ زبور ۲) اب سچائی کو روکتے ہیں جیسے پولس نے کہا (رومی ۱-۱۸) وے سچائی کو ناراستی سے روکتے ہیں پر یہہ پتھر ایسا بھاری ہے جس سے اُن کی ہلاکت ہے (ذکریا ۱۲-۳)

(ف) افسوس ہے کہ اپنی نجات اور مسیح کی قدرت پر اِس مجلس میں کچھہ فکر نہیں کرتے مگر عیسایوں کا مُنہہ بند کرنا چاہتے ہیں (ف) میں جو اس کتاب کا لکھنے والا ہوں پہلے مسلمان تھا اور اسوقت سن وقوف سے گذر کر سن انحطاط کے قریب ہوں اور دس برس سے عیسائی ہوں میں سچ کہتا ہوں کہ اپنی گذشتہ عمر میں ہندو مسلمانوں کی مجلسوں کے درمیان میں نے خوب دیکھا ہے کہ وے ہمیشہ اپنی مجالس کے درمیان ناراستی سے سچائی کے روکنے میں از حد کوشش کرتے ہیں وے خدا سے ڈر کر کبھی اپنی نجات کا فکر نہیں کرتے اگر کوئی اُن میں سے کبھی کبھی راستی کی بات کرتا بھی ہے تو اُسے اُنسے جدا ہونا پڑتا ہے جسوقت پادری فنڈر صاحب سے مباحثہ کا بندوبست آگرہ کے معزز مسلمان وزیر خان صاحب کے گھر میں کرتے تھے تو وزیر خان نے صاف کہا بلکہ بار بار کہا کہ دیکھو بھائیو پادریصاحب کو دین محمدی کا ثبوت مانگنے کا موقع ہرگز نہ دینا مگر اُنکو اُنہیں کے دین کے فلاں فلاں مشکل مسایل میں اُلجھانا چاہیے پر ایسی باتوں سے کیا ہوتا ہے وے خدا سے لڑتے ہیں اور ابدی ہلاکت میں جاتے ہیں اُن میں انصاف نہیں بستا جہل مرکب میں پھنسے ہیں خدا اُنپر رحم کرے آجتک وہ اِسی طرح کے منصوبے باندھتے ہیں اور اپنے بد منصوبوں کے ساتھہ برباد ہو جاتے ہیں وے مُنہہ بند کرنا چاہتے ہیں مگر راستی کو پسند نہیں کرتے وے اُسی کو راستی سمجھتے ہیں کہ ہم نے فلاں شخص کا مُنہہ اپنی چرب زبانی اور عربی الفاظ اور اگر مگر سے بند کر دیا تب بڑی خوشی کرتے ہیں

۱۶ (۱۶) ہم اِن آدمیوں سے کیا کریں کیونکہ اُنہوں نے صریح معجزہ دکھلایا جو یروشلم کے سب رہنیوالوں پر ظاہر ہے اور ہم اُسکا انکار نہیں کر سکتے

(سوال) شاید کوئی کہے کہ جب شاگرد باہر نکالے گئے تھے تو اُنہیں کیونکر معلوم ہوا کہ ایسی صلاح کرتے ہیں جواب یہہ ہے کہ اُسی مجلس میں سے بہت لوگ سچے عیسائی ہو گئے تھے اُنہوں نے رسولوں کو خبر دی تھی۔ قیاس بھی چاہتا ہے کہ ایسی شرارت کی باتوں میں سب کے سب ہرگز متفق نہ ہوئے ہونگے بعض کی تمیز روتی ہو گی اُنہوں نے پوشیدہ صلاح کا اظہار باہر نکل کے فوراً کیا ہوگا آج کل بھی اِسطرح ہوتا ہے کہ شریروں کی مجلس میں سے بہت لوگ ٹوٹ آتے ہیں اور سب اُنکے اسرار کھولدیتے ہیں

(ف) اُنہوں نے شاگردوں سے الگ ہو کے صلاح کی کہ وے نہ سُنیں مگر خدا نے اُنکا منصوبہ ساری دنیا پر ظاہر کر دیا (ف) شریر تھوڑی دیر تک بہت خوشی کرتا ہے پر ابدی شرمندگی اُسکا حصہ ہے (ف) سچائی تین دن قبر میں رہتی ہے پر زندہ ہو کر مخالفوں پر فتوی دیتی ہے کیونکہ سچائی مر نہیں سکتی پر ذراسی دیر تک دب سکتی ہے (ہم اُسکا انکار نہیں کر سکتے) کوئی اُنسے کہتا کہ انکار کی ضرورت کیا ہے کیوں انکار کرنا چاہتے ہو یہہ توصین حق کی عداوت ہے مگر ہاں مسیح مصلوب پر جو حقیر اور غمزدہ تھا ایمان لانا نہیں چاہتے شیخی میں برباد ہونا چاہتے ہیں (ف) دیکھو شناخت تو اُنہیں ہو گئی کہ مسیح حق ہے مگر ایمان لانا نہیں چاہتے پس نہ ہر ایک جو پہچانتا ہے مانتا ہے پر پہچان کر وہی مانتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے

۱۷ (۱۷) پر اسلئے کہ یہہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہو اُنہیں خوب دھمکاویں کہ پھر اِس نام کا کسی سے ذکر نہ کریں

(زیادہ مشہور نہ ہو) یعنے یہہ بات پھیل نہ جاوے یہہ وہی لفظ ہے جو (۲ تمطاؤس ۲-۱۷) میں خورہ ہے جو پھیلتا ہے (ف) شاید اُنکا خیال تھا کہ صرف دھمکانے سے یہہ فرقہ دب جاویگا اور خطرہ دور ہو جاویگا یہہ کیسی نادانی کی بات تھی وہ نجانتے تھے کہ آگ کا پتیما شاگردوں کے دلوں میں جلتا ہے جس دین کی خدمت کرتے ہیں اور عیسائیت میں سرگرم ہیں (ف) دنیا کے لوگ عیسائیوں کے احوال سے ناواقف ہیں اور وہ اُنہیں اپنی مانند خیال کر کے منصوبے باندھا کرتے ہیں پر حقیقی عیسائیوں کے احوال سے وہ مطلق بیخبر ہیں (دھمکاویں) یعنے ڈراویں جسمانی سزا سے اپنی حکومت سے اور ایذارسانی سے اور سخت کلامی سے (ف) سچائی کی جڑ جب دشمن اُکھاڑ نہیں سکتا تو اُس کے گرد بڑی کوشش سے دیوار بناتا ہے کہ سچائی بند رہے باہر نہ نکلے

۱۸ (۱۸) اور اُنہیں بُلا کے حکم دیا کہ یسوع کے نام سے ہرگز باتیں نہ کرنا نہ تعلیم دینا

یعنے باتیں کر سکتے ہو اور تعلیم دے سکتے ہو مگر یسوع کے نام سے نہیں اُسکے نام سے ہرگز ایسا کام نہ کرنا (ف) دنیا کے لوگ

برداشت نہیں کرسکتے کہ نجات مسیح یسوع کے نام سے ہووے ساری باتیں پسند کرتے ہیں مگر یسوع کے نام سے جلتے ہیں -

(ف) دیکھو یہاں ایک بڑی دینی مجلس کا فتویٰ کیا ہی فتویٰ تو دیتے ہیں مگر کیسا غلط فتویٰ ہے پس یہہ کلیہ بالکل باطل ہے کہ معزز و مخصوص اشخاص کی رائے صحیح ہوتی ہے ہرگز نہیں کبھی صحیح کبھی غلط

(ف) شیطان کی بادشاہت میں سب سے بڑی خدمت یہہ ہے کہ منادی کرنیوالوں کو چپ کریں اُنکے کام کو روکیں -

(ف) یہہ لوگ یسوع کے نام پر باتیں کرنے سے منع تو کرتے ہیں مگر سبب نہیں بتلاتے کہ کیوں اُس کے نام پر باتیں نکیجاویں وہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس کی باتیں جھوٹھہ یا خطرناک ہیں مگر شرماتے ہیں یہہ سن کے کہ خدا کا کلام ہمارا مخالف ہے اور ہماری خطا کو ہم پر ظاہر کرتا ہے اس لئے اُس کے نام پر باتیں نہ کرنا (حکم دیا) یعنے مجلس کے آدمیوں نے دیکھو آدمی بھی حکم دیتے ہیں اور بعض وقت اُن کے حکم خدا کے حکم کے برخلاف ہوا کرتے ہیں (ف) مسیح نے حکم دیا کہ جا کے منادی کرو دنیا حکم دیتی ہے کہ اُس کے نام پر باتیں نہ کرنا نہ تعلیم دینا (ف) یہہ دو حکم ماننے ناممکن ہیں انمیں سے ایک مانا جاسکتا ہے کیونکہ ایک حکم دوسرے حکم کا مخالف ہے (ف) حاکم کے حکم پر عمل کرنا یہہ بھی خدا کا حکم ہے تو بھی شاگردوں نے اُسکو قبول نہیں کیا اِسلئے کہ حاکم کے احکام دنیاوی امور میں ماننے ضرور ہیں مگر روحانی باتوں میں حاکم کا حکم ماننا ہماری مرضی پر موقوف ہے کیونکہ کسی دنیاوی حاکم کو ہماری روحوں پر حکومت نہیں بخشی گئی روحوں پر صرف خدا حاکم ہے اِسلئے رسولوں نے اُن کے حکم کی پرواہ نہیں کی کیونکہ اُنہوں نے بیجا حکم دیا جہاں اُن کی حکومت نہیں چل سکتی ہے اِسلئے رسول صاف کہتے ہیں کہ یہاں آپ کی فرمانبرداری نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ ایسے معاملہ میں خدا کی فرمانبرداری واجب ہے ہم لوگ لڑائی فساد کچھہ نہیں کرتے تسپر بھی اگر کوئی سزا آپ لوگ ہمیں دو تو قبول ہے

(ف) لوگ بہت ذکر کرتے ہیں دل کا اور تمیز کا کہ دل کیا چاہتا ہے اور تمیز کیا کہتی ہے مگر یہاں نہ صرف انسانی تمیز ہے اور نہ دل کی خواہش ہے لیکن ایک اور تمیز ہے جو خدا کے حکم سے منور نظر آتی ہے جس میں غلطی نہیں ہے انسانی روح میں جو جوش پیدا ہوا کرتے ہیں ہمیشہ درست نہیں ہوتے خدا کے کلام کی تحریک ہمیشہ درست ہے

(۱۹) پر پطرس اور یوحنا نے جواب دیکے اُنکو کہا تمہیں انصاف کرو کہ خدا کے نزدیک یہہ درست ہے 19
کہ ہم خدا کی بات سے زیادہ تمہاری سُنیں (۲۰) کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے نہ کہیں 20

۱ پہلے سرداروں نے صلاح کی پوشیدگی میں پھر رسولونکو بلا کے وہ اپنا حکم سنایا مگر رسول لوگ نہیں کہتے کہ ہم پہلے آپس میں صلاح کرینگے اُسکے بعد جواب دینگے کہ تمہارے حکم کی تعمیل ہم کرینگے یا نہیں وہ فوراً جواب دیتے ہیں اُنہیں آپس کی

صلاح کی حاجت نہیں ہو اُن سب میں ایک ہی روح بستی ہو وہ سب متفق ہیں بغیر صلاح کے (ف) عیسائیوں کو چاہئے کہ الگ ہو کے مشورت کی پرواہ نرکھیں خاصکر دینی امور میں فوراً خدا کی روح سے جواب دینا چاہئے جیسے پطرس و یوحنا نے کیا اگر انہیں روح نے بتلایا کہ کیا کریں اور کیا بولیں اِسی طرح خدا ہماری بھی ہدایت کرتا ہو (متی ۱۰-۱۹) جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تمہیں دیا جائیگا

(ف) رسولوں کا ایسا جواب سرکشی نہیں ہو کیونکہ وے علانیہ اُسی وقت کہتے ہیں کہ ہم تمہارے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے جو مرضی ہو سو ہمارے ساتھہ کرو کیونکہ اِسی تعمیل سے ہم مجبور ہیں جیسے (دانیال ۳-۱۷ و ۱۸) میں بھی لکھا ہو (ف) رسول جو حکام سے اسوقت لڑتے ہیں جسمانی ہتھیاروں سے بغاوت کے طور پر نہیں لڑتے مگر روح کے ہتھیاروں سے لڑتے ہیں اور فساد کے طور پر نہیں لڑتے مگر دکھہ اُٹھانے پر راضی ہو کے لڑتے ہیں بڑا فرق ہو اِس نافرمانی میں اور اُس نافرمانی میں جو باغی لوگ حکام سے کیا کرتے ہیں

(حکایت) کہتے ہیں کہ لوتھر صاحب نے وارمز کی بڑی مجلس میں شہنشاہ کے سامنے کھڑے ہو کے کہا کہ جبتک آپ مجھے کلام کی گواہی سے ملزم نہ ٹھہرائینگے تب تک میں ایک لفظ کا بھی اِنکار نہیں کر سکتا کیونکہ تمیز کے برخلاف کرنے میں نہ کچھہ سلامتی ہو اور نہ مناسب ہو میں یہاں کھڑا ہوں اور کچھہ نہیں کر سکتا خدا میری مدد کرے

(ف) ایسے لوگوں کے کلام میں تلخی اور فساد اور بدگوئی نہیں ہوتی ہو اور ایسوں کے مُنہہ سے جب کلام نکلتا ہو تو بڑے زور اور دلیری کے ساتھہ نکلتا ہو خدا کی محبت ایسے لوگوں میں بستی ہو تب ہی تو وے آدمی کے حکم سے زیادہ خدا کا حکم مانتے ہیں وے صرف بولتے ہیں اور کچھہ نہیں کرتے اور اُن کے مُنہہ سے سچائی نکلتی ہو کیونکہ سچائی کی جڑ جو محبت الٰہی ہو اُن کے دلوں میں قایم ہو خدا ہم سب کو ایسا آدمی بنا دے

(ف) دیکھو عیسائی جماعت کا شروع یوں ہوا ہو اور جب کلیسیا کا شروع یوں ہوتا ہو تب وہ کلیسیا قایم رہتی ہو اور جہان کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہو اور اُسمیں کچھہ تعصب و دیوانگی نہیں پائی جا سکتی کیونکہ یہہ حالت نہ تعصب کی ہو نہ دیوانگی کی اور نہ اِس میں کسی جسمانی خواہش کو دخل ہو اِسیطرح پاک شروع کلیسیا کا ہو (ف) پطرس و یوحنا اِس وقت کچھہ حکام کے برخلاف نہیں کرتے بلکہ خدا کی طرف اپنے ہاتھہ اُٹھاتے ہیں گویا یوں کہتے ہیں کہ ہم لوگ اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں تو بھی حکم الٰہی کو نہ توڑینگے (ف) ہاں بعض باتیں ہیں جہاں تسامح کر کے چپ رہ سکتے ہیں جسمانی یا دنیاوی آرام کے لئے مگر ایسی باتوں میں چپ رہنا عین بغاوت الٰہی ہو

۲۱ (۲۱) تب اُنہوں نے اُنکو اَور دھمکا کے چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب اُنہیں سزا دینے کی راہ نہ پائی اِسلئے کہ سب لوگ اُس ماجرے کے باعث خدا کی حمد کرتے تھے

(لوگوں کے سبب) نہ اِنصاف کے سبب نہ خدا کے خوف سے نہ اپنی بہتری کے باعث مگر لوگوں کے سبب سے (ف) اکثر دنیاوی لوگ آپسمیں ایک دوسرے کا بہت لحاظ کرتے ہیں پر خدا کا خوف اُن میں نہیں ہے (ف) دیکھو اِسوقت عوام لوگ خواص سے زیادہ تر دانا اور حق بجانب نظر آتے ہیں پس ہمیشہ خواص میں حق کے امید رکھنا جایز نہیں ہے (ف) دیکھو ہمت کے ساتھہ سچائی پر گواہی دینا اکثر سلامتی کا باعث ہے اور خوف کے سبب سچائی کو چھوڑنا دشمنوں کو قوت دینا ہے اور آپ ہلاک ہونا ہے (ف) جسقدر دین عیسائی زیادہ پھیلتا ہے اُسیقدر دشمنی زیادہ بڑھتی ہے اور جسقدر دشمنی بڑھتی ہے اُسیقدر دُکھہ زیادہ ہوتا ہے اور جسقدر دُکھہ زیادہ ہوتا ہے اُسقدر مدد الٰہی اور طاقت بھی ملتی ہے پس عیسائی کلیسیا ہمیشہ شادیانہ بجاتی ہے گواہی دینے اور دُکھہ کے اُٹھانیسے (ف) دنیا کے لوگ اکثر دُکھہ اُٹھاتے وقت اپنے ظالموں کو گالیاں دیتے ہیں اور گستاخیاں دکھلاتے ہیں مگر عیسائی لوگ کچھہ بے ادبی نہیں کرتے صبر سے برداشت کرتے ہیں اور یہہ دلیل ہے کہ خدا اُن میں ہے جو صابر ہیں اور دنیا کی شرارت کو دیکھتا ہے اور حلم سے مہلتِ توبہ بخشتا ہے تا وقتیکہ انتقام کا دن آوے

(ف) دین عیسائی سب آدمیوں کی تمیز میں ایک کامل آزادگی پیدا کرتا ہے کیونکہ سب کی تمیز اُس آزادگی کی محتاج ہے اور ہر انسان اپنا اپنا ذمہ وار ہے اور یہہ ذمہ کوئی شخص پادریوں پر یا بزرگوں پر نہیں ڈال سکتا ہر ایک اپنی جوابدہی کا ذمہ وار ہے (ف) اگر کوئی آدمی چاہتا ہے کہ ملک ہندوستان میں بھی کامل آزادگی پیدا ہو جاوے جہاں کے لوگ روحانی غلامی میں مبتلا ہیں تو چاہیے کہ اِس ملک کی سرحدوں تک اِنجیل شریف کو پھیلاوے

۲۲ (۲۲) کہ وہ آدمی جسکے چنگا کرنے میں یہہ معجزہ ظاہر ہوا چالیس برس کے اوپر تھا

یہاں ایسی صاف گواہی ہے کہ اُس کے برخلاف کوئی کچھہ نہیں کہہ سکتا جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ یسوع مسیح جو موا تھا ضرور زندہ ہے اور دنیاوی حاکموں سے اور روحانی مخالفوں سے زیادہ تر زور آور ہے اور اپنے اعضا میں جو عیسائی ہیں موجود ہے اور یہہ کہ مسیح مصعود اپنے دشمنوں میں حکمرانی کرتا ہے ایسا کہ اُس کے کلام کو مخالف نہیں دبا سکتے اور اُس کے کام کا اِنکار نہیں کر سکتے اور نہ تاویل کر کے کچھہ خلاف بول سکتے ہیں نہ اُس کے بندوں کو ڈرا سکتے ہیں نہ اُس کی بادشاہت کو روک سکتے ہیں

۲۳ (۲۳) تب وے چھوٹکے اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کچھہ سردار کاہنوں اور بزرگوں نے
اُنکو کہا تھا بیان کیا

(۲۳ سے ۳۰) پطرس یوحنا کا چھوٹنا اور بھائیوں کے درمیان جانا اور سب کے ساتھہ دعا کرکے خدا کے سپرد ہونا مذکور ہی (چھوٹکے) جیسے بھیڑ بھیڑیوں کے پنجے سے چھوٹ جاتی ہی وے اسی طرح پھنس گئے تھے اب چھوٹ گئے نہ اپنی طاقت سے نہ مکاری اور فریب سے نہ رشوت دینے سے نہ حیلہ بہانے بنانے سے نہ وکیلونکی زبان درازی سے نہ حکام کی رعایت سے مگر خدا کی قدرت سے اُسی قدرت سے جو آجتک کلیسیا کی حفاظت کرتی ہی (اپنے لوگوں) یعنے چھوٹ کے کہاں گئے اپنوں میں گئے سارے عیسائی اپنے تھے ایک گھر ایک خاندان اگرچہ متفرق مقاموں کے لوگ عیسائی ہوتے ہیں توبھی روحانی یگانگت کے سبب سب اپنے ہیں کیونکہ ایک روح سب میں ہی

(ف) شاید کوئی خاص جگہ تھی جہاں یہہ سب اپنے لوگ جمع ہوکے دعا کرتے ہونگے یہاں اشارہ معلوم ہوتا ہی کہ جمع ہونیکا دستور اور ایک خاص جگہ کا تقرر عیسائیوں میں شروع سے ہی اور یہہ بڑی برکت کی بات ہی (ف) عیسائیوں کی بہتری اسمیں ہی کہ وے جمع ہونے سے باز نہ آویں ہمیشہ جمع ہوکر دعا کریں اور مناسب باتوں سے ایک دوسرے کی تقویت کریں

(ف) محبت کی آگ ہمیشہ ایذا اور دکھہ سے بھڑکتی اور اُسوقت دعا کا شعلہ اُٹھتا ہی جو آسمان تک پہونچ جاتا ہی اور برکات الٰہی کو کھینچتا ہی (ف) یہہ نہایت مناسب ہی کہ بھائیوں کو خوف اور خطرہ اور دُکھہ کی باتیں بھی سُنائی جاویں تاکہ خاص دعاؤں سے وہ سب مدد کریں (ف) تین باتوں میں دنیا کے درمیان سب ایماندار شراکت رکھتے ہیں ایمان میں صلیب کے اُٹھانے میں اور دعا میں اور یہہ شراکت اصولی ہی

۲۴ (۲۴) جب اُنہوں نے یہہ سُنا تو ایک دل ہوکے خدا کی طرف آواز بلند کی اور کہا اے خداوند تعالیٰ
توہی خدا ہی جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اُن میں ہی پیدا کیا

(آواز بلند کی) یعنے ایک آدمی نے مثل امام کے اپنی آواز بلند کی اور ساری جماعت وہی الفاظ اُس کے پیچھے بولتی تھی امام کی نسبت ذرا دھیمی آواز سے تب سب بولنے والے تھے خوبی کے ساتھہ (ف) مسیح کے گواہوں کا مُنہہ کبھی بند نہیں ہوتا ہی یا تو دنیا کے لوگوں کو خدا کا کلام سناتے ہیں یا ایک دوسرے کی ترقی کے لئے بولتے ہیں یا خدا سے باتیں کرتے رہتے ہیں

دعا کے درمیان (ف) عیسائیوں کے پاس سب سے اچھا اور تیز اور کارگر ہتھیار دعا اور آنسو ہیں اور جب بہت آدمی ملکے ایسے ہتھیار باندھتے ہیں تو وے بڑی بڑی مشکلات پر بھی فتحیاب ہوتے ہیں اور قلعونکو گرا دیتے ہیں

(ف) مسیح نے دو دعا کرنیوالوں کے درمیان مدد کرنے کو آنیکا وعدہ کیا ہے مگر یہاں اُسوقت بہت سے لوگ تھے (ف) یہہ الفاظ دعا جو ذیل میں متن کے درمیان مذکور ہیں یہہ وہ پہلے الفاظ ہیں جو دعا کے بارہ میں پہلے کلیسیا سے منقول ہیں گویا یہہ جماعت کی دعا کے پہلے الفاظ ہیں ہمارے نمونہ کے لئے (ف) اعمال رسل کی کتاب گویا ایک نقشہ ہے کلیسیا کا جب وہ زمانہ کے سمندر پر آسمانی بندر کی طرف سفر کرتی تھی (اے خداوند) دعا کی شروع کا لفظ ہے لفظ خداوند اصل زبان میں ایک خاص لفظ ہے جسکے معنے ہیں کل عالم کا مالک اور کامل حاکم (ف) واضح رہے کہ یہہ دعا ایک پہلا پھول ہے جو مسیحی صلیب کے تابعین میں سے نکلا تھا (ف) اُن لوگوں نے کل عالم کے مالک اور حاکم کو پکارا کیونکہ فضل کے طالب تھے اور جو کوئی کل عالم کا مالک ہے اور کامل حاکم ہے وہی فضل کا بھی خدا ہے

(ف) مارشیان ایک بدعتی آدمی تھا اُسنے اور اُس کی مانند بعض لوگوں نے بھی کہا ہے کہ دین کا خداوند اور ہے اور زمین آسمان کا خداوند اور ہے مگر کلام الہی سب چیزوں کا مالک ایک ہی خداوند کو بتلاتا ہے (ف) عیسائیوں کا خدا نہ کوئی بشر ہے اور نہ کوئی بت ہے اور نہ کوئی وہمی اور خیالی خدا ہے بلکہ وہ خدا ہے جو حقیقی خالق اور مالک ہے اور قادر مطلق ہے (ف) تنگی کے وقت عیسائیوں کا بھروسہ قادر مطلق خدا پر ہے اِس یقین کے ساتھ کہ خدا کے سارے وعدے مسیح میں پورے ہوتے ہیں (ف) یہہ معرفت الہی کا ایک بڑا بھید ہے کہ جب میں کمزور ہوں تو میرے باپ کا زور میرا زور ہوتا ہے اور اِسی لئے جب میں کمزور ہوں تب ہی زور آور ہوں کیونکہ اُسوقت سچے خدا کا زور میرا زور ہوتا ہے (۲ قرنتی ۱۳-۴) کہ اگرچہ کمزوری سے مصلوب ہوا تو بھی خدا کی قدرت سے جیتا ہے اور ہم بھی اُس میں کمزور ہیں پر اُسکے ساتھ خدا کی قدرت سے تمہاری خاطر جیئنگے

۲۵ (۲۵) اور اپنے بندے داؤد کی زبانی کہا کیوں غیر قوموں نے دھوم مچائی اور لوگوں نے باطل خیال کئے

یعنے ٹھیک لکھا ہے (۲ زبور ۱ و ۲) میں (بندے داؤد) داؤد پیغمبر خدا کا بندہ تھا اگرچہ ہر کوئی خدا کا بندہ ہے پر یہاں لفظ بندہ کا ایک خاص طور پر ہے جو مقدسوں کی نسبت آتا ہے داؤد مسیح کا نمونہ بھی تھا اور مسیح بھی من وجہ خدا کا اخص بندہ ہے (ف) داؤد مسح کیا گیا مسیح بھی مسح کیا گیا خدا سے داؤد کی سلطنت کے برخلاف خاص خاص فساد اُٹھے مسیح کی سلطنت کے خلاف بھی خاص فساد اُٹھتے ہیں خدا نے داؤد کی حفاظت کی مسیح کی بھی کرتا ہے اور مفسدوں کو دفع کرتا ہے مطلب آنکہ (۲ زبور کا) مطلب جو داؤد کے حق میں پورا ہوا وہ مسیح کے حق میں بھی پورا ہوتا ہے اور گویا اب اُس مضمون کی تکمیل ہوتی ہے (ف) اِس دوسری زبور

سے عہد جدید میں نقل کی گئی ہے (اعمال ۴-۲۵ و ۱۳-۳۳ عبرانی ۱-۵ و ۵-۵ مکاشفات ۲-۲۷ و ۱۲-۵ و ۱۹-۱۵) میں (لوگوں نے باطل خیال کئے) یعنے غیر قوموں نے دھوم مچائی اور لوگوں نے باطل خیال کئے یہاں لوگوں سے مراد خاص قوم بنی اسرائیل ہے پس مسیح کی مخالفت غیر قوم اور قوم دونوں سے ہوئی دیکھو (آیت ۲۷) (ف ۱) قوم اور غیر قوم ہر دو نے مسیح کی تحقیر کی اور وہی مسیح اِن دونوں کے لئے باعث برکت ہے (رومی ۱۵-۱۰) اے غیر قومو اُس کی قوم کے ساتھ خوشی کرو (ف ۲) قوم جسکے پاس صحیح خیالات کا وسیلہ یعنے کلام الٰہی موجود تھا اُسنے اپنی نفسانی خواہشوں کی آمیزش سے باطل خیال کئے غیر قوم جو کلام سے الگ تھی اُنہوں نے دھوم مچائی یعنے بے سر و پا اُچھلے کودے اُن وحشی گھوڑوں کی مانند جو ابھی کام میں نہیں لائے گئے (ف ۳) جب کلیسیا کے دشمن وحشیوں کی مانند غضب ناک ہوتے ہیں تو کلیسیا کو چاہئے کہ دعا میں مصروف ہووے کیونکہ انسان کے بے لگام ارادے خدا کی قدرت ہی سے رُک سکتے ہیں اسلئے اِس وقت کلیسیا دعا میں مصروف ہے

(۲۶) زمین کے بادشاہ اُٹھے اور سردار خداوند اور اُس کے ممسوح کے خلاف باہم جمع ہوئے ۲۶

یعنے بادشاہ اور حاکم جو یہوواہ ہے اُس کے برخلاف اور اُس کے مسیح کے برخلاف قوم اور غیر قوم کے سرداروں اور زمین کے بادشاہوں نے شرارت شروع کی (ف ۱) غیر قوم رومی لوگ تھے اور بادشاہ لوگ ہیرودیس کلاں اور پیلاطوس تھے اور سردار لوگ سانیڈرم کے ممبر تھے

(ف ۲) جب دشمنی ہوتی ہے اور عیسائی دعا کرتے ہیں تو اُن کی دعا میں خاصکر تین باتوں کی بہت رعایت ہوتی ہے اوّل بلا خوف جرات کے ساتھ دعا کیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا اُن کے ساتھ ہے تو کون اُنہیں ضرر پہونچا سکتا ہے دوئم بغیر حسد کے دعا کرتے ہیں خالص نیت سے کیونکہ بدی کے خلاف دعا کرتے ہیں نہ بدی میں جو دعا حسد کے ساتھ ہے وہ بد ہیں ہے اور اُس سے فایدہ نہیں ہوتا سوئم بغیر مغروری اور استہزا کے دعا ہوتی ہے کیونکہ نہ اپنے لئے دعا کرتے ہیں مگر خدا کے کام کے لئے دعا کرتے ہیں

(۲۷) سچ ہے کہ اِس شہر میں تیرے قدوس بیٹے یسوع کے خلاف جسے تو نے ممسوح کیا ہیرودیس ۲۷
اور پنطوس پلاطوس غیر قوموں اور اِسرائیلی لوگوں کے ساتھ جمع ہوئے

(بیٹے یسوع) لفظ بیٹے سے مراد یہاں پر بندہ ہے وہی لفظ ہے جو (اعمال ۳-۱۳ و ۴-۲۵) میں ہے (تو نے ممسوح کیا)

مسیح سے ممسوح کیا نہ جسطرح داؤد مسیح کیا گیا سموئیل کے جسمانی ہاتھہ سے جب اُسنے داود کے سر پر تیل ڈالا پر یسوع کو تو نے خود مسیح کیا روح القدس سے بے پیمایش اور بجید روح سے (ہیرودیس اور پنطوس) وہی ہیرودیس ہی جسکے پاس پنطوس نے مسیح کو بھیجا تھا جلیلی خیال کر کے (ف) یہودی و رومی ہر دو حاکم جمع ہو گئے یعنے اتفاق کیا مسیح کے برخلاف دشمنی کرنے کو اور یہہ مضمون زبور کی پیشگوئی میں مذکور تھا سو اِس شہر میں پورا ہوا

(۲۸) تاکہ جسکا ہونا تیرے ہاتھہ اور ارادہ نے آگے سے ٹھہرا رکھا ہی عمل میں لاویں ۲۸

اِسی قسم کی بات (اعمال ۲-۲۳) میں بھی مذکور ہی پہلے اُس کی تفسیر بھی دیکھو وہ لوگ متفق ہوے شرارت کے کام پر اور ظلم پر پر اُنکا یہہ اتفاق خدا کے ارادے کو پورا کرنیوالا ہوا اگرچہ وہ نہ سمجھے بلکہ بخیال خویش بدی کا منصوبہ باندھا خدا نے دنیا کی نجات مسیح کے وسیلہ سے ٹھہرائی تھی پر لوگوں نے اُس وسیلہ کو ناپسند کیا اور اُسے رد کرنا چاہا تو بھی سب سے بڑی نیکی اُن کی بدی سے ظاہر ہو گئی کہ اُنہوں نے چاہا کہ مسیح کو مار ڈالیں تو بھی خدا کا جلال اور آدم زاد کی نجات مسیح کی موت سے ظاہر ہوئی (ف) گذشتہ زمانہ کے کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اُنکا گناہ کیا ہی جنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا کیونکہ یہہ سب تو خدا کے ارادہ سے ہوا تب اُس بزرگ نے جواب دیا کہ خدا نے اُن بیدین ہاتھوں کو نہیں بھیجا کہ مسیح کو پکڑیں اور نہ خدا کی تقدیر کے سبب اُنہیں ضرورت ہوئی کہ ایسا کریں اُنہوں نے جو کیا آپ کیا ہاں خدا نے اُنکے ہاتھوں کو اپنی قوت سے روکا بھی نہیں اُنہوں نے خود مختاری سے سب کچھہ کیا جیسے آدم نے اپنی مرضی سے گناہ کیا تھا (ف) البتہ خدا تعالی بدی میں سے بھی اکثر نیکی نکالتا ہی سو اُسنے یہاں پر بھی نکالی تو بھی وہ بدی سے نفرت رکھتا ہی اور اُسکا بانی ہرگز نہیں ہی (ف) خدا کے گہرے ارادوں اور اُس کی عمیق راہوں میں فکر کرنا ہمارا کام نہیں ہی پر وہ قانون جو ہمارے لئے خدا سے مقرر ہوا اُسی کے موافق چلنا ہمارا فرض ہی اُس سے ہٹنا گناہ ہی اور وہ قانون یہہ ہی کہ سب لوگ آزادی اور خود مختاری کے ساتھہ نیک نیتی سے کام کریں سو اُنہوں نے اُس کے برخلاف کیا پس منتظم حقیقی نے اگر اس برخلافی میں سے کوئی عمدہ فایدہ نکالا تو یہہ اُن کی نیکی نہیں ہی جنہوں نے عمداً برخلافی کے چال کو اپنا قانون چھوڑ کے اختیار کیا ہی پس جو کچھہ اِن لوگوں نے کیا بُرا کیا اور الزام کے لایق ٹھہرے اور جو کچھہ خدا نے کیا خوب کیا اور شکر کے لایق کیا اور اگرچہ اُنہوں نے خدا کے ارادہ کو پورا کیا مگر چونکہ نیت بد تھی اِسلئے بدی کی سزا کے لایق ٹھہرے جیسے کہاوت مشہور ہی کہ (الاعمال بالنیات) یعنے کاموں کا بدلا نیتوں کے موافق ہی

۲۹ (۲۹) اور اب اے خداوند اُن کی دھمکیوں پر نگاہ رکھہ اور اپنے خادموں کو یہہ بخش کہ وے کمال دلیری سے تیرا کلام سناویں

(دھمکیوں پر) اب وہ دھمکیاں دیتے ہیں اب تک سرکشی سے باز نہیں آتے اُن کی دنیاوی حکومت مسیح کے دین کے ساتھہ لڑائی کرتی ہے (اے خداوند تو دیکھہ) ہمارے پاس دنیاوی حکومت اور قدرت نہیں ہے اور لڑائی تیرے ساتھہ ہے البتہ ایذا ہمیں ملتی ہے اور ہم خوف خطرہ میں ہیں اور ہمارا کچھہ جسمانی چارہ نہیں ہے مگر یہہ کہ اے خداوند تو اُن کی دھمکیوں پر نگاہ رکھہ (ف) مسیح کا جی اُٹھنا اور روح القدس کا نزول اور لنگڑہ کا چنگا ہونا یہہ تین بڑی گواہیاں موجود تھیں تو بھی وے نہیں مانتے پس بد اعتقادی اور بے ایمانی کو کوئی گواہی دور نہیں کر سکتی جب تک فضل الٰہی آدمی کے شامل حال ہووے (ف) دلکا قلعہ ہماری گواہی سے فتح نہیں ہو سکتا مگر خدا کی نظر رحمت سے

(ف) اسوقت شاگرد کیا مانگتے ہیں یہہ کہ دشمن غالب نہو اور یہہ کہ ہم لوگ خدا سے امن پاویں اور یہہ کہ مسیح کے نام سے نشان ظاہر ہوں تاکہ اُس کا جلال ظاہر ہو یہاں نہ کچھہ انتقام کا ذکر ہے نہ جسمانی جوش و خروش ہے نہ آگ کی طلب ہے کہ دشمنوں کو کھا جاوے جیسے (۲ سلاطین ۱ باب) میں ہے شاگردوں میں وہی روح آگئی جو مسیح میں تھی اور یہی سبب عیسائی دین کی فتحمندی کا ہوا ہے (ف) جب واعظ لوگ تلوار اُٹھاتے ہیں تو ضرور شکست کھاتے ہیں پر جب ہمت سے گواہی دیتے ہیں روح کے ساتھہ ہمیشہ فتحمند ہیں

۳۰ (۳۰) جب کہ تو اپنا ہاتھہ چنگا کرنے کو پھیلاوے اور تیرے قدوس بیٹے یسوع کے نام سے نشانیاں اور کرامتیں ظاہر ہوں

(قدوس بیٹا) یہہ لفظ یہاں بمعنی خادم اور بندہ کے ہے (چنگا کرنے کو) جیسے اعمال (۹-۳۴) میں ہے کہ مسیح تجھے چنگا کرتا ہے (اور ۱۰-۳۸) میں ہے کہ چنگا کرتا پھرا (ف) اِس لفظ میں شاگرد یہہ مانگتے ہیں کہ یسوع مسیح کے نام سے معجزے ظاہر ہوویں (ف) اُسوقت معجزوں کی درخواست ہم لوگ نہیں کرتے ہیں اگرچہ مدد اور برکات روحانی و جسمانی بکثرت مانگتے ہیں پر اُسوقت یعنے اوایل میں شاگرد معجزوں کی درخواست بھی کرتے تھے اور اِسکا سبب یہہ تھا کہ نئے عہدنامہ کے شروع کا وقت تھا معجزوں کی ضرورت تھی تاکہ نیا عہدنامہ خدا کی طرف سے ثابت ہو جاوے

۳۱ (۳۱) اور جب وے دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئے
اور خدا کا کلام دلیری سے سُنانے لگے

(مکان لرزا) یعنے زلزلہ آیا مگر یہہ زلزلہ عام نہیں تھا تمام شہر میں یا تمام ملک میں نہیں آیا مگر یہہ خاص زلزلہ تھا جس سے صرف وہ گھر ہل گیا اب نہیں کہہ سکتے کہ دنیا کی عادت کے موافق زلزلہ آگیا اور شاگردوں نے وہم کیا کہ ہماری دعا کا جواب ہے مگر ضرور یہہ دعا کا جواب ہوا کیونکہ خاص اُسی گھر پر زلزلہ آیا خلاف عادت اور زلزلوں کے (ف) یہہ زلزلہ اُس جنبش کا نمونہ تھا جو اِنجیل سے آدمیونکے دلوں میں آتی ہے (ف) یہہ زلزلہ اُسی قسم کا زلزلہ جو (اعمال ۱۶-۲۶) میں مذکور ہے کہ ناگاہ بڑا زلزلہ آیا یہاں تک کہ قیدخانہ کی نیو ہل گئی اور فی الفور سب دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں گر پڑیں (ف) اِس زلزلہ سے یہہ بتلایا گیا کہ رکنیوالی چیزیں ضرور گر جائینگی اور دنیا میں اِنجیل کے وسیلہ سے بڑی ہل چل واقع ہوگی یہہ اِنجیل جہان کو اُلٹ پلٹ کر دیگی دیکھو (اعمال ۱۷-۶) یہہ شخص جنہوں نے جہان کو اُلٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں (ف) اِس زلزلہ سے ثابت ہوا کہ اُن کی دعا کا سُننیوالا خدا نزدیک تھا جس نے زلزلہ کے وسیلہ سے دعا کا جواب دیا اور قبولیت پر مُہر کی (ف) اُنہوں نے دعا میں معجزے کی بھی درخواست کی تھی اور یہہ کہ مسیح کے نام سے معجزہ ہووے سو فی الفور دعا سے معجزہ ہوا اور مسیح کے نام سے ہوا اور خدا کی قدرت کاملہ کی معیت کا نشان ظاہر ہوا (ف) وہ جس نے معجزہ سے مکان کو ہلا دیا دلوں کو بھی ہلا دیگا (ف) اُسوقت کلیسیا کیسی جاگ اُٹھی ہوگی ہمیشہ جب ایسی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں تو کلیسیا جاگتی ہے دشمن ڈر جاتے ہیں پہاڑ رکاوٹ کے ہٹ جاتے ہیں اور جہان تہ و بالا ہو جاتا ہے

(روح القدس سے بھر گئے) پنتکوست کے دن بھی بھر گئے تھے جسقدر پاتے ہیں اور زیادہ چاہتے ہیں جنکے پاس ہے اُنہیں اور بھی دیا جائیگا ہر وقت روح القدس کی بارش دلوں پر مطلوب ہے

(ف) یہہ درخواست بھی اُنہوں نے کی تھی (آیت ۲۹ و ۳۰) میں مسیح کے نام سے جو مانگا سو پایا ہم بھی جو مانگتے ہیں سو پاتے ہیں پر خُدا اُن بھیدوں کا فہم بخشے

۳۲ (۳۲) اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ ساری چیزوں میں شریک تھے

(ایک دل اور ایک جان) پر بدن بہت سے تھے لیکن روح سب میں ایک تھی اگرچہ انسانی روح بھی سب میں جدی جدی

تھی جیسے بدن جُدے جُدے تھے مگر مسیح کی ایک روح سب میں اِس کثرت سے آگئی تھی کہ پوری یگانگت سب میں ظاہر ہوئی (ف) مسیح کی روح کی ایک یہہ بڑی خاصیت ہی کہ متفرق ممالک اور متفرق اقوام اور متفرق خیالات کے لوگوں میں جنکے درمیان شدت سے جدائی تھی آ کے پوری یگانگت پیدا کرتی ہی یہہ بڑی بھاری برکت ہی یہہ صرف مسیح کی روح سے ہوتی ہی اور کسی چیز سے نہیں (ف) دنیا کے درمیان اِن جدائیوں اور تفرقوں اور خودغرضیونکے سبب سے کسقدر تکلیف ہی مگر عیسائی دین سب کو ایک خاندان بناتا ہی اور جدائیوں کو دور کر دیتا ہی (ف ۳) اِس جہان میں عیسائیوں کے درمیان جسقدر مسیح کی روح ہی اُسیقدر یگانگت ہی اور آخر کو جب وہ آویگا اور ہم سب آلائشوں سے پاک ہو جائینگے تب ساری کلیسیا میں کسقدر یگانگت ظاہر ہوگی پر جو لوگ اِس روح سے ابد تک محروم ہیں وہ ابد تک کیسی جدائیونکی آگ میں سُلگینگے (کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا) اُسوقت بھی بہت لوگ عیسائی ہونے کے سبب اپنے اپنے روزگار سے محروم ہو گئے تھے جیسے اِسوقت بھی ہو جاتے ہیں پر خدا نے اُن کی روز کی روٹی کا انتظام یوں کیا کہ خودغرضی جماعت میں سے دفع ہو گئی سب کی روحوں میں یہہ خیال گھس گیا کہ ہم سب ایک ہیں ایک خاندان ایک روح ایک دل (ف) ابن آدم نے اچھا بیج بویا اور لوگ اُسوقت جاگتے تھے اِسلیئے یہہ یگانگت کا پاک پھل ظاہر ہوا پر جب لوگ سو گئے اور دشمن نے آ کے کھیت میں کڑوا دانہ یعنے بدعتیں اور جدائی کا تخم ڈالا اُسوقت سے کلیسیا میں بہت جدائیاں اور عداوتیں اور خودغرضیاں بھی نمودار ہوئیں تو بھی خاص روحانی لوگوں میں اب تک یگانگت ہی اور ابد تک رہیگی (ف ۲) وہ وقت کلیسیا کی بڑی تکلیف کا وقت تھا اُسوقت بڑی یگانگت بھی ظاہر ہوئی اسوقت بھی جب تکلیفات ظاہر ہوتی ہیں تو یگانگت مسیحی جو مرکوز فی الطبع ہی عیسائیوں میں چمک اُٹھتی ہی (ف ۳) بدکاروں میں مصیبت اور دکھ کے وقت بڑی جدائیاں اور ٹھٹھہ بازی اور ملامت ایک دوسرے کو ہوتی ہی پر مقدسوں میں یگانگت اور محبت ظاہر ہوتی ہی (ف ۴) اُسوقت کی کلیسیا کی حالت آنیوالی یروشلم کا پورا اور کامل نشان تھا اُسکا ایک جلوہ سا ہمیں دکھلایا گیا (ف) یہہ بات سچ ہی کہ آسمان کی بادشاہت گڑے ہوئے خزانہ کی مانند ہی جسے کوئی آدمی پا کے اپنا سب کچھہ دیکر لیتا ہی (متی ۱۳-۴۴ ولوقا ۱۶-۹) شاگردوں نے اُسے پایا اور اپنا سب کچھہ دیکے اُسے لیا (ف) یہہ شراکت مالی زبردستی سے اور حکم کے طور پر نہیں ہوئی مگر سب نے اپنی مرضی سے یہہ کیا (۵-۴) صرف مرقس کی والدہ کا گھر باقی رہگیا تھا (۱۲-۱۲) اور وہ بھی شاگردوں کے استعمال میں تھا (ف) کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا اگرچہ اپنا تھا پر اپنا نہ کہا (ف) خطوط کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمیشہ کلیسیاؤں میں لوگ غریب اور امیر سب طرح کے تھے اور اپنی اپنی ملکیت جُدی جُدی رکھتے تھے اسوقت خاص یروشلم کی جماعت میں یہہ بات ظاہر ہوئی اور ہمیشہ کو یہہ بات قایم بھی نہیں رہی اور کبھی کلیسیا کے قانون میں یہہ بات شامل نہیں ہوئی اِس سے

ظاہر ہے کہ کوئی خاص وجہہ اُسوقت اُس کی ہوئی تھی اور ضرور اُس کی دو وجہہ معلوم ہوتی ہیں اول اُنکہ نئی یروشلم کی حالت کا ایک نمونہ دکھلایا گیا کہ آخر کو ہم سب اِسطرح سے رہینگے دوسری وجہہ یہہ ہے کہ مسیح نے یروشلم کی بربادی کی خبر دی تھی شاگرد جانتے تھے کہ ضرور یروشلم برباد ہوگا اور سب ملکیت اسی جگہ چھوڑ کر ہمیں بھاگنا ہوگا بہتر ہے کہ ملکیت بیچ دیں اور ایک دوسرے کی مدد کر کے مسافرانہ رہیں اور سبکبار ہو جاویں اُنہوں نے نہایت خوب کیا

۳۳ (۳۳) اور رسولوں نے بڑی قوت سے خداوند یسوع کی قیامت پر گواہی دی اور سب پر بڑا فضل تھا

(قیامت پر) یعنے جی اُٹھنے پر (بڑی قوت سے) یعنے بلا خوف ایسے خطرناک وقت میں بلاخوف گواہی دی (بڑا فضل تھا) خدا کا فضل دلیری بخشتا ہے اور راست کرداری اور راست گفتاری وغیرہ سب برکات اُس سے نکلتی ہیں

۳۴ (۳۴) کیونکہ اُنمیں کوئی محتاج نتھا اِسلئے کہ جتنے کھیتوں یا گھروں کے مالک تھے اُنکو بیچ کے اُن کی قیمت لائے

(کوئی محتاج نہ تھا) اُسوقت ایک بہشت کیسا نمونہ ظاہر ہو گیا کہ روحانی برکتیں دلوں میں بھر گئیں اور جسمانی احتیاج بھی سب کی دفع ہوئی مگر یہہ حالت جلدی جاتی رہی (اُنکو بیچ کے اُن کی قیمت لائے تھے) اِسطرح پر اُنہوں نے خدا کی کامل شکرگذاری ظاہر کی تھی مسیح اُن کے لئے غریب ہوا وہ مسیح کے لئے اپنا سب کچھ دیتے ہیں (ف) جو کوئی اپنے تئیں مسیح کو دیتا ہے وہ اپنے مال کو بھائیوں کی رفع احتیاج کے لئے بھی خوشی سے دیتا ہے (ف) وہ اپنا مال خدا کو دیتے تھے تاکہ نفع ہو سارے بھاری مال خاصکر غیر منقولہ ملکیت اُنہوں نے فروخت کر دی تاکہ بھاگنا مشکل نہ ہو اور دل کی آنکھ بربادی کے وقت پیچھے نہ دیکھے جنہوں نے مسیح کی باتوں کو قبول نہ کیا وہ اپنے اموال کے ساتھہ وہاں ہلاک ہوئے (ف) یروشلم کی بربادی میں ایک عیسائی بھی نہیں مرا کسی عیسائی کی موت کا ذکر کہیں نہیں ملتا ہے پر جن یہودیوں کے دل اپنے مال میں اُلجھے تھے وہ اپنے مال کے لالچ میں وہاں بیٹھے رہے اور مال کے ساتھہ ہلاک ہوئے

۳۵ (۳۵) اور رسولوں کے پاؤں پر رکھتے تھے اور ہر ایک کو اُس کی حاجت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا

اُن سب کی زندگی مسیح کے لئے ہو گئی تھی وہ اپنے لئے نہیں جیتے تھے مگر بھائیوں کی خدمت اور مسیح کے لئے جیتے تھے (پاؤں پر رکھتے تھے) کیونکہ رسول لوگ اکثر تعلیم کے وقت بیٹھہ کر تعلیم دیا کرتے تھے (اعمال ۲۲-۳) گملیل کے قدموں پر باپ دادوں کی شریعت کی باریکیوں میں پڑھایا گیا (متی ۲۳-۲) فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ اسی دستور پر

شاگرد بھی بیٹھکر تعلیم دیتے تھے اور بیٹھنے کے وقت عیسائیوں کو اُنکے قدموں پر مال ڈالنے کا موقع ملتا تھا (ف) جو کچھہ مال شاگرد لوگ رسولوں کے آگے رکھتے تھے گویا مسیح کے آگے رکھتے تھے اور کیا خوب ادب سے دیتے تھے اسوقت بعضے لوگ تکرار کرکے چندہ دیتے ہیں اُنہیں اِس مقام پر غور کرنا چاہئے کیونکہ خدا اُسی کو پیار کرتا ہے جو خوشی سے دیتا ہے (بانٹ دیا جاتا تھا) حاجت کے موافق ترتیب کے ساتھہ (ف) رسول مال جمع نہیں کرتے تھے اور خدا کے دین کو مال جمع کرنے کا وسیلہ نہیں بنایا تھا پر جو کچھہ آتا تھا غرباء کو تقسیم کیا جاتا تھا اور یہہ مال بھی اور ہی قسم کا تھا کہ لوگ خدا کے لئے اپنی ملکیت فروخت کرکے لاتے تھے (ف) دیکھو کتنا فرق ہے اس حالت میں اور محمدی حالت میں کہ محمد صاحب کے سامہنے اکثر مال لوٹ کے آتے تھے اور حضرت اپنا پانچواں حصہ اپنی عورتوں کے خرچ کے لئے لیکر باقی مال سواروں اور پیادوں کی رعایت سے تقسیم کرتے تھے اور تالیف قلوب کے لئے بھی دیتے تھے مگر یہہ پاک مال اپنی ملکیت کا تھا اور رسول اُسکو غرباء میں بقدر مناسب تقسیم کرتے تھے (ف) دنیاوی مال انسان کی جسمانی قوت ہے یا جسمانی احتیاج کے رفع کرنیکا ایک ہتھیار ہے جب شاگردوں نے یہہ مال قدموں میں رکھدیا تو گویا اپنی جسمانی طاقت اور اپنے ہتھیار آگے رکھدیئے اور کس کے آگے رکھدیئے اِنجیل کے آگے رکھدیئے کیونکہ اِنجیل نے اُن کے دلوں میں فتح پائی وہ انجیل کے مغلوب ہوگئے جیسے مغلوب رعیت اپنے فتحمند بادشاہ کے سامہنے اپنے ہتھیار رکھدیتی ہے اِسی طرح انجیل کی مغلوب رعیت نے اپنے اموال کی طاقت کو مسیح کے سامہنے رکھدیا تھا اسی طرح ہم جو اِنجیل کے مغلوب ہیں ہماری سب چیزیں خداوند کے آگے رکھی ہوئی ہیں جو عیسائی اِن دنیاوی چیزوں کو مسیح کے سامہنے نہیں رکھہ دیتا ہے اُس کے دل میں ابتک اِنجیل نے فتح نہیں پائی

(۳۶) اور یوسی جس کا رسولوں نے برنباس (یعنے نصیحت کا فرزند) نام رکھا جو ایک لیوی اور کپرس کا متوطن تھا ۳۶

(یوسی) یعنے یوسف کیونکہ یوسی اور یوسف ایک ہی لفظ ہے (برنباس) یہہ اُسکا لقب تھا رسولوں نے اُسے یہہ لقب دیا تھا کیونکہ اِس لفظ کا مطلب اُسمیں پایا جاتا تھا (ف) برنباس کے دو معنے ہیں تسلی کا بیٹا یا نصیحت کا بیٹا وہ نہایت عمدہ واعظ تھا اُس کے دل میں بڑی تسلی تھی اُس کی باتیں سُنکر لوگ بڑی تسلی حاصل کرتے تھے یہی شخص پولوس کو رسولوں کے پاس لیگیا تھا اور لوگوں نے اُس کی سُنکے پولوس کی نسبت کہ وہ حقیقی شاگرد ہے تسلی پائی تھی (اعمال ۹-۲۷) یہی شخص انطاکیہ میں بھائیوں کی تسلی اور تعلیم کے لئے رسولوں کی طرف سے بھیجا گیا تھا (اعمال ۱۱-۲۲ سے ۲۴) (ف) رسولوں کے درمیان شمعون بریونا کو پطرس یعنے چٹان کا لقب ملا تھا اور یعقوب و یوحنا کو بوانرگس یعنے گرج یا رعد کے بیٹے

کہا گیا (مرقس ۳-۱۶ و ۱۷) یہاں رسولوں نے یوسی کو برناس بتلایا یہہ سب لقب جدی جدی صفتوں کے سبب سے دیئے جاتے ہیں کیونکہ خدا سے ہر ایک کو جدا انعام ملتا ہے کیونکہ خدمتیں جدی جدی ہیں پر ہر عضو کا کام جدا ہے۔ بعض اس عہدہ سے ناواقف لوگ اپنی صفت دوسرے میں نہ پا کے تکلیف کا باعث ہوا کرتے ہیں کہ تو میری مانند خاصیت کیوں نہیں رکھتا اُنہیں معلوم کرنا چاہیے کہ انعام جُدے جُدے ہیں اور ہر قسم کے لوگ اِس روحانی عمارت کے لئے درکار ہیں ایک آدمی زخم کو کھولتا ہے دوسرا باندھتا ہے ایک بوتا ہے دوسرا کاٹتا ہے علیٰ ہذالقیاس (کپرس کا متوطن تھا) (کپرس کا ذکر (اعمال ۹-۱۹ و ۲۰ و ۲۷-۴) میں کچھہ آویگا (ف) بہت لوگ روپیہ لاتے تھے جیسے آیت (۳۴) میں ذکر ہے مگر یہاں ایک آدمی کا مفصل ذکر لکھا ہے نمونہ کے طور پر اور سب کا نام نہیں لکھا تو بھی وہ سب خدا کو یاد ہیں اور شاید اِسکا نمونہ اِسلئے لکھا گیا ہے کہ وہ مشہور آدمی تھا

۳۷ (۳۷) کھیت رکھتا تھا جسے بیچ کے قیمت کو لایا اور رسولوں کے پاؤں پر رکھا

(کھیت رکھتا تھا) یہہ شخص لاوی تھا اور لاوی کو میراث رکھنا جایز نہ تھا مگر گھر اور کھیت اناج کے لئے لاوی رکھہ سکتے تھے دیکھو (استثنا ۱۸-۸) کو اور پھر (یرمیا ۱-۱) میں لکھا ہے کہ یرمیا کاہنوں میں سے تھا یعنے لاوی تھا اُسکے بعد دیکھو (یرمیا ۳۲-۷ کو) کہ وہ کھیت رکھتا تھا اِسیطرح یوسف یعنے برناس بھی کھیت رکھتا تھا اور کچھہ اُس کے پاس تھا (قیمت کو لایا) کیونکہ اُسکا سب کچھہ خدا کا تھا

پانچواں باب

(۱) اور حنانیا نام ایک مرد اور اُس کی جورو صفیرا نے اپنی ملکیت بیچی

(۱ سے ۱۱ تک) حنانیا اور صفیرا کا ذکر ہے (ف) جب سنا کہ شاگرد اِس طرح کرتے ہیں یوں بانٹتے ہیں یہہ سخاوت کا حال ہے تو فوراً ریاکاری اور لالچ اور دغا نے کلیسیا میں دخل پایا اور اُسکی سزا بھی فی الفور نظر آگئی (ف ۲) ہر زمانہ میں جھوٹھے عیسائی سچے عیسائیوں کے درمیان نفع دنیاوی کی امید سے آکر شامل ہو جاتے ہیں پر کچھہ عرصہ کے بعد اکثر اُنکی شرارتیں ظاہر ہو جاتی ہیں (ف ۳) خدا کا کلام نہ صرف نیکی کی باتیں مگر شریروں کے گناہوں کا ذکر بھی سناتا ہے اور کچھہ معذرت اور تاویل کرکے

گناہ کو ہلکی چیز نہیں بتلاتا جیسے محمدی لوگ تاویلیں کرکے پیغمبروں کے گناہوں کو چھپاتے ہیں یہہ ایک ایسی گہری دلیل ہی جس سے خدا کا کلام اور انسان کا کلام ظاہر ہو جاتا ہی (حنانیاہ) اِسکا ٹھیک ترجمہ ہی رحم آسمانی یا رحم الٰہی (صفیرا) اسکے معنے ہیں خوبصورت یا حسین (ف) اکثر دیکھا جاتا ہی کہ شریر اور بُرے لوگ اچھے اچھے نام رکھتے ہیں اُن کے نام عمدہ ہوتے ہیں پر کام مکروہ (ملکیت بیچی) جب دیکھا کہ سب لوگ دینے پر مستعد ہیں اُن کے دل میں بھی آیا کہ ہم بھی دیویں مگر وہ لوگ دیتے تھے صاف دلی سے خدا کے لئے اِنکا ارادہ ہوا کہ دینے کی عزت ہم بھی حاصل کریں مگر وہ لوگ عزت حاصل کرنیکو نہیں دیتے تھے (ف) جماعت میں ایسے عیسائی بہت سے ہیں جو بپتسما پاکے مدت تک کلیسیا کے ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں پر اُن کے دلی ناپاک ارادے آخر کو نظر آجاتے ہیں یہہ وہ لوگ ہیں جو بوسیلہ دینداری کے اپنی عزت دنیاوی کے طالب ہیں دیکھو (۱ تمطاؤس ۶—۱۰) زر کی دوستی سب بُرائیوں کی جڑ ہی جس کے بعض مشتاق ہوکے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہی

۲ (۲) اور قیمت میں سے کچھہ رکھہ چھوڑا سو اُس کی جورو بھی جانتی تھی اور کچھہ لاکے رسولوں کے پاؤں پر رکھا

(کچھہ رکھہ چھوڑا) کلیسیا سے خفیہ اپنے خرچ کے لئے (کچھہ لاکے رسولوں کے پاؤں پر رکھا) یہہ دکھلاکے کہ تمام دام یہی ہی (ف۱) کلیسیا کی صورت یا چہرہ پر سیاہی کا سایہ سا آگیا دین عیسائی میں لالچ اور فریب بہت ہی بڑا گناہ ہی اور وہ دونوں یہاں موجود ہیں (ف۲) وہ مال جو کلیسیا کو دیا جاتا ہی کسی آدمی کا نہیں ہی جس کو دیا گیا اُسی کا ہی جس وقت ملکیت فروخت کی گئی تھی تو یہہ دکھلاکے کی گئی تھی کہ خدا کے لئے فروخت ہوتی ہی اور یہہ مال خدا کا ہی مگر جب دام ہاتھہ میں آئے تو اُس میں سے کچھہ گھر میں رکھہ چھوڑا اور کچھہ رسولوں کے پاس لائے یہہ دکھلاکے کہ کل مال یہی ہی یہہ خدا کی چوری ہوئی اور کلیسیا کو فریب دیا گیا (ملاکی ۳—۸) کو دیکھو (ف۳) یہہ مرد عورت دو خاوندوں کی خدمت کرنا چاہتے تھے پر ارادہ یہہ تھا کہ ایسے نظر آویں گویا ایک خاوند کے خادم ہیں (ف۴) اگر یہہ لوگ کچھہ بھی نہ دیتے تو بہتر تھا مگر اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم کچھہ بھی نہ دیویں تو لوگ ہمیں بخیل سمجھینگے اور سخاوت کنندوں میں ہمارا نام نہ ہوگا بہتر ہی کہ کچھہ دیویں تاکہ عیسائی لوگ ہماری عزت کریں جیسے برناباس کی عزت ہوئی تھی (۴—۳۶) پر ہم بیوقوف نہیں ہیں کہ سارا مال لٹا دیویں اِسلئے ہم کچھہ رکھہ چھوڑینگے دوراندیشی کی راہ سے اور یہہ بات کون جانیگا ہم چھپاکے رکھہ چھوڑینگے اور عزت وہی ہوگی جو سب مال دینے والوں کی ہی شاید کلیسیا یہودیوں کے ہاتھہ سے برباد ہو جاوے تو ہمارے ہاتھہ میں کچھہ رہیگا ہم دوسروں کی مانند محتاج نہ رہینگے اِس قسم کے بدمنصوبے اُن دونوں نے باندھے تھے دل میں یہہ باتیں

تھیں ظاہر میں کچھہ مال کا تھیلا لیکر رسولوں کے سامھنے آئے گویا دوسرے برناباس آئے ہیں (ف) یہہ بھی ایک قسم کا
جھوٹھہ ہے یہہ قولی جھوٹھہ نہیں تھا مگر عملی جھوٹھہ تھا (جورو بھی جانتی تھی) یعنے اِس سازش میں دونوں شریک تھے
(ف) اکثر عورت مرد شریک ہوا کرتے ہیں یا گناہ کی سزا میں یا بھلائی کی برکت میں - مگر جب نیکی میں مرد عورت شریک
ہوتے ہیں تو کیسی اچھی خوبی نکلتی ہے (۱ قرنتی ۱۱-۱۱) خداوند میں نہ مرد عورت کے بغیر کچھہ ہے نہ عورت مرد کے بغیر (ف)
اسوقت کلیسیا میں کسقدر عورتیں ہیں جو خصموں کے ساتھہ بدی پر پردہ ڈالتی ہیں یا بدی کرنے میں شریک ہیں اور کسقدر
ہیں جو نیکی کرتی ہیں عورتوں کو نہیں چاہئے کہ بدی میں خصم کے ساتھہ شریک ہوں ورنہ اُسی کے ساتھہ برباد ہونگی

(۳) تب پطرس نے کہا اے حنانیا کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا کہ تو روح القدس سے جھوٹھہ بولے ۳
اور کھیت کی قیمت میں سے کچھہ رکھہ چھوڑے

(سمایا) دیکھو شیطان نہ صرف آدمی کے دل کو پکڑ لیتا ہے مگر اُس میں سما جاتا ہے گھس کے بیٹھہ جاتا ہے (ف) پطرس
اُسے ملامت کرتا ہے کہ تو نے شیطان کو سمانے دیا اگر تو اجازت نہ دیتا تو شیطان دلمیں نہ آتا کیونکہ شیطان بغیر رضامندی
انسان کے کچھہ نہیں کر سکتا پس خطا تیری ہے (ف) شاگردوں کے دل روح القدس سے بھر گئے تھے (اعمال ۲-۴ و
۴-۸) یعنے خدا کی روح اُن کے دلوں میں سما گئی تھی مگر حنانیا کے دل میں نہ روح القدس مگر شیطان سما گیا پس انسان
کا دل کبھی خالی نہیں رہ سکتا روح اللہ سے یا روح شیطان سے بھر جاتا ہے اور یہہ آدمی کی مرضی ہے جسکو وہ دلمیں آنے دیتا ہے
وہ اُسکے دلمیں آتا ہے (ف) یہودا اسکریوطی کے دل میں بھی شیطان سما گیا تھا جب دل میں شیطان سما جاتا ہے تو اکثر ہلاکت
ہے (ف) بدی کا خیال تو ضرور شروع میں شیطان سے دل میں ڈالا جاتا ہے پر جب آدمی اُسے قبول نہ کرے تو شیطان گھس
نہیں سکتا اور جب آدمی نے اپنی مرضی سے اُسے قبول کیا تو شیطان فوراً گھس آتا ہے اور وہ بدی جسکا خیال پہلے شیطان
نے ڈالا تھا ظہور میں آتی ہے (ف) شاید حنانیا نہ جانتا تھا کہ یہہ خیال شیطان سے ہے اور کہ شیطان اُس کے دل میں
سما گیا ہے تو بھی ہلاک ہو گیا پس زہر خواہ دیدہ و دانستہ کھایا جاوے یا بغیر جانے کھایا جاوے دونوں صورتوں میں
ہلاک کریگا (تو روح القدس سے جھوٹھہ بولا) روح القدس رسولوں میں تھا پس رسولوں سے جھوٹھہ بولنا روح القدس
سے جھوٹھہ بولنا تھا اب جو کوئی کلیسیا کا گناہ کرتا ہے خدا کا گناہ کرتا ہے کیونکہ خدا کلیسیا میں ہے (ف) حنانیا و صفیرا
یہہ دونوں عیسائی نہ تھے اگرچہ اقرار عیسائیت کا کرتے تھے مگر اُنکا دل دنیاوی تھا نہ عیسائی دل پس عیسائی ہونے
کے لئے دل کا عیسائی ہونا ضرور ہے اور جو کوئی دل کا عیسائی ہے وہ ظاہر میں بھی عیسائی ہے

۴ (۴) کیا جب تک تیرے تصرف میں تھا تیرا نہ تھا اور جب بیچا گیا تیرے اختیار میں نہ تھا تو نے کیوں
اِس بات کو اپنے دل میں جگہ دی تو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹھہ بولا

(تیرا نہ تھا) یعنے جب تک تیرے تصرف میں وہ ملکیت تھی تیری تھی جیسے سب آدمی اپنی چیزوں کے مالک ہیں ویسے تو بھی تھا پس جو کچھہ لوگوں نے دیا اپنی خوشی سے دیا نہ جبر سے ہم تیرے سونے کے طالب نہ تھے خدا عیسایوں کا مال نہیں مانگتا صرف دل مانگتا ہے (جگہ دی) تو نے آپ شیطان کے لئے دل کا دروازہ کھولا کہ وہ آوے اور دل کے تخت پر بیٹھکے تیرے ساتھہ منصوبہ باندھے تو نے اُس کے منصوبے کو بھی پسند کیا اور عمل میں لایا (خدا سے جھوٹھہ بولا) کیونکہ روح القدس خدا ہے نہ صرف خدا کی ایک تاثیر یا صفت ہے بلکہ وہ ایک اقنوم ہے اور اُسکا گناہ ابد تک معاف نہیں ہو سکتا ہے (مرقس ۳-۲۸) (ف) اگر یہہ کمزوری کا گناہ ہوتا تو پطرس چپ چاپ اُسے سمجھا دیتا مگر اُس نے روح القدس کے گناہ کا اظہار اُس پر خوب اچھی طرح سے کیا اور حنانیا کی زبان بند ہوگئی کیونکہ وہ ضیافت کے گھر میں بغیر لباس شادی کے آیا تھا

۵ (۵) اور یہہ باتیں سُنتے ہی حنانیا نے گر کے جان دی اور سب کو جنہوں نے یہہ سُنا بڑا خوف آیا

پطرس نے اُسے بد دعا نہیں کی نہ اُس کے لئے آسمان سے آگ برسانے کا فکر کیا صرف اُسکا گناہ اُسے بتلا دیا مگر وہ جو شمعدانوں کے درمیان ٹہلتا ہے جس کی آنکھیں شعلہ آگ کی مانند ہیں جو ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق اجر دیتا ہے اُسنے چاہا کہ کلیسا کو ایسے شخصوں کا انجام دکھلاوے اور سوکھے ہوئے ہاتھہ کو کاٹ ڈالے تا کہ کلیسا میں سے زندگی جاتی نرہے جیسے باغبان سوکھی ڈالیکو کاٹ ڈالتا ہے (ف) جہاں بہت روشنی ہے وہاں اندھیرا بھی بہت ہے جہاں گرجا ہے وہاں شیطان کا بھی ایک چیپل ہے جہاں اناج بویا جاتا ہے وہاں کڑوا دانہ بھی موجود ہے شروع سے نیکی کے ساتھہ بدی بھی چلی آتی ہے کلیسا میں ہمیشہ ریاکار دغاباز لوگ بھی آگھستے ہیں (حنانیا نے گر کے جان دی) لضعف چیرا ہوا تھا شیطان نے نگلنے کو اُٹھا لیا خداوند نے اُسے پھینکدیا کیونکہ وہ خداوند کا نہ تھا (بڑا خوف آیا) عیسائی لوگ یہہ ماجرا دیکھکے ڈر گئے اور کسی میں یہہ جرات نہیں ہوئی کہ کلیسا پر عیب لگاوے کہ تمہارے درمیان ریاکار بھی ہیں مگر سب ڈر گئے یہہ دیکھہ کے کہ پاک خدا اپنی جماعت میں پاکیزگی کا طالب ہے اور شریروں کو بُرے طور سے ہلاک کر ڈالتا ہے اور ضرور خدا اِس جماعت میں موجود ہے اور جھوٹھہ بولنیوالوں کو ہلاک کرتا ہے (ف) اُسوقت یہہ ماجرا نمونہ کے طور پر دکھلایا گیا اُس کے بعد پھر سبطرح کے لوگ ظاہری کلیسا میں چلے آتے ہیں اور فوراً ہلاک نہیں ہوتے پر اُنکا انجام وہی ہوگا جو نمونہ کے طور پر حنانیا کا دکھلایا گیا

دیکھو مکاشفات ۲۱-۸) پر ڈرنیوالوں اور بے ایمانوں اور نفرتیوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹھوں کا حصہ اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی ہی یہہ دوسری موت ہی (ف ۲) جسقدر لوگ سزا اور غضب کے طور پر مرتے ہیں ضرور ابدی ہلاکت میں جاتے ہیں اور وہ غضب الٰہی جو اُنکی بدکاریوں کے سبب نازل ہوتا ہی اور اُنہیں کھا جاتا ہی دلیل ہی اِس کی کہ وہ ابدی ہلاکت میں پھنس گئے

۶ (۶) اور جوانوں نے اُٹھہ کے اُسے کفنایا اور باہر لیجا کے گاڑا

(جوانوں نے) یہہ جوان لوگ ہر مجلس میں مددگار ہوتے ہیں بندگی کے وقت بھی مدد کرتے ہیں اور کھانوں کی مجلس میں اور ہر کام میں اُن کی ضرورت ہی (کفنایا) یعنے بے حرمتی کے ساتھہ نہیں گاڑا اچھی طرح کفن دیکر دستور کے موافق دفن کیا (ف) دیکھو حنانیا اگرچہ انتقام الٰہی سے مرا تو بھی بھائیوں نے اُس کی لاش کی بیحرمتی نہیں کی مگر معمولی دستور پر دفن کیا یہہ دلیل ہی کہ نیکی بھائیوں میں سکونت کرتی ہی

۷ (۷) جب گھنٹے تین ایک گذرے اُس کی جورو اِس ماجرے سے بیخبر آئی

(گھنٹے تین) یہودیوں میں اکثر دعا کا وقت تین تین گھنٹے کے بعد تھا دیکھو (اعمال ۳-۱) دعا کیوقت نویں گھڑی ہیکل میں گئے (۲-۱۵) کیونکہ دنکی تیسری گھڑی ہی پس ایسے ہی وقتوں میں عیسائیوں کی بھی مجلسیں ہوتی تھیں اسلیئے مجلس کیوقت صفیرا بھی آگئی تاکہ رسولوں سے شکرگذاری سُنے اُس نقدی کی جو اُسکا شوہر اُنکے پاس لایا تھا اکثر ریاکار لوگ دیگر شکرگذاری سُننے کے طالب ہوتے ہیں اور جب شکرگذاری سُنتے ہیں تو پھولتے ہیں (ف) یہہ عورت کچھہ اور ہی خیال میں تھی اور اُسے خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ اسکا شوہر یوں مرگیا ہی اور یوں دفن بھی ہوچکا ہی کہ مجلس میں گیا اور خدا سے جھوٹھہ بولا اور انتقام الٰہی سے مرگیا اور فوراً دفن بھی کیا گیا (ف ۲) پطرس نے اور بھائیوں نے اُس کے سامھنے ابھی اُس کے شوہر کا ذکر نہیں کیا تھا کہ فی الفور رسول نے پہلے راہ نجات اُس کے لئے کھولا کہ سچائی کا اقرار اُس سے طلب کیا اور یوں ہوا کہ

۸ (۸) پطرس نے اُسے فرمایا مجھے کہہ کہ کیا کھیت اتنے ہی پر بیچڈالا اُسنے کہا ہاں اتنے پر

(اتنے ہی پر) یعنے دام کی تعداد سُنا کر رسول نے پوچھا جسقدر تعداد حنانیا نے پیش کی تھی اُسی قدر تعداد بولکر پطرس نے پوچھا اور عورت نے کہا (ہاں اتنے پر) یعنے وہی تعداد عورت نے اپنے مُنہہ سے سنائی (ف ۱) اکثر گناہ ظاہر ہوتا ہی

اُنہیں کے منہہ سے جنہوں نے گناہ کیا ہے اسی طرح قیامت میں بھی ہوگا (ف) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ عورت مرد دونوں کی سازش تھی گھر میں دونوں نے صلاح کی تھی کہ یوں کہینگے افسوس اُن عورتوں پر جو خصموں کی شرارت میں شریک ہیں اور اُن مردوں پر بھی جو عورتوں کی شرارت میں شریک ہیں مگر جو کوئی شرارت میں شریک ہے چاہئے کہ وہ سزا میں بھی شریک ہووے

9 (۹) اور پطرس نے اُسکو کہا تم نے کیوں ایکا کیا کہ خداوند کی روح کو آزماؤ دیکھہ تیرے خصم کے گاڑنے والوں کے پاؤں دروازے پر ہیں اور تجھے بھی باہر لیجائینگے

(ایکا کیا) اتفاق اور ایکا کرنا تو بُرا نہیں ہے بلکہ اتفاق کے ساتھہ دنیا میں آرام ہے مگر بدی میں اتفاق کرنا بُرا ہے (خداوند کی روح کو) یعنے یسوع مسیح کی روح کو کیونکہ لفظ خداوند یسوع مسیح کی نسبت یہہ لوگ بولتے ہیں اِس صورت میں یسوع مسیح خدا ہے کیونکہ روح خدا ہی جیسے اوپر بیان ہوا یہاں ذکر ہے کہ روح یسوع مسیح کی ہے پس یسوع مسیح خداوند ہے اور روح اُس کی ہے (ف) خدا کی روح سے کوئی کچھہ نہیں چھپا سکتا اِسی روح سے اہل ایمان تسلی پاتے ہیں اور بے ایمان ہلاک ہوتے ہیں (ف) تم دونوں متفق ہوگئے جیسے آدم و حوا متفق ہوگئے تھے گناہ کے بارہ میں اور وے دونوں بہشت سے خارج ہوگئے تھے اِسیطرح اب تم دونوں بھی کلیسیا سے جو خدا کا گھر ہے اور دنیا سے بھی خارج ہو جاؤ بدی کے شریک سزا کے بھی شریک ہیں (ف) شاید اُنہوں نے اتفاق کیا تھا کہ خداوند کی روح کو آزماویں گویا اُن کے گمان میں روح القدس کچھہ چیز نہ تھا جو ایسی شرارت سے واقف ہوگا اُنہوں نے کہا کہ شاگرد روح کا ذکر دھوکے سے سُناتے ہیں پر ہم اُنہیں دھوکا دینگے یہہ خدا کی آزمایش ہوئی اور ضرور تھا کہ اسوقت ایسا جلال خدا کا ظاہر ہووے کیونکہ اوایل کلیسیا کا زمانہ تھا اور نئے عہدنامہ کی بنیاد قایم کرنیکا وقت تھا اور اُسی وقت میں یہہ جورو خصم خدا کے آزمانے کو متفق ہوئے ضرور تھا کہ جلجاویں سو غضب کی آگ میں جل گئے اُس کے بعد ایسی سزائیں نہیں ہوئیں مگر وقت پر سب کی سزا موقوف ہے (ف) جھوٹھہ یعنے خلاف واقع بولنا اور پھر اُس سے کسی کو فریب دینا کیسا ثقیل گناہ ہو جاتا ہے (ف) ہندو مسلمان اور سب بے ایمان لوگ خدا سے جدا ہیں اور دنیا کے ساتھہ ہیں اُنہوں نے بطلان کو پسند کیا ہے اور بطلان کے تابع ہیں مگر عیسائی لوگ آپ کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تب یہہ لوگ ایسا کام نہیں کر سکتے اگر کرینگے تو برباد ہونگے کیونکہ آپ کو خدا کے ہاتھہ میں سونپ کے شیطان کی خدمت کرنا خدا کو غصہ دلانا ہے یہی سبب ہے کہ عیسائی لوگ نسبت ہندو مسلمان وغیرہ کے گناہ کی سزا ایسی دنیا میں زیادہ دیکھتے ہیں اُنکو چاہئے کہ خدا ہی کے ہو رہیں تب سب سے زیادہ برکات دیکھینگے

۱۰ (۱۰) وہیں وہ اُس کے پاؤں پر گری اور جان دی اور جوانوں نے اندر آ کے اُسے مردہ پایا اور باہر لیجا کے اُسکے خصم پاس گاڑا

دستور یہہ تھا کہ سورج کے غروب سے پہلے اُسی دن جبکہ کوئی مرجاتا تھا تو فوراً گاڑا جاتا تھا شاید اِس خیال سے کہ مُردونکے چھونے سے ناپاک نہوویں (گنتی ۱۹-۱۱) میں ہے کہ جو کوئی کسی آدمی کی لاش کو چھوئیگا سات دن تک ناپاک رہیگا (ف۱) یہہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ جو لوگ یکایک مرجاتے ہیں یا اُن کی موت بشکل انتقام آتی ہے وہ اوروں کی نسبت زیادہ گنہگار ہیں دیکھو (لوقا ۱۳-۱ سے ۵ تک) مسیح نے فرمایا کہ وہ گلیلی جنکا خون پیلاطوس نے اُنکی قربانیوں میں ملایا یا وہ اٹھارہ شخص جنپر برج گرا اوروں سے زیادہ گنہگار نہ تھے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اُنپر ایک عبرت اور تنبیہہ یا انتقام کی شکل ظاہر ہوئی دوسرے گنہگاروں کو مہلت ہے توبہ کی پر گنہگار اور مجرم سب برابر ہیں جب تک توبہ نکریں ہرگز نہ بچینگے (ف۲) حنانیا اور صفیرا تو یوں مرگئے مگر معلوم نہیں کہ وہ روپیہ جو اُنہوں نے رسولوں کے سامہنے لاکر رکھا تھا کیا گیا ہو وے تو خونکا دام خزانہ میں نہ ڈالا تھا لیکن یہہ روپیہ تو خونکا دام نہ تھا اِس نقدی میں تو کسی طرح سے نقصان نہیں تھا مگر نقصان اُن لانیوالوں کے دل میں تھا اِسلئے خیال چاہتا ہے کہ وہ نقدی رسولوں نے غربا کے فنڈ میں ڈالی ہو تو بھی ٹھیک حال معلوم نہیں ہے (ف۳) کوئی کہتا ہے کہ جب یہہ لوگ پطرس کے کہنے سے یوں مرگئے تو پطرس کے قایم مقام ہونیکا مدعی یعنے پاپا صاحب بھی مجرموں کو تلوار سے مارسکتا ہے جواب یہہ ہے کہ پاپا صاحب اگر اُس تلوار سے مارسکتا ہے جس تلوار سے پطرس نے مارا تو چاہئے کہ مجرموں کو مارے مگر جب وہ ایسی برکت نہیں رکھتا تو پھر دنیا وی تلوار کیوں اُٹھاتا ہے

۱۱ (۱۱) اور ساری کلیسیا اور سب کو جنہوں نے یہہ سُنا بڑا خوف آیا

اور یہی منشا بھی خدا کا تھا کہ خوف آوے (ف) پورانے عہد نامہ کے شروع میں جب اجنبی آگ خداوند کے آگے ندب و ابیہو نے گذرانی تو خدا کے غضب کی آگ اُنہیں کھا گئی (احبار ۱۰-۱ و ۲) کو دیکھو۔ اسیطرح ایک شخص جس نے سبت کو نہ مانا تھا خداوند کے حکم سے سنگسار کیا گیا (گنتی ۱۵-۳۲ سے ۳۶) داؤد کے عہد میں خداوند کے صندوق کو خلاف دستور عزہ نے چھیڑا اور غضب سے ہلاک ہوا (۲ سموئیل ۶-۱ سے ۱۲) اسیطرح عکن حرم چیزوں میں بیوفائی کر کے یشوعہ کے عہد میں مارا گیا (یشوعہ ۷-۱ سے ۲۶) کو دیکھو وہی خدا جسنے موسیٰ کے زمانہ کے شروع میں اور یشوعہ کے عہد کے شروع میں اور نبیوں کے عہد کے شروع میں کلیسیا کی پاکیزگی ایسی سزاؤں سے ظاہر کی اب وہ عیسایوں کے ساتھ ہے اور نئے عہد نامہ کے شروع میں

بھی ایسی سزا سے کلیسیا کی پاکیزگی کا مرتبہ دکھلاتا ہے اور یہی حال پیدایش کے شروع کے وقت بھی ہوا تھا کہ گناہ کے
سبب آدم کو معہ اُس کی بی بی کے اپنے سامنے سے نکالدیا تھا (ف۲) کبھی کبھی دنیا میں ایک دفعہ ظاہری عدالت
ہو جاتی ہے تو بھی اُن مجرموں کی سزا پوری نہیں ہو جاتی قیامت پر موقوف رکھی جاتی ہے (سب کو) خوف آیا یہہ عبرت
سب کے لئے فایدہ مند ہیں اور سب کو ایسی باتوں سے جاگنا چاہئے (ف۱) جب خدا اپنے کھلیان کو صاف کرتا ہے
اور بھوسی کو اُڑاتا ہے یا کڑوے دانہ کو خود اُکھاڑتا ہے تو اُس کی بادشاہت میں کچھ کمتی نہیں ہوسکتی ہے بلکہ کلیسیا بہت
بڑھجاتی ہے جیسے درخت جب چھانٹا جاتا ہے تو خوب پھولتا پھلتا ہے (ف۲) اِس آیت میں اِس کتاب کے درمیان لفظ
کلیسیا پہلے ہی پہل یہاں آیا ہے اِس سے پہلے عیسائیوں کی جماعت کو ایمانداروں کی جماعت کہا گیا تھا دیکھو (۲-۴۴
و ۴-۳۲) مگر یہاں کلیسیا کہا جاتا ہے اور کلیسیا کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ ایمانداروں کی جماعت جنمیں خدا رہتا ہے تب لفظ
کلیسیا بڑے جلال کا لفظ ہے اور یہہ اِس مقام پر جب آیا تو اتفاقاً نہیں آگیا مگر عمداً یہاں یہہ لفظ آیا اور کسی موقع پر
آیا جہاں ایک بڑی تنبیہہ کا ذکر ہے پس یہاں کچھہ چمکتا ہے غور کی آنکھہ سے دیکھنا چاہئے کلیسیا پاک ہے کلیسیا میں خدا ہے
کلیسیا کا بڑا جلال ہے کلیسیا کے مخالف مردود ہیں کلیسیا میں خدا سلطنت کرتا ہے اُسکا خوف اور اُسکا پیار کلیسیا میں بستا ہے
کلیسیا یہودی دستورات سے جدا ہوئی تھی اور مسیح خداوند میں بیشمار روحانی و جسمانی کے سبب پیوند ہوئی ہے اور رفاقت
و محبت سے بندھی ہے (جنہوں نے یہہ سُنا اُنہیں بڑا خوف آیا) ظاہر ہے کہ یہہ بات حکام وقت نے بھی سُنی ہوگی کہ ایسا
ہوا حنانیا و صفیرا پطرس کے سامہنے یوں مارے گئے حال آنکہ اُسوقت حکام کلیسیا کے سخت مخالف تھے اور یہودیوں کا بڑا
غلبہ تھا اور رسولوں کے ساتھہ بڑی دشمنی تھی اگر حکام یہود پطرس کو ایسے موقع پر یہہ الزام لگاکے پکڑتے کہ تو نے حنانیا
و صفیرا کو مارڈالا ہے تو کیا اچھا موقع اُنکے لئے تھا ۔ مگر اُنہوں نے بھی پطرس کو قابل سزا کے نہیں جانا کیونکہ یہہ بات
مشہور ہوگئی تھی کہ یہہ معجزہ گناہ کے سبب خدا کے ہاتھہ سے ہوا ہے اِسمیں پطرس کا کچھہ دخل نہیں ہے خوف الٰہی نے شریروں
کے دلوں پر بھی تاثیر کرکے اپنے دبدبہ میں دبالیا تھا ۔ (ف) پورانے عہدنامہ میں لکھا ہے کہ قارح کی موت کے بعد لوگ
موسیٰ پر جھنجھلائے (گنتی ۱۶-۴۱) کہ تو نے خدا کے لوگوں کو مارڈالا مگر حنانیا و صفیرا کی موت کے بعد کلیسیا کے لوگ
پطرس پر نہیں کُڑکُڑائے کہ تو نے حنانیا و صفیرا کو مارڈالا اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی روشنی سے پورانی
کلیسیا کی نسبت نئی کلیسیا میں زیادہ عرفان ہے

۱۲ (۱۲) اور رسولوں کے ہاتھوں سے بہت سی نشانیاں اور کرامتیں لوگوں کے درمیان ظاہر
ہوئیں (اور وے سب سلیمان کے برآمدے میں باہم ایک دل تھے)

(سلیمان کے برآمدے میں) ہیکل کے درمیان سلیمان کے برآمدے میں شاگرد اکثر جمع ہوتے ہیں دیکھو (۳-۱۱) شاید شاگردوں نے اِسلئے اُس جگہ کو زیادہ پسند کیا کہ خداوند مسیح نے بھی وہاں تعلیم دی تھی (یوحنا ۱۰-۲۳) پس رسول لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خداوند کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے

۱۳ (۱۳) پر اوروں میں سے کسی کا ہیاؤ نہ پڑا کہ اُن میں جا ملے بلکہ لوگ اُنکی بڑائی کرتے تھے

(ہیاؤ نہ پڑا) یعنے جرأت نہوئی دل ڈر گیا یہہ ذکر باہر والوں کا ہی کہ اُن میں بھی اِس خوف نے تاثیر دکھلائی (جا ملے) یہہ وہی لفظ ہی جو (۹-۲۶ میں ہی) (ف) تنبیہہ کا مطلب خوب پورا ہوا کہ کلیسیا نے سیکھا کہ جاگتے ہیں اور روح القدس کو رنجیدہ نکریں باہر والوں نے جب یہہ سُنا تو جانا کہ اگر کوئی شخص عیسائی ہوتا ہی تو اُسے ضرور ہی کہ تمام دل سے اور تمام جان سے خلوص کے ساتھہ خدا کی اطاعت کرے ظاہری سنگت سے اور ظاہری بپتسمہ سے کچھہ فایدہ نہیں ہی پس جب تک کہ ہم سارے دل سے خدا کی اطاعت نکریں تو ہمیں ہلاک ہونے کو اُنمیں جانا کیا ضرور ہی (ف) یہی حال آجتک ہی کہ جھوٹھے عیسائی جو دل سے خدا کے کلام کو نہیں مانتے ہیں سچے عیسائیوں کی صحبت سے کنارہ رہتے ہیں اور بہتر ہی کہ وہ کنارہ رہیں جب تک خدا کی مرضی پر چلنے کا ارادہ نہو کیونکہ کلیسیا کو بدنام کرنے اور آپ ہلاک ہونے کو یہاں آتے ہیں (اُن کی بڑائی کرتے تھے) اب اِس نئے فرقہ کی تعریف ہونے لگی مگر رسولوں نے اپنی تعریف نہیں کی اُنہوں نے خدا کی تعریف کی اور جب اُنہوں نے خدا کی اور اُسکے بیٹے کی تعریف کی تب لوگوں نے اُن کی تعریف کی (ف) جو کوئی خدا کی عزت کرتا ہی وہ خدا سے عزت پاتا ہی غریب حقیر دنیا کے ذلیل لوگ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کے خدا سے اتنی بڑی عزت حاصل کرتے ہیں کہ دنیاوی بادشاہوں کی بھی وہ عزت نہیں ہی (ف) ہمیشہ ایسا حال رہا اور اب بھی یہہ حال ہی کہ بہت سے عیسائی ایسے ہیں کہ لوگ اُن کی تعریف اور بڑائی کرتے ہیں یہہ لوگ عزت اُنہوں نے خدا کے بیٹے سے پائی ہی مگر اُنہیں ہرگز بھولنا نہ چاہیئے بلکہ زیادہ فروتن ہونا تاکہ اُنکی عزت بڑھے اور وہ نہ صرف آدمیوں سے تعریف سُنیں مگر خدا سے سنیں اور ابدی مکانوں میں خدا کے ساتھہ رہیں اگر ایسی تعریف سُنکے پھولینگے اور مغرور ہوں گے تو نہایت بے عزت ہو کے برباد ہو جائینگے

(۱۴) اور مرد اور عورتیں گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُن میں شامل ہوتے تھے ۱۴

حنانیا اور صفیرا کی ہلاکت کی آندھی کے بعد پھر کلیسیا کی ترقی ہونے لگی اور یہہ ترقی دو قسم کی تھی اندرونی ترقی جو آیت (۱۲) میں مذکور ہے کہ یکدلی بہت پیدا ہوئی اور خوف الٰہی دلوں میں چھا گیا اور وے جمع ہوکے عبادت میں مشغول تھے۔ دوسرے بیرونی ترقی بھی بہت ہوئی جو یہاں مذکور ہے کہ عورت مرد اُنمیں بہت شامل ہونے لگے (ف۱) بعضے شریر جب خدا کے ہاتھہ سے کلیسیا کے درمیان سے نکالے جاتے ہیں تو یہہ بڑی ترقی کا سبب ہوتا ہے کوئی نہ جانے کہ کلیسیا میں نقصان آیا ایسا اخراج موجب ترقی ہے پر پادریوں کو نہیں چاہئیے کہ لوگوں کو نکالیں لیکن خدا آپ بندوبست کرتا ہے تب خوبی نکلتی ہے (ف۲) اگرچہ حنانیا اور صفیرا کی موت سے باہر والوں پر بھی خوف چھا گیا اور شامل ہونے سے ڈرتے تھے تو بھی یہہ خوف مطلق رکاوٹ کا سبب نہیں ہوا کہ عوام کی جرأت میں خلل آگیا مگر خواص کی جرأت اور زیادہ بڑھی اور اُنہیں زیادہ یقین پیدا ہوا کہ اُن میں شامل ہونا خدا سے ملنا ہے پس جنکا ارادہ خدا کی مرضی پر چلنے کا تھا وہ آنے لگے اور یہہ تو بہتر ہوا کہ عوام کے ہجوم سے کلیسیا بچی رہی (ف۳) اگر کوئی آدمی مسیح خداوند کی حالت طفلی پر غور کرے تو اُسکا بیان مختصر اور پورا (لوقا ۲-۵۲) میں یوں لکھا ہے کہ یسوع حکمت اور قد اور خدا کے اور آدمی کے نزدیک فضل میں بڑھتا گیا۔ اِن لفظوں پر جو اِس آیت میں مذکور ہیں خوب غور کرو اور پھر کلیسیا کی ابتدائی حالت سے لیکے آج تک دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ کلیسیا کی حالت میں اور مسیح کی حالت میں ایک خاص نسبت ہے کہ جب وہ جسم میں ظاہر ہوا تو ایک خاص صورت میں ترقی کرتا گیا اور جب آسمان پر چلا گیا اور روح میں کلیسیا کے درمیان آیا تو اپنی اُسی حالت کے موافق کلیسیا میں ظاہر ہوا اب مسیح نہ صرف آسمان پر ہے مگر کلیسیا اُسکا بدن ہے اور وہ کلیسیا میں ہے (شامل ہوتے تھے) یہہ کام ابتک تمام نہیں ہوا آج تک شامل ہوتے جاتے ہیں لوقا بیان کرتا ہے کہ مرد بھی شامل ہوتے تھے اور عورتیں بھی جیسے (۱-۱۴) میں بھی عورتوں کا ذکر ہے (ف) عیسائی کلیسیا میں عورتیں بھی بپتسما پاکے شامل ہوتی ہیں پورانے عہدنامہ میں اُنکے لئے ختنہ نہیں تھا مگر نئے عہدنامہ میں بپتسما جو بجائے ختنہ کے ہے اُنکے لئے بھی ہے کیونکہ دلی ختنہ کی اُنہیں بھی حاجت ہے (ف۲) اُنمیں شامل ہوتے تھے وہ مسیح کا بدن تھا پس جو لوگ بدن میں شامل ہوتے تھے وہ سر میں بھی شامل ہو جاتے تھے کیونکہ اُس بدن کا سر مسیح ہے

(۱۵) یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں میں لاکے چارپایوں اور کھٹولوں پر رکھتے تھے تاکہ جب پطرس آدے اُسکا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جاوے ۱۵

شدت سے خدا کی برکت کلیسیا میں ظاہر ہوئی اور خدا نے بڑی طاقت ظاہر کی (سڑکوں میں) لکھا ہے یعنے یہہ بات
کونے میں نہیں ہوئی مگر ایسی علانیہ ہوئی کہ لوگ سڑکوں میں برکت حاصل کرنے کو جمع تھے (ف) پطرس کا سایہ لکھا ہے
اُس سے مراد ہے کہ پطرس سے ایک خاص قوّت نکلتی تھی یہہ وہی قوّت تھی جسکا ذکر (لوقا ۶-۱۹) میں ہے کہ قوّت اُس سے
نکلتی اور سب کو چنگا کرتی تھی (ف ۲) لوگ بیماروں کو لاکے سڑکوں میں ڈالتے تھے یہہ اُنکے ایمان کا نشان تھا اور ہرگز وہ نہ ڈرتے
تھے کہ لوگ جانینگے کہ یہہ کام رسولوں سے ہوتا ہے سب جانتے تھے کہ رسول لوگ مثل نہر کے تھے پر منبع یا سرچشمہ مسیح خداوند
تھا وہی مسیح مصلوب جو اُنکے درمیان حقارت کیا گیا اب یوں جلال پایا تھا (ف ۳) اگرچہ طاقت مطلق مسیح کی تھی مگر
رسولوں کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی تھی رسول یوں کہتے تھے کہ خدا نے یسوع کو جلال دیا ہے (اعمال ۳-۱۳) اور یہہ کہ ہم آدمی
ہیں تمہارے ہم جنس (اعمال ۱۴-۱۵) طاقت جو ہم سے ظاہر ہوتی ہے وہ مسیح کی طاقت ہے مسیح جو آسمان پر چڑھ گیا ہے اور اُسنے
وہاں سرفرازی پائی ہے وہاں سے یہہ انعام ہمارے لئے آتے ہیں پس وہ بدن سے غیر حاضر ہے پر روح سے اور طاقت سے
ہمارے ساتھ ہے (متی ۲۸-۲۰) جیسے وہ کہہ گیا تھا کہ زمانہ کے آخر تک میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں (ف ۴) مسیح
خداوند جب دنیا میں تھا تو اُسکا دامن چھونے سے اکثروں نے صحت پائی دیکھو (متی ۹-۲۰) ایک عورت نے جس کا
بارہ برس سے لہو جاری تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا اور صحت پائی (متی ۱۴-۳۶) اُس کی منت کی کہ
فقط اُسکی پوشاک کا دامن چھوئیں اور جتنوں نے چھوا چنگے ہو گئے (پھر دیکھو مرقس ۶-۵۶ لوقا ۸-۴۴) لیکن اب مسیح آسمان پر
چلا گیا وہاں سے یہہ تاثیر ظاہر کی کہ پطرس کے سایہ سے اور پولوس کے رومال سے صحت بخشتا ہے (اعمال ۱۹-۱۲) رومال اور
پٹکے اُسکے بدن کو چھوا کے بیماروں پر ڈالتے تھے اور اُنکی بیماریاں دور ہوتی اور بُری روحیں اُنسے نکل جاتی تھیں (ف ۵) اب
کوئی (یوحنا ۱۴-۱۲) کو دیکھے لکھا ہے جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ
میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں۔ پس مسیح کا دامن چھونے سے صحت نکلتی تھی پر یہہ کام ضرور اُس سے بڑا کام ہے کہ پطرس
کا صرف سایہ اور رومال پولوس کے بدن سے لگا کر بیماروں پر ڈالنا صحت بخشتا ہے بیشک رسولوں سے بڑے کام ظاہر
ہوئے بعض معجزات کے بارہ میں اور منادی کے بارہ میں اور انتظام جماعت کے بارہ میں اور تحریر کلام کے بارہ میں
اور اِدھر اُدھر کی دوڑ دھوپ کے بارہ میں وغیرہ پر سب کچھہ مسیح سے ہوا قوّت اُسکی تھی ظہور ان رسولوں کے وسیلہ
سے ہوا تب رسول مسیح سے آگے نہیں بڑھہ جاتے ہیں پر اُس سے طاقت پاکے اُسکا جلال ظاہر کرتے ہیں (ف ۶) کوئی
یہہ نہ سمجھے کہ پطرس رسول اور سب رسولوں سے بڑا ہے یا افضل ہے کہ اُس کے سایہ سے یہہ معجزات ظاہر ہوئے ہرگز نہیں اگر
اُسکے سایہ سے ہوئے تو چاہئے کہ وہ مسیح سے بھی بڑا ٹھہرے معاذاللہ ہرگز نہیں وہ بندہ ہے پر مسیح خدا ہے اُسنے اپنی قدرت کے

کام تھوڑی دیر کے لئے پطرس میں ظاہر کر دکھائے اور کسی میں کسی خوبی کا ظہور کیا اور کسی میں کسی اور خوبی کا ظہور دکھلایا سب رسول مسیح کے برابر میں عزت کے لایق پر خدمتیں مختلف ہیں (ف) سایہ کچھہ چیز نہیں ہی اور انسان کے سایہ میں کچھہ نہیں ہی جو کوئی آدمی کے سایہ پر بھروسا رکھتا ہی شرمندہ ہو جائیگا لیکن اصل بات وہ قوت ہی جو خدا سے نکلتی ہی اور آدمیوں کو صحت بخشتی ہی پس خدا کی قوت کی طرف تاکنا چاہئے نہ پطرس کے سایہ کی طرف حاصل کلام یہہ ہی کہ ظاہری وسیلوں پر فریفتہ ہونا بیوقوفی ہی ہندو مسلمان اور یہودی اور بہت سے جاہل عیسائی بھی ان ظاہری وسایل پر فریفتہ ہوکے بُری حالت میں پھنس گئے ہیں آدمی کی نظر اصل قوت پر ہونی چاہئے (ف) نجات نہیں ہی نہ کسی کے سایہ سے نہ کپڑے سے نہ رومال سے نہ کسی ظاہری چیز سے نہ کسی کام سے مگر صرف مسیح سے نجات ہی جب تک مسیح پر دل قایم نہو وے اور اُس سے قوت نکلکے ہمیں صحت نہ بخشے تو کبھی کسی ظاہری وسیلہ سے کچھہ حاصل نہیں ہی (ف) اسوقت پاپا صاحب پطرس کا سایہ ہونے کے مدعی ہیں پر خالی سایہ ہیں بے قوت کے اگر سایہ کچھہ چیز ہی تو اُنسے قوت کیوں نہیں نکلتی

(۱۶) اور چاروں طرف کے شہروں کے لوگ بھی یروشلم میں جمع ہوئے اور بیماروں کو اور اُن کو ۱۶
جو ناپاک روحوں کے ستائے تھے لائے اور سب چنگے ہوئے

اب وہ بات پوری ہوئی جو (متی ۱۶ - ۱۸) میں ہی میں اِس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور دوزخ کے دروازے اُسپر غالب نہ ہونگے (ف) ایک وقت وہ تھا کہ شاگردوں نے کہا کہ ہم دیو کو کیوں نہ نکال سکے مگر اب خوب نکالتے ہیں کیونکہ اب روح القدس اُن میں آئی اور اعتقاد میں بڑی مضبوطی بخشی اور خدا کی قوت اُن میں ظاہر ہوئی (ف) صرف دو آدمی حنانیا و صفیرا پطرس کے وسیلہ سے مارے گئے مگر اب بڑی بڑی جماعتیں اُسکے وسیلہ سے صحت پاتی ہیں خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہی کہ لوگ شیاطین سے ستائے جائیں اور ہلاک ہوں

(۱۷) اور سردار کاہن اور اُسکے سب ساتھی جو زادوقیوں کے فرقے کے تھے ڈاہ سے بھر کے اُٹھے ۱۷

(۱۷ سے ۲۱) تک رسولوں کے قید ہونے اور چھٹکارہ پانے کا ذکر ہی - اور اُسکا سبب یہہ ہی کہ جب اسقدر برکات کا ظہور مسیح کے خادموں سے ہوا اور مسیح کا جلال ظاہر ہوا تو مخالفوں کے دل میں غصہ کی آگ بھڑکی (ف) جب خداوند صیہون کی تعمیر کو اُٹھا دشمن بھی اُٹھے کہ اُسکے نوکروں کے کام کو روکیں پر خدا کی قوت کا مقابلہ کرنیوالا نادان ہی ہمیشہ ایسے لوگ برباد ہوتے ہیں اور بڑی شکست کھاتے ہیں (ف) اِسوقت ہندوستان میں بھی یہہ حال ہی کہ جب ہندو مسلمانوں

نے دیکھا ہی کہ لوگ بہت عیسائی ہوتے جاتے ہیں اور اُن کے خیالی بندوبست برباد ہوئے جاتے ہیں تو وہ بھی جوش میں انجیل کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں پر کیا ہوتا ہی چیونٹی کے بھاڑ کو نہیں پھوڑ سکتے (ڈاہ سے بھر کے اُٹھے) مسیح کے خادم روح القدس سے بھرے ہوئے کھڑے ہیں دشمن ڈاہ سے بھرے ہیں جو دوزخ کی تاثیر ہی ناپاک تاثیر پاک تاثیر پر کب فتح پا سکتی ہی البتہ تھوڑی دیر دکھ دے سکتی ہی آخر کو برباد ہوگی (ف) ڈاہ کا سبب کیا تھا یہہ کہ اگر یہہ تعلیم پھیل جاوے تو ہمارا سب کچھہ برباد ہو جائیگا ناراضگی کا کچھہ سبب (اعمال ۴-۲) کی ذیل میں بھی لکھا ہی

(۱۸) اور رسولوں پر ہاتھہ ڈالے اور قید خانہ عام میں بند کیا 18

(ہاتھہ ڈالے) اکثر شریر لوگ حکمت اور قدرت کا مقابلہ ہاتھوں سے کرتے ہیں مُنہہ سے جواب نہیں بنتا تاثیر کو روک نہیں سکتے ہاتھوں سے دُکھہ دینے کو طیار ہیں (قید خانہ عام میں) جہاں بہت قیدی تھے یہہ بھی جلال الٰہی کے اظہار کا اچھا موقع تھا تاکہ قدرت کی رہائی کا معاملہ سب دیکھیں اور مسیح کی طرف مایل ہوویں (ف) اُنہیں قید کر دیا جنہوں نے ہزاروں کو شیطان کی قید سے چھڑایا تھا پر وہ قدرت جس سے ہزاروں شیطان کی قید سے چھوڑائے گئے اُنہیں بھی قید میں نرہنے دیگی (ف) مسیح خداوند صلیب پر تھا تو سردار کاہنوں نے ٹھٹھہ سے کہا اُسنے اوروں کو بچایا آپکو نہیں بچا سکتا (مرقس ۱۵-۳۱) حقیقت میں مسیح نے آپ کو مرنے دیا اور نہیں بچایا اگرچہ آخر کو جی اُٹھا مگر اُسوقت ضرور نہیں بچا سکا کیونکہ اُسے مرنا نہایت ضرور تھا تب اُسوقت سردار کاہنوں کا یہہ اعتراض بیجا ہوا اور اُسوقت ایک سبب معقول کے باعث یہہ کمتی باقی رہی تھی اب شاگرد مسیح کی کمتیاں بھر دیتے ہیں (کلسی ۱-۲۴) مسیح کی مصیبتوں کی کمتیاں اُسکے بدن یعنے کلسیا کے لئے اپنے جسم میں بھرے دیتا ہوں اب مسیح کے بدن یعنے کلیسیا میں وہ طاقت بھی ظاہر کیجاتی ہی جو بچانیوالے میں تھی اور اُسوقت ایک خاص مطلب کے لئے ظاہر نہ کی گئی کہ وہ جو اوروں کو بچاتا ہی آپ کو بھی بچاتا ہی اِس گہری بات پر ناظرین کو بہت فکر چاہئے (ف) جب کہ رسول لوگ قید میں چلے گئے تو شاید اُن کے دل میں یہہ خیال آیا ہو کہ اب ہمارا کام بند ہوا پر خدا کے کلام کو کون بند کر سکتا ہی

(۱۹) پر خداوند کے فرشتے نے رات کو قید خانہ کے دروازے کھولے اور اُنہیں باہر لیجا کے کہا 19

یاد کرو اُس بات کو جو یوسف نے کہا تھا کہ تم نے بدی کی مگر خدا نے نیکی کا نتیجہ نکالا دیکھو آدمی کیا کرتے ہیں اور خدا کیا کرتا ہی کیا طاقت ہی لوگوں کی کہ انجیل کو بند کریں یاد کرو کہ داؤد پیغمبر نے کیا کہا ہی کہ وے مشورت کرتے ہیں اور خدا ٹھٹھہ میں

اُڑاتا ہی (فرشتے نے) دروازے کھولے نہ زلزلہ نے نہ کسی آدمی نے خدا نے فرشتہ کو بھیجدیا کیونکہ فرشتوں ہی کے وسیلہ سے باپ اور بیٹے کی بادشاہت کا بندوبست ہورہا ہی (ف) فرشتہ آیا کیونکہ زادوقی فرشتوں کے منکر رسولوں کے قید کرنیوالے تھے اُنکو یہہ دکھلایا گیا کہ فرشتہ ہی اور خدا کے بندوں کی خدمت کو آتا ہی (رات کو) یعنے اُسی رات کو کبھی کبھی ایک رات بھی دُکھہ نہیں رہتا اور کبھی کبھی کچھہ دیر تک رہتا ہی یہہ خدا کے بندوبست میں جیسا مناسب جانتا ہی کرتا ہی دیکھو داؤد نے کیا کہا ہی (زبور ۳۰-۵) رونا شام کو ہووے پر صبح کو گانے کی نوبت ہوگی (دروازے کھولے) کوئی کنڈی اور دروازہ ایسا مضبوط نہیں ہی کہ خدا اپنے لوگوں کے لئے نہ کھول سکے (اعمال ۱۲-۱۰) لوہے کا پھاٹک اُسکی قدرت سے کھل گیا تھا (اعمال ۱۶-۲۶) سب دروازے کھل گئے تھے اور سب کی بیڑیاں گر پڑی تھیں (ف) مسیح کی قبر کے مُنہہ پر سے بہت بھاری پتھر ہٹ گیا تھا موت اور دوزخ کے قبضہ سے خدا مخلصی دیسکتا ہی

۲۰ (۲۰) جاؤ اور ہیکل میں کھڑے ہوکے اِس زندگی کی باتیں لوگوں سے کہو

اِس آیت میں لوقا وہی الفاظ فرشتہ کے مُنہہ کے بتلاتا ہی اِسپر بہت سوچنا چاہئے (زندگی کی باتیں) یعنے وہ باتیں زندگی کی جو مسیح نے سنائیں (یوحنا ۶-۶۸) اور وہ زندگی کی باتیں جو مسیح کی قیامت کی ہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اُسنے اپنی زندگی میں سے ہمیں زندگی بخشی اب خدا کی زندگی ہم میں آگئی (ف) بازار میں منادی کرنیوالوں کو چاہئے کہ اِس وقت فرشتہ کے بیان پر غور کریں کہ حکم ہی کہ وہ زندگی کی باتیں سناویں بحث مباحثہ اور دنیاوی تقریریں اور ایک دوسرے پر طعن تشنیع نکریں ہمارا کام یہی ہی کہ مسیح کی باتیں سناویں (ف) باتیں کلام ہیں اور زندگی ایک الٰہی تاثیر ہی شاگرد باتیں سُناویں کیونکہ باتیں گویا ظرف ہیں یا ڈبیا ہیں یا ڈبا ہیں جن میں زندگی کے بیش قیمت موتی رہتے ہیں بس کلام جو سُنایا جاتا ہی وہ زندگی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہی (ف) یشعیا پیغمبر یوں شکایت کرتا ہی (۵۳-۱) کہ ہمارے پیغام پر کون اعتقاد لایا (رومی ۱۰-۱۴ سے ۱۶ تک) اِسکے بابت کچھہ لکھا ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمیں کلام سنانا چاہئے کلام سے زندگی آتی ہی (ف) حکم ہوا کہ ظاہراً منادی کرو نہ چھپو اور نہ بھاگو بلکہ بولو اور کہو (ف) نہ صرف اپنے گھر میں باتیں کرو اور نہ صرف گرجا میں عیسائیوں ہی کو سناؤ مگر عام جگہ میں جاؤ اور سب کو سناؤ (ف) منادی کرنیوالوں کو چاہئے کہ اپنی نظر اور امید اِس حکم پر قایم کرکے چلے جاویں جسم اور خون سے صلاح نہ لیں اور کہیں کہ اے خداوند ہم نے ساری رات محنت کرکے کچھہ نہ پکڑا پر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں (لوقا ۵-۵) ایسے لوگوں کی خدمت پر خدا برکت دیتا ہی (ف) شاگردوں کا کام اِسوقت ایک دن بھی بند نہیں رہا عین وقت پر اچھی طرح سے مدد پائی (ف) سرداروں نے شام کو قید میں ڈالا اور بڑے منصوبے باندھتے ہیں کہ اُنہیں سزا دیوینگے خدا نے اُنہیں

نکالا اور نہیں کہا کہ نکل کے کہیں بھاگ جاؤ مگر جرات کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ اُنہیں کے سامھنے جاکے صاف صاف منادی کرو اسکا کچھ خوف نہ کرو کہ جیلخانہ سے بلا اجازت کیونکر نکل آئے پس معلوم ہوا کہ خدانے چاہا کہ وہ لوگ شام کو قید کئے جاویں اور صبح کو اُنہیں پھر اُن کے سامھنے کھڑا کرکے اُنہیں دکھلاوے کہ انجیل کی فتح ہے اُن کے روکنے سے انجیل ہرگز نہ رُکے گی (ف) خدانے اتنی بڑی حمایت اِس تعلیم کی اِسلئے کی ہے کہ زندگی اور موت کا خزانہ صرف یہی تعلیم ہے اگر یہہ لوگ چپ رہیں تو زندگی کی دھار بند ہو جائیگی

۲۱ (۲۱) سو وے یہہ سُنکے صبحکو ہیکل میں گئے اور سکھانے لگے تب سردار کاہن اور اُس کے ساتھیوں نے آکے بڑی عدالت کو اور بنی اسرائیل کے سب بزرگونکو باہم بُلایا اور زندانمیں کہلا بھیجا کہ اُنہیں لاویں

(صبحکو ہیکل میں گئے) کچھ نہیں ڈرے کیونکہ قادر خدا کو اپنے ساتھ دیکھتے ہیں اگرچہ دنیاوی قوت اپنے پاس کچھ نہیں ہے اور مخالفوں میں دنیاوی طاقت پوری ہے پر اپنے ساتھ خدا کی طاقت ہے تب کیا ڈر ہے (۱۱۹ زبور ۱۷۵) کا مضمون اسوقت کیا خوب نظر آتا ہے کہ میری جان جیتی رہے تاکہ وہ تیری ستایش کرے اور تیری عدالتوں سے میری کمک ہو پھر دیکھو (۱۴۲ زبور ۷) میری روح کو قید سے رہائی بخش تاکہ تیرے نام کی ستایش ہووے صادق لوگ میرے آس پاس جمع ہونگے جب کہ تو مجھپر احسان کریگا (ف) شاگرد خدا کے فضل سے قید خانہ سے نکلے ہیں اور مخالفوں کے پاس خدا کی ہیکل میں حاضر ہیں تاکہ خدا کی ستایش کریں اور خدا کے حکم کی تعمیل کریں کہ وہ لوگوں کو سکھانے لگے تھے اُسطرف مخالف اپنی بڑی عدالت کو جمع کرکے مدعی کی فکر میں ہیں اور جیلخانہ سے اُنہیں منگواتے ہیں کہ اُن کی عدالت کریں پر حقیقی عادل خدا اُنکی عدالت کر چکا کہ وے قید کے لایق نہیں ہیں

۲۲ (۲۲) پر پیادوں نے پہونچکے اُنہیں قیدخانہ میں نہ پایا اور لوٹ کے خبر دی اور کہا (۲۳) کہ ہمنے
۲۳ تو زندان کو بڑی خبرداری سے بند اور چوکیدار ونکو باہر دروازہ پر کھڑا پایا پر جب کھولا تو کسی کو اندر نہ پایا

(اعمال ۱۶-۲۶ سے ۲۸) میں بھی ایک اِسی قسم کا معجزہ ہے مگر اُس میں اور اِس میں یہہ فرق ہے کہ وہاں دروازے کھلے تھے تو بھی کوئی نہیں بھاگا تھا یہاں دروازے بند ہیں تو بھی بھاگ گئے ہیں ہاں پطرس کے لئے فرشتہ نے دروازہ کھولا تھا مگر پھر بند کر دیا تھا کیونکہ پیادے کہتے ہیں کہ زندان بند پایا اور فرضی مجرم فرار ہو گئے ہیں اور یہہ بیان پیادوں کا حیرت کے طور پر ہے اور بیشک حیرت کا مقام بھی تھا کیونکہ وہ قدرت سے نکلے تھے

۲۴ (۲۴) جب بڑے کاہن اور ہیکل کے رئیس اور سردار کاہنوں نے یہہ باتیں سنیں تو اُن کی بابت گھبرا گئے کہ یہہ کیا ہوگا

(گھبرا گئے) دنیاوی لوگ ہمیشہ گھبرا جاتے ہیں جب مقدسوں کو ستاتے ہیں تو گھبراہٹ اُنکا حصہ ہی۔ جب شیاطین کے جال ٹوٹ جاتے ہیں تو اُس کے خدمتگار بہت گھبرا جاتے ہیں اور سارا قصور مقدسوں پر ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے گھبرانے کا سبب مقدس لوگ ہیں دیکھو (اعمال ۱۲-۱۸) جب صبح ہوئی سپاہیوں میں بڑا اضطراب پڑا کہ پطرس کیا ہوا پھر دیکھو (اعمال ۱۶-۲۰) اُنہیں سرداروں کے آگے لیجا کے کہا یہی آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر کو بہت ستاتے ہیں (ف) جب انسان کے منصوبے جنپر اُسکا دل ٹھہرا ہوا ہوتا ہی ٹوٹ جاتے ہیں تب گھبراہٹ پیدا ہوتی ہی۔ ہمیشہ عیسائی دین شریروں میں گھبراہٹ کا باعث ہی اور آخر کو جب وہ خداوند آویگا ساری دنیا کے لوگ گھبرا جاوینگے جیسے اُسکی پہلی آمد کے وقت یروشلم شہر معہ بادشاہ کے گھبرا گیا تھا

۲۵ (۲۵) تب کسی نے آکے اُنہیں خبر دی کہ دیکھو وہ مرد جنہیں تم نے قید خانہ میں ڈالا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو سکھلاتے ہیں

(کسی نے) خبر دی یہہ بھی مخالف تھا عیسائیوں کے مخالف بھی ہمیشہ کہیں نہ کہیں سے نکل آتے ہیں کیونکہ جب مسیح یا اُسکی کلیسیا پکڑی جاتی ہی تو ہمیشہ کوئی نہ کوئی یہوداہ اسکریوطی آموجود ہوتا ہی (ف) اُس شخص نے اُنہیں خبر دی کہ وہ لوگ تمہاری قید سے نکل آئے ہیں اور پھر وہی کام کرتے ہیں جو تمہاری مرضی کے برخلاف ہی وہ علانیہ ہیکل کے درمیان سکھلا رہے ہیں یہہ خبر دہندہ ایسے طور سے خبر دیتا ہی کہ یہودیوں کے غضب کی آگ کو بھڑکا دے تو بھی اُسکے بیان میں خدا کا زور ظاہر ہوتا ہی

۲۶ (۲۶) تب ہیکل کا سردار پیادوں کے ساتھ جا کے اُنہیں لایا زبردستی سے نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے مبادا ہمیں سنگسار کریں

کیونکہ سب لوگ رسولوں سے خوش تھے بہت سے گھرانوں نے اُن کے معجزات سے کچھہ نہ کچھہ فایدہ پایا تھا اور جب یہہ مدد خدا سے اُن کی ہوئی کہ قید خانہ سے نکل آئے تو اور بھی لوگ اُن کے معتقد ہوئے پس یہہ کام خدا سے نہیں مگر

لوگونسے ڈرتے تھے اور لوگ خدا سے ڈرتے تھے جسکی قدرت رسولوں میں دیکھی گئی تھی اور رسول لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں
وہ حاکموں سے نہیں ڈرتے (ف) نتیجہ یہہ ہی کہ بے دینی سے ہمیشہ بزدلی نکلتی ہی اور جو حاکم یا بادشاہ ظالم اور بد ہی وہ
ہمیشہ زیادہ ڈرنے والا ہی (ف) اِس قسم کا ڈر ہمیشہ دوزخ کا نشان ہی جو اُسکے اہل میں چکتا ہی۔ پر خدا کا خوف ہمیشہ برکات کا
باعث ہی

۲۷ ۲۸ (۲۷) اور اُنہیں لاکے عدالت میں کھڑا کیا اور سردار کاہن نے اُنسے یہہ کہکے پوچھا (۲۸) کیا
ہمنے تمہیں تاکید سے حکم نہیں دیا کہ اِس نام پر تعلیم نہ دینا اور دیکھو تم نے یروشلم کو اپنی تعلیم سے بھر دیا ہی
اور اِس آدمی کا خون ہم پر لایا چاہتے ہو

اکثر شریروں کے دل بعد معجزہ کے بھی سخت ہو جاتے ہیں اُنہوں نے یہہ معجزہ بھی دیکھا کہ خدا نے اُنہیں قید سے نکالا
توبھی اُنپر سختی کرتے ہیں اور نادم نہیں ہوتے اِسی طرح فرعون کا دل بعد مصری معجزات کے سخت ہو گیا تھا دیکھو (یوحنا
۱۱-۴۷) کو جو کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں کہ یہہ آدمی بہت معجزے دکھاتا ہی (ف) دل کی سختی اور شرارت و نفسانی اغراض پر
کمربستگی کی کیا دوا ہی کچھہ نہیں نہ اچھی تعلیم پسند کرتے ہیں نہ معجزات و قدرت کا معائنہ اُن کے دل کو نرم کرتا ہی صحت بخش
دوا اُن کے حق میں زہر قاتل ہی ایسے لوگ یہود یوں میں اور مسلمانوں میں بہت ہیں وہ آپ کو بربادی کے لئے طیار کرتے ہیں
ای خدا ہمیں ایک نرم دل عنایت کر ورنہ ہم ہلاک ہو جائینگے (ف) جب لوگ سچائی کا ایسا مقابلہ کرتے ہیں تو شیطان
کی کیسی مدد ہوتی ہی (خون ہم پر لایا چاہتے ہو) یعنے اِس بات کا ثبوت دیتے ہو کہ ہم نے یسوع کو مار ڈالا ہی ہم اُس کے خونی
ہیں ہمنے ناحق اُسے مارا جب تم اُسکا خدا کی طرف سے ہونا ثابت کروگے تو یہہ الزام ہم پر ثابت ہوگا دیکھو اپنی عزت قایم
رکھنے کے لئے راستی و سچائی پر پردہ ڈلوانا چاہتے ہیں (ف) یہہ عدالت کا بیان رسولوں کی تعلیم کی تاثیر اور حق کے ثبوت
پر پوری گواہی ہی اور اُن کی شرارت کا پورا اظہار ہی (اِس آدمی کا خون) وہ یسوع کا نام نہیں لینا چاہتے لیکن پطرس آیت
(۳۰) میں اُسکا نام ظاہر کرتا ہی (ف) آج یہہ لوگ اُس کے خون کے الزام سے ڈرتے ہیں اور ایک دن کہتے تھے کہ اُسکا خون
ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے دیکھو (متی ۲۷-۲۴ و ۲۵) (ف) دیکھو رسولوں کو دہمکاتے ہیں توبھی اُن سے ڈرتے ہیں
اُنہیں بےعزت کرتے ہیں مگر کانپتے ہوئے (ف) اُنہیں انتقام الٰہی کا فکر نہیں ہی مگر لوگوں میں اپنی حماقت کے اظہار سے
بہت ڈرتے ہیں (ف) پطرس اور سب رسول ضرور مسیح کا خون اُنپر لایا چاہتے ہیں مگر نہ اُنکی ہلاکت کے لئے پر اُن کی نجات کے
لئے تاکہ وے اپنے گناہ سے پچھتاویں اور توبہ کرکے ایمان کے وسیلہ معافی حاصل کریں (حکایت) گرگان کہن نے جمع ہوکر

ایک پانی کے چشمہ پر غریب بھیڑوں سے کہا تم نے اِس پانی کو گدلا کیوں کیا ہے اور یہہ حیلہ بنایا کہ اُن غریب بھیڑوں کو پھاڑیں یہی حال اسوقت مسیح کی بھیڑوں کا ہے (ف) شاید کوئی کہیگا کہ اِس معجزے سے کیا فایدہ ہوا جبکہ معجزہ دیکھکے بھی یہہ لوگ رسولوں سے ایسی شرارت کرتے ہیں جواب یہہ ہے کہ معجزہ سے ضرور فایدہ ہوا رسولوں کی تعلیم کی سچائی ثابت ہوئی اہل حق سے شریروں کی سخت دلی ثابت ہوئی منصف مزاجوں کے سامہنے اور گویا دانہ طیار رہا مالک کی کھیتی کیلئے اور بھوسا طیار ہوا بھٹی میں ڈالنے اور اگ میں جلانے کے لئے

(۲۹) تب پطرس اور رسولوں نے جواب دیکے کہا خدا کا حکم آدمیونکے حکم سے زیادہ ماننا چاہئے ۲۹

یہہ واجب بات ہے جو رسولوں نے کہی اِس سے بالکل خوبی نکلتی ہے نہ سرکشی بیشک خدا کا حکم آدمی کے حکم سے زیادہ ماننا واجب ہے خدا نے حکم دیا کہ ہیکل میں جاکے منادی کرو یہہ کہتے ہیں منادی نہ کرو اب کسکا حکم ماننا واجب ہے ضرور خدا کا حکم ماننا واجب ہے اُنکے لئے جو دانا ہیں (ف) دنیا میں بعضی روحیں بلکہ اکثر روحیں ایسی بھی ہیں کہ آدمیونکے حکم خدا کے حکم کی نسبت ماننا زیادہ ضرور جانتے ہیں وہ خدا کے حکموں کو حیلہ بہانے بناکے ٹال دیتے ہیں پر آدمیوں کی باتوں کو بڑی معتقدی سے بجالاتے ہیں ایسے لوگ کچھہ عوام اور جاہل ہی لوگوں میں نہیں ہیں بلکہ لاکھوں آدمی دنیاوی شریفوں اور تعلیم یافتوں اور ممتازوں میں ہیں اگرچہ وہ بڑے بڑے لوگ ہیں پر وہ خاک اور دھول ہیں اُنکا علم حماقت ہے اُنکی شرافت رذالت ہے اُن کی عزت بے عزتی ہے حقیقی رذیل اور جاہل وہی ہیں جب تک کہ وہ خدا کی عزت نہ کریں

(۳۰) ہمارے باپ دادونکے خدا نے یسوع کو جلاکے اُٹھایا جسے تمنے لکڑی پر لٹکاکے مار ڈالا ۳۰

(باپ دادوں کا خدا) یعنے ابراہیم و اصحاق و یعقوب کا خدا جس نے ان ابا سے وعدے کئے اور اُنکی مدد کی (ف) مطلب یہہ ہے کہ جو وعدہ خدا نے آبا سے کیا تھا وہ ہم سے پورا ہوتا ہے (اُٹھایا) اسکے دو معنی ہیں اول آنکہ مردوں میں سے اُٹھایا ہے دوم آنکہ دادوں کی نسل سے نکالا ہے (لوقا ۱- ۶۹) جسے تم نے (مار ڈالا) تھا اس مقام پر رسول اُنکی بدسلوکی اور خدا کے سلوک کا مقابلہ کرتا ہے (ف) رسول زور دیگر بیان کرتا ہے اُس لعنتی موت کی بیعزتی کو اور خدا سے عزت پانیکے بیان کو اگرچہ وہ سُنا نہیں چاہتے تو بھی وہ صاف صاف سناتا ہے (ف) ہوشیار حکیم کی مانند اِس گہری زخم کو کھولتا ہے تاکہ مرہم لگاکر اُن کی جان بچاوے (لکڑی پر مارا) لکڑی سے گناہ شروع ہوا تھا کہ آدم نے درخت سے کھایا کفارہ گناہ کا بھی لکڑی پر ہوا

(۳۱) اُسی کو خدا نے مالک اور نجات دینیوالا ٹھہرا کے اپنے دہنے ہاتھہ پر بلند کیا تاکہ اِسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی بخشے ۳۱

(مالک) یعنے حاکم یا خداوند پس وہ نہ صرف ایک دینی پیشوا ہی بلکہ وہ مالک اور حاکم بھی ہی (عبرانی ۲-۱۰) (ف) لفظ مالک سے مطلب یہہ ہی کہ مسیح وہ مالک بھی ہی جس کی تابعداری کرنا سب کو ضرور ہی اسی لئے کہ وہ بادشاہ بھی ہی جسکے پیچھے لشکر رہتا ہی (ف) اور یہہ بھی اشارہ ہی کہ مسیح وہی مالک اور حاکم ہی جس کی انتظاری سب بنی اسرائیل نے سابق زمانہ میں کی تھی (نجات دینیوالا) عہدہ بادشاہت کے ساتھہ نجات دہندہ کا درجہ بھی اُسی کا ہی وہ نجات دیتا ہی سب سے بڑے خطرے سے اور سب سے بڑے گناہ سے اور سب سے بڑے وبال سے بھی یعنے گناہ سے اور قہر الٰہی سے وہ بچانیوالا بھی ہی (ف) اگر وہ نجات دہندہ نہوتا تو بادشاہ بھی نہوتا پس اُسکا بیش قیمت زیور کیا ہی وہ کانٹوں کا تاج ہی جو اُسنے ہماری نجات کے لئے سر پر رکھا اور جو وہ حاکم نہوتا تو نجات دہندہ بھی نہو سکتا اُس کی قربانی اِسلئے مفید ہی کہ وہ آپ خدا ہی (ف) بلحاظ اُس کی حکومت کے ہم اُس کی عزت کرتے ہیں اور تابعداری بجا لاتے ہیں اور بلحاظ نجات دہندہ ہونے کے ہم اُسپر بھروسہ رکھتے ہیں اور اُسے پیار کرتے ہیں (ف) وہ اب تک حاکم و نجات دہندہ ہی اور آخر تک رہیگا بلکہ ابد تک وہ اب تک آسمان پر سے اپنا کام کرتا ہی اگرچہ اِسوقت دنیا میں جسم سے نہیں ہی (بلند کیا) یعنے یہہ بلندی ثابت ہوئی جی اُٹھنے سے اور پھر صعود سے (اِسرائیل کو) جو وعدوں کے فرزند ہیں (توبہ و معافی بخشی) یعنے پہلے اِسرائیل اُس کے وسیلہ سے خدا کی طرف رجوع لاویں اور اپنے گناہوں کی معافی پاویں (ف) حکومت سے انعام یہہ ہی متوقع ہیں کہ رعیت درست ہو جاوے اور دُکھوں سے بچ جاوے (ف) پہلے توبہ کا ذکر ہی پھر معافی کا اِسلئے کہ بغیر توبہ کے معافی نہیں ہو سکتی (ف) حقیقی توبہ یہہ ہی کہ اپنے گناہوں سے پچھتا کے مسیح یسوع کی طرف رجوع لاویں اور اُس سے مفت بخشش حاصل کریں (ف) کوئی آدمی اپنے گناہوں کو مٹا نہیں سکتا اور نہ اپنے دل کی تبدیل کر سکتا ہی یہہ دونوں کام صرف مسیح یسوع کی سرفرازی سے نکلتے ہیں (ف) خدا نے اُسے سرفراز کیا کیونکہ اُس کی انسانیت بھی خدا کی سرفرازی کی محتاج ہی مگر اُسکی الوہیت خدا باپ کے ساتھہ یکساں اور برابر ہی اب سرفراز ہو کے وہ نہ صرف دعوت ان امور کی کرتا ہی مگر خود دینیوالا ہی وہ نہ صرف ایک وسیلہ ہی مگر خود ہی وہ نہ ایک نہر ہی مگر سرچشمہ ہی (ف) مسیح خداوند یہی کرتا رہیگا جب تک سب کچھہ بتدریج اُسکے پیر کے نیچے نہ آویگا (ف) کوئی آدمی کہتا ہی کہ میں بہت چاہتا ہوں کہ توبہ کروں مگر کر نہیں سکتا یہہ آدمی سچا ہی کوئی توبہ آپ سے کر نہیں سکتا مگر مسیح توبہ کی توفیق جب بخشتا ہی تب توبہ ہوتی ہی ہمیں چاہئے کہ آدمیوں سے توبہ کم مانگیں

مگر مسیح سے اُن کے لئے توبہ کی بہت درخواست کریں (ف) لکھا ہی کہ بخشتے یعنے وہ بخشنیوالا ہی پس جب وہ بخشتا ہی تب وہ خدا ہی کیونکہ خدا ہی بخش سکتا ہی نہ کوئی اور

۳۲ (۳۲) اور ہم اِن باتوں پر اُسکے گواہ ہیں اور روح القدس بھی جسے خدا نے اُنہیں جو اُس کی تابعداری کرتے ہیں بخشا ہی

(تابعداری کرتے ہیں) ایمان سے یسوع مسیح میں ہو کے (اعمال ۶-۷) تابعداری سے مراد ایمان کا تابع ہونا ہی (رومی ۱۶-۲۶) میں ایمان کی فرمانبرداری کا ذکر ہی (ف) حاصل یہہ ہی کہ خدا نے ہمیں اپنی روح دی ہی اور حکم دیا ہی کہ ہم بولیں پس ہم بولتے ہیں اور تابعداری کرتے ہیں اور یہہ ہمارا بولنا تابعداری کے سبب سے ہی تم بھی تابعداری کرو کیونکہ وہ تابعداروں کو روح بخشتا ہی تمہیں بھی بخشیگا (گواہ ہیں) دو گواہ ہیں رسول لوگ اور خدا کی روح ایک گواہ آسمانی ہی دوسرا گواہ زمین سے ہی (ف) دنیا میں یہہ دو گواہ مسیح کے آج تک ہیں یعنے کلیسیا اور روح القدس (لوقا ۲۴-۴۸) تم اِن باتوں کے گواہ ہو (یوحنا ۱۵-۲۶) وہ مجھہ پر گواہی دیگا یعنے روح القدس پھر دیکھو (اعمال ۱۵-۲۸) روح القدس کو اور ہمیں پسند آیا کیونکہ یہی دو گواہ مسیح کے دنیا میں ہیں (ف۲) ان دو گواہوں میں بھی مدارج ہیں ایک حاکم ہی یعنے روح القدس دوسرا محکوم ہی یعنے کلیسیا یا رسول لوگ ایک آگے چلتا ہی دوسرا پیچھے رہتا ہی اور دونوں گواہ ہیں (ف۳) عیسائی دین کے ثبوت کے لئے یہہ دو گواہ کافی اور وافی ہیں دنیا میں کسی مذہب کے لئے ایسے گواہ نہیں ہیں (ف۴) خدا کی روح بیٹے کے وسیلہ سے ملتی ہی تب بیٹا کون ہی وہ جو الوہیت میں باپ کا شریک ہی اور باپ بیٹا روح وحدہ لاشریک خدا ہی بیٹا غیر شخص نہیں ہی مگر عین ہی اور شرکت وہ نہیں جس سے مسلمان ڈرتے ہیں ہاں جس شرکت سے مسلمان ڈرتے ہیں اُس سے ہم بھی پناہ مانگتے ہیں پر یہہ شرکت باپ بیٹے کی عین وحدت ہی کیونکہ ماہیت ایک ہی اگر کسی غیر ماہیت کو ہم شریک بتلاتے تو کفر تھا مگر وہ غیر نہیں ہی

۳۳ (۳۳) اور وے یہہ سُنکے کٹ گئے اور صلاح کی کہ اُنہیں قتل کریں

(کٹ گئے) جیسے لکڑی آری سے کٹجاتی ہی وہ کٹ گئے خدا کی برکت سے (ف) انجیل کی باتیں سُن کے مخالف لوگ یا چھد جاتے ہیں یا کٹ جاتے ہیں جن کے دل چھد جاتے ہیں وہ ایماندار ہو جاتے ہیں اور جو کٹ جاتے ہیں وہ زیادہ مخالف ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں موت اور زندگی اسی انجیل سے حاصل کرتے ہیں (ف۲) جو کچھہ رسولوں نے اوپر

سُنا یا اُسمیں کیا بُرائی تھی تو بھی شریر کٹ گئے کیونکہ راستی کے طالب نہ تھے آجتک ناراست لوگ راستی کی باتیں سُنکر کٹ جاتے ہیں

۳۴ (۳۴) تب گملیل نام ایک فریسی نے جو شریعت کا معلم اور سب لوگوں میں معزز تھا عدالت میں اُٹھکے حکم دیا کہ رسولوں کو ذرا باہر لیجاؤ

(۳۴ سے ۳۹ تک) گملیل کی باتیں مذکور ہیں (گملیل نام) لوگ کہتے ہیں کہ یہہ گملیل اُسی شمعون کا بیٹا تھا جس نے مسیح کو گود میں اُٹھایا تھا اور اُس کی بابت پیشگوئی کی تھی جسکا ذکر (لوقا ۲-۲۵ سے ۳۵) تک لکھا ہے اور دادا اِس گملیل کا ایک مشہور ربّی تھا جسکا نام ہلیل تھا۔ گملیل ایک مشہور عالم اور عقلمند آدمی تھا یروشلم کی بربادی سے اٹھارہ برس پیشتر مرگیا تھا پولوس رسول نے اُسی سے تعلیم پائی تھی (اعمال ۲۲-۳) پولوس رسول اُس کی تعظیم دکھلاکے کہتا ہے کہ میں نے اُس کے قدموں پر تعلیم پائی اور شریعت کی باریکیاں اُس سے سیکھیں (ف) معلوم ہوتا ہے کہ گملیل نے رسولوں کی تقریر پر خوب غور کی اور اُسکی تمیز میں کسیقدر خوف اور انصاف اُن کی نسبت چمکا پھر اُس نے بڑی عدالت کے ممبروں کی رائے پر غور کی تو اُسے اُنکا غصہ اور قتل کی تجویز ایک خطرناک بات معلوم ہوئی تب اُسنے بڑی حکمت عملی سے اپنی نیک رائے کو اُنپر ظاہر کرنا چاہا اور اُس کی رائے موثر بھی ہوئی (ف۲) آجکل ہم علمائے محمدیہ اور علمائے ہنود میں بھی بعضے دانا عالموں کو دیکھتے ہیں کہ وے عیسائیوں کی باتیں سُنکر اگرچہ قبول نہیں کرتے تو بھی نیک نیتی اور دوراندیشی سے نیک صلاح دیا کرتے ہیں پر کھٹ ملا جاہل تعصب کے بھرے ہوئے کوتاہ اندیش غضبناک ہوکے گالیاں دیتے ہیں یا اپنے گورگوں کو فساد کے لئے اُبھارا کرتے ہیں اور فسادی ایسے ہی لوگ اِس ملک میں اُٹھا رہے ہیں اور یہہ بہت ہیں پر گملیل کے موافق نہایت کم لوگ نظر آتے ہیں

۳۵ (۳۵) اور اُنکو کہا اے اسرائیلی مردو اِن آدمیوں کی بابت خبردار ہو کہ اُنکے ساتھ کیا کیا چاہتے ہو

(خبردار) چاہئے کہ جو لوگ سچائی کو ایذا دیا چاہتے ہیں اپنے حق میں خبردار ہو جاویں تاکہ اُس کوئیں میں نہ گریں جسے دوسروں کے لئے کھودا ہے (استر ۷-۱۰) سو اُنہوں نے ہامان کو اُسی ٹکٹکی پر جو اُس نے مرد کے لئے کھڑی کر رکھی تھی پھانسی دی

۳۶ (۳۶) کیونکہ اِن دنوں کے آگے تھوداس اُٹھا اور کہا کہ میں کچھ ہوں اور تخمیناً چار سو مرد اُس سے ملگئے وہ مارا گیا اور سب جتنے اُس کے تابع تھے پراگندہ اور نیست نابود ہوئے

(تھوداس) اِس تھوداس کا ذکر کسی تواریخ میں نہیں ملتا ہے مگر ایک اور تھوداس کا ذکر یوسیفس مورخ نے لکھا ہے جو اِس واقعہ کے دس برس بعد قلادیوس قیصر کے عہد میں سرکش ہو کے اُٹھا تھا پس اِس تھوداس کا ذکر جو یوسیفس کی تواریخ میں ہے یقیناً لوقا نے یا گملیل نے نہیں کیا ہے کوئی گمان نہ کرے کہ لوقا اِسکا ذکر کرتا ہے پر کسی اور تھوداس کا ذکر ہے جو گملیل کرتا ہے اور جس حالت میں یوسیفس کے تھوداس کا ذکر ہم قبول کرتے ہیں تو گملیل کے تھوداس کا ذکر ہم کیوں قبول نہ کریں (ف) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تھوداس جسکا ذکر گملیل کرتا ہے اُن سرکشوں میں سے کوئی آدمی ہوگا جنکا ذکر (لوقا ۱۳-۱) میں ہے کہ اُسوقت بعض حاضر تھے جو اُسے اُن گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُن کی قربانیوں کے ساتھ ملایا تھا۔ یہہ واقعہ اوگسطس کے عہد کا ہے اور مسیح خداوند کے صلیب سے پہلے کا ہے حاصل کلام آنکہ نہ یوسیفس والے تھوداس کا بیان ہے مگر کسی دوسرے تھوداس کا ذکر یہاں ہے پس جیسے یہوداکئی ایک تھے اور یوحنا بھی دو تھے اور گملیل بھی تین تھے اور کئی ایک شمعون تھے ایسے ہی تھوداس بھی کئی ایک تھے (اُٹھا) تھوداس اُٹھا تھا بطور سرکشی کے اُن ایام میں سرکشی بہت ہوتی تھی (میں کچھ ہوں) اکثر جھوٹھے معلم ایسی بات بولا کرتے ہیں کہ میں کچھ ہوں مگر میں کچھ ہوں کا ثبوت دینا مشکل ہے مسیح نے بھی کہا کہ میں ہوں وہ حقیقت میں تھا کیونکہ اُسنے کامل ثبوت اُسکا دیا اور آج تک اُسکا یہہ دعویٰ کہ میں ہوں ٹھنڈھنا رہا ہے اور ساری دنیا اُس کے نیچے دبی جاتی ہے تب وہ بیشک ہے (ف) ایک شمعون جادوگر بھی تھا جو کہتا تھا کہ میں کچھ ہوں (اعمال ۸-۹) مگر آخر کو کیا ہوا (ف) محمد صاحب نے بھی عرب میں دعویٰ کیا ہے کہ میں کچھ ہوں پر اب بالکل قلعی کُھل گئی ہے اور معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھے (چار سو مرد اُس سے ملگئے) آدمیونکا ملجانا ہی دلیل حقیت نہیں ہے بہت لوگ شیطان کے ساتھ بھی ملجاتے ہیں بلکہ اکثر ملجاتے ہیں پر دیکھنا چاہئے کہ کیوں ملگئے کیسی نیت تھی اور ملکے کیسے ہوگئے (ف) شریروں کے ساتھ بہت لوگ ملجاتے ہیں کیونکہ شریر کشادہ راہ کے چلنیوالے ہیں پر رسولوں کے ساتھ لوگ تھوڑے ملتے ہیں کیونکہ وے تنگ راہ سے چلنیوالے ہیں (نیست نابود ہوئے) نہ صرف اُنکا منصوبہ باطل نکلا مگر اُن کے گروہ بھی نیست و نابود ہوگئے (ف) شریر لوگ اور اُن کے سب منصوبے برباد ہو جایا کرتے ہیں اگرچہ ایک عرصہ تک قایم رہیں (ف) افسوس ہے کہ اُن کی جانیں برباد ہوگئیں دیکھو بھائیو شریروں کے ساتھ ملجانے سے لوگ برباد ہو جاتے ہیں پر جو راستی سے ملجاتے ہیں اُن کی روحیں ابد تک زندہ ہیں اور آرام میں ہیں شریر اپنی شرارت کے بوجھ تلے

وب کے بربادی کی کیچڑ میں دھس جاتے ہیں (ف) محمدی دین اور ہندو مذہب اگرچہ ایک عرصہ دراز سے دنیا میں چلا آتا ہے تاہم بربادی اُسے ایسا کھا رہی ہے جیسے دیمک لکڑی کو یا زنگ لوہے کو کھائے جاتا ہے اور آخر کو یہہ سب برباد ہونگے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی جان بچانے کے لئے اُنسے الگ ہوں اور وہ جو حقیقت میں کچھہ ہے یعنے خدا کا بیٹا جو سب پر غالب اور سب سے زیادہ پاک ہے اُس سے میل حاصل کریں کہ اُن کی جانیں برباد نہوں

۳۷ (۳۷) بعد اُس کے یہوداگلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور بہت سے لوگ اپنے پیچھے کھینچے وہ
بھی ہلاک ہوا اور سب جتنے اُس کے تابع تھے پراگندہ ہوگئے

(اسم نویسی) ایک اسم نویسی کا ذکر (لوقا ۲-۲) میں ہے جو مسیح خداوند کے تولد کے وقت شروع ہوئی تھی مگر اُس اسم نویسی کا نتیجہ یعنے خراج لگایا گیا دس برس کے بعد اُسکا ذکر یہاں ہے (ف) صدق و کذب میں فرق یہہ بھی ہے کہ کذب آدمی سے ہے اور صدق خدا سے ہے کذب کہتا ہے کہ میں کچھہ ہوں صدق کہتا ہے کہ خدا سب کچھہ ہے کذب اپنی طرف بُلاتا ہے صدق خدا کی طرف ہانکتا ہے کذب نیچے گراتا ہے مثل رجیم کے پر صدق اوپر چمکتا ہے مثل ستارہ کے

۳۸ (۳۸) اور اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ اِن آدمیوں سے کنارہ کرو اور اُنہیں چھوڑ دو کیونکہ اگر یہہ
۳۹ تدبیر یا کام آدمیوں سے ہے تو آپ برباد ہو جائیگا (۳۹) پر اگر خدا سے ہے تو اُسے برباد نہیں کر سکتے ایسا
نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنیوالے ٹھہرو

(خدا سے لڑنیوالے) نہ صرف عیسائیوں سے مگر خدا سے لڑنیوالے (ف) انصاف سے غور کرو کہ یہہ صلاح گملیل کی کچھہ اور رعایت کی تھی یا ہوشیاری اور دانائی کے ساتھہ بے طرفداری کے تھی ضرور نہایت سنجیدگی اور دانائی کی صلاح اُسنے تبلائی (ف) مسیح خداوند کی ایک بادشاہت ہے وہ اُسے بڑھاتا ہے بغیر ظلم و زبردستی کے راستی کے ساتھہ کسی پر جور و جفا نہیں کرتا جو کوئی چاہتا ہے کہ اُس بادشاہت کا فرزند یا اُس سلطنت کی رعیت بنے وہ اپنی مرضی سے رعیت بنتا ہے جو کوئی چاہتا ہے کہ اُس کی رعیت نہو وہ نہیں ہوتا اُسپر جبر نہیں ہے (ف) گملیل کی رائے پر اور مجلس کے ممبروں کی مخالفت اور غضب پر نگاہ کر کے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کلام الٰہی ضرور ایک تیز تلوار ہے تو بھی آدمی اُسکا مقابلہ اپنی شرارت سے کر سکتے ہیں اور اُس کے خلاف منصوبے باندھہ سکتے ہیں مگر خدا اُن کے منصوبے روک سکتا ہے اور اُنہیں بداندیشوں کے درمیان

سے کسی ایک دو کو کھڑا کر سکتا ہی کہ اپنے ہمجنسوں کے منصوبے روکیں اور خدا کی خدمت کریں چنانچہ اسوقت گملیل کو کھڑا کر دیا (اگر یہہ تدبیر خدا سے ہی) ان باتوں کا یہہ مطلب ہی کہ جھوٹھے دین ضرور ضایع ہو جائینگے اگرچہ کتنی ہی زیادہ اُنکی پشتی کیوں نکیجاوے کچھہ فایدہ نہ کریگی آخر کو ضرور سچائی کی فتح ہوگی جتنا زور سچائی کے برخلاف لگایا جائیگا کار آمد نہوگا جو کوئی اُسے گرانا چاہیگا آپ گریگا پس دین کے معاملہ میں ایذا رسانی غلط بات ہی اور سچائی کے برخلاف کوشش بیفایدہ ہی (ف) یہہ مطلب نہیں ہی کہ جو بات دیر تک قایم رہے وہ سچائی ہی مثلاً ہندو و مسلمان کا مذہب پس انجام پر نظر کرنا چاہیے پر جو ظاہر میں بدی ہی اُسکا مقابلہ خوبی کے ساتھہ کرنا مناسب ہی اور جو عقلاً و نقلاً خوب ہی ضرور اُس کی حمایت واجب ہی اور جس میں شک ہی اُسکو بھی ترک کرنا واجب ہی

(ف) بعض وقت دشمنی بھی مدد کا کام دیتی ہی لوگ جانتے ہیں کہ ہم نے دشمنی کی مگر وہ دشمنی سچائی کے لئے مفید ہو جاتی ہی عیسائی دین کے ساتھہ دنیا نے بہت دشمنی کی ہی اور اُنکی دشمنی سے سچائی خوب ثابت اور قایم ہوتی ہی

(۴۰) اُنہوں نے اُس کی مانی اور رسولوں کو پاس بلا کے اور کوڑے مار کے حکم کیا کہ یسوع کے ۴۰
نام پر بات نہ کرنا اور اُنہیں چھوڑ دیا

(کوڑے مارے) شاید اسلئے کہ ہمارے حکم کے برخلاف مسیح کے نام پر کیوں باتیں کرتے ہو یا اسلئے کہ مخالف یہودیوں کو خوش کریں جیسے پیلاطوس نے بھی کیا تھا (لوقا ۲۳-۱۶) پس اُسکو تنبیہ کر کے چھوڑ دونگا (یوحنا ۱۹-۱) پس پیلاطوس نے یسوع کے کوڑے مارے (ف) راقم کے گمان میں یہہ ہی کہ اُنہوں نے اپنی دنیاوی حکومت کا دبدبہ اور اپنے دل کی جلن کا جوش نکالنے کو اُن کے کوڑے مارے تھے (ف) خدا نے اپنے بندوں کو دُکھہ سہنے دیا تا کہ صلیب بردار ہوں اور مسیح کے دکھوں میں شراکت حاصل کریں (ف) اُن لوگوں نے پہلے رسولوں کو دھمکایا تھا (۴-۲۱) دھمکا کے چھوڑ دیا پھر قید کیا تھا (۵-۱۸) قیدخانہ عام میں بند کیا (پھر کوڑے مارے (۵-۴۰) پھر قتل کرنا شروع کیا (۷-۵۸) اپنے سارے دل کی شرارت اور اپنی ساری قدرت اُن کی نسبت مخالفت میں اُونڈیل دی تو بھی سچائی کو نیست نہ کر سکے (ف) یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی مجلس ایسی نہیں ہی کہ جس کا فتوی بالکل صحیح یا بالکل غلط ہو کبھی صحیح ہوتا کبھی غلط ہوتا کبھی کچھہ صحت کچھہ غلطی ملی ہوئی ہوتی ہی اسلئے واجب ہی کہ آدمی کلام پر اپنے دلکا زور قایم رکھے اور مجالس کی راے پر بھروسہ کر کے ہلاک نہووے

۴۱ (۴۱) پس وے عدالت کی حضور سے چلے گئے اور خوش ہوئے کہ اُسکے نام کے لئے بے حرمت ہونے کے لایق ٹھہرے

(اُس کے نام کے لئے) اُسکا نام توریت میں یہوواہ ہے اور انجیل میں یسوع مسیح ہے (اعمال ۲-۳۸) یسوع مسیح کے نام پر بتیسما لے (۳-۶) یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھہ اور چل (ف) اُسکا نام یعنے یسوع مسیح کا نام جیسے (۹-۲ و ۱۹-۹) میں اِس راہ سے مراد دین عیسائی ہے اسیطرح لفظ اُسکا نام سے مراد یسوع مسیح ہے (ف۲) یہہ نام سب ناموں سے افضل ہے (۳ یوحنا ۷) وے اُسکے نام کے واسطے نکلے اور غیر قوموں سے کچھہ نہیں لیا۔ کیونکہ اُسکا نام سب چیزوں سے افضل ہے (ف۳) یہی نام ہے جس سے وے جلتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ وہ نام لیا جاوے (اعمال ۵-۲۸ و ۴۰) (خوش ہوئے) یہہ خوشی اِسلئے تھی کہ خدا سے اِس لایق ٹھہرائے گئے کہ اُس کے نام کے سبب آدمیوں سے بیعزتی اور تکلیف اُٹھاویں یہہ خدا کی بڑی بخشش ہے کہ خدا ہمیں اِس لایق ٹھہرائے کہ اُس کے نام کے واسطے بے عزت ہوویں (ف۱) دنیاوی حکومت یہہ نہیں سکھلاتی کہ دُکھہ سے خوشی حاصل کریں نہ انسانی طبیعت اُسکی طرف مایل ہے صرف عیسائی دین میں یہہ تاثیر ہے کہ لوگ جب اُس کے نام سے مارے جاتے ہیں تو خوشی کرتے ہیں (ف۲) جو کوئی فروتنی سے مسیح میں پیوند ہوجاتا ہے وہ شرماتا نہیں بلکہ بجائے غم و شرم کے اُس کے دل میں خوشی چمکتی ہے اور یہہ روح کا پھل ہے پر جو لوگ مسیح کے نام سے دُکھہ اُٹھا کے غمگین ہوجاتے ہیں اُنہوں نے اب تک مسیح کو نہیں جانا اور اُن دُکھوں کے انجام اور جلال سے بالکل واقف نہیں ہیں جو مسیح کے نام سے آگے آدمی میں تاثیر کرتے ہیں (ف۳) دُکھہ اُٹھانیوالے چار قسم کے لوگ ہیں اوّل وہ جو ضرورت اور مجبوری کے سبب دُکھہ اُٹھاتے ہیں۔ دوئم جو اپنی خواہش سے دُکھہ اُٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں دُکھہ اُٹھانا قبول کرتا ہوں سوئم وہ جو کہتے ہیں کہ میں دُکھہ اُٹھا نے سکتا ہوں چہارم جو کہتے ہیں کہ مجھے بخشا گیا کہ میں دُکھہ اُٹھاؤں (فلپی ۱-۲۹) کیونکہ مسیح کی بابت تمہیں یہہ بخشا گیا کہ تم نہ فقط اُسپر ایمان لاؤ بلکہ اُس کی خاطر دُکھہ بھی پاؤ (۱ پطرس ۲-۱۹) اگر کوئی خدا کے لحاظ کے سبب بے اِنصافی کی برداشت کر کے دُکھہ اُٹھاوے تو یہہ فضیلت ہے (ف۴) آدمیوں کے سامھنے بے حرمتی خدا کے سامھنے عزت ہے (ف۵) لازم ہے کہ سب عیسائی دُکھہ اُٹھاویں مگر کسی کو دُکھہ ندویں آپ بے حرمت ہوویں مگر انجیل کو بے حرمت نہ کریں یہی لوگ ہیں جو خدا کے مُنہہ سے شاباشی کا لفظ سُنینگے اور دنیا اُن کی حقیقی حرمت اور اپنی بیحرمتی حقیقی عدالت کے دن دیکھیگی

(۴۲) اور ہر روز ہیکل میں اور گھر گھر سکھلانے اور یسوع مسیح کی خوشخبری دینے سے باز نہ آئے ۴۲

یہی منادی کی۔ کہ یہی یسوع مسیح ہے اُس کی منادی کرتے ہیں نہ اپنی عزت کے لئے مگر بے عزتی اُٹھا کے بھی (ف) اُنہوں نے اپنے دُکھ کا فکر نہیں کیا پر مسیح مصلوب اور صعود کے لئے دُکھ اُٹھا کے بھی اُس کی منادی کرنا اپنی سعادت جانا (ف) وہ نالش کرنیکو کسی کچہری میں نہیں گئے نہ اُنہوں نے یہہ منصوبے باندھے اور نہ کسی کو بد دعا کی مگر صرف منادی کرتے رہے عیسائیوں کو چاہئیے کہ جب ہندو مسلمان کے ہاتھہ سے ظلم اُٹھا دیں تو برداشت کرکے اپنے کام میں مشغول رہیں جسمانی ہتھیاروں سے جنگ نہ کریں مگر کلام کی تلوار سے اُن کے خلاف اور خدا کے حکم کے موافق بولتے رہیں خدا آپ ہی ساری باتوں کا انتظام کریگا اور سارے مخالف خود بخود برباد اور پریشان ہو جاوینگے ہمارا کام الٰہی اطاعت کرنا ہے نہ اپنی تدبیروں سے مگر اُسپر بھروسہ کرکے

چھٹا باب

(۱) اور اُن دنوں جب شاگرد بہت ہوئے یونانی عبرانیوں سے کُڑکُڑانے لگے اِسلئے کہ اُن کی بیواؤں کی روزانہ خبرگیری میں غفلت ہوتی تھی

(۱ سے ۵ تک) ڈیکنوں کا مقرر ہونا۔ اور ستیفان کا پکڑا جانا مذکور ہے۔ اِن ایام میں ساول یعنے پولس بھی یروشلم میں تھا اور سخت یہودی تھا (۷-۵۸ و ۸-۳) (ف) یہہ واقعہ عید پنتکوست کے دو یا تین برس کے بعد کا ہے (جب شاگرد بہت ہوئے) اور بڑی مخالفت کا ذکر ہے یہاں شاگردوں کے بہت ہونیکا ذکر ہے سبب یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ دُکھ پایا اُسیقدر زیادہ شاگرد ہو گئے دُکھ سے عیسائی بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں (خروج ۱-۱۲) جتنا اُنہیں دُکھ دیا وے زیادہ تر بڑھے اور فراوان ہوئے (ف) عیسائیوں کو چاہئیے کہ ہندو مسلمانوں سے بہت دُکھ دیکھکر نہ گھبراویں کیونکہ دُکھ ہمارے لئے موجب ترقی ہے اِسلئے کہ خدا ہمارے ساتھہ ہے (یونانی) یعنے وہ یہودی عیسائی جو یونان میں پیدا ہوئے اور سپٹواجنٹ کو پڑھتے تھے (عبرانی) وہ یہودی عیسائی جو کنعان میں رہتے تھے اور عبرانی توریت پڑھتے تھے (ف) یہہ عبرانی لوگ یونانیوں کو حقیر جانتے تھے یہہ پورانا یہودی خمیر ہمیشہ دنیا میں دیکھا گیا ہے دیکھو مسلمان عربی خواں اپنی عربیت کے گھمنڈ میں مسلمان فارسی خوانوں کو کچھہ چیز نہیں جانتے اور اسی طرح انگریزی خواں لوگ فارسی عربی خوانوں کو حقیر جانتے ہیں (بیواؤں کی خبرگیری) بیواؤں کی خبرگیری نہایت

عمدہ بات ہے اور عیسائیوں کے درمیان شروع سے انکا فکر چلا آتا ہے دیکھو (اتمطاؤس ۵-۳ سے ۱۶) تک انکا بہت ذکر لکھا ہے (ف ۱) یونانیوں کی بیواؤں کی خبرگیری میں غفلت ہوئی تقسیم خیرات کے وقت حق رسی اچھی طرح نہوئی یہہ موجب تکرار تھا اور واجبی تکرار تھا (ف ۲) یہاں سے یہہ بھی نکلتا ہے کہ ہر قوم کے لوگ اپنی قوم کے غربا کی فکر زیادہ کرتے تھے اور یہہ مناسب بھی ہے (ف ۳) یہہ پہلا فساد ہے جو کلیسا میں اُٹھا اور کھانے پینے کی بابت تھا روپیہ پیسہ ہمیشہ موجب فساد ہے (ف ۴) غریب لوگوں کی نسبت غفلت کرنا ضرور گناہ ہے ہر قوم میں خاصکر مسیح کی جماعت میں بہت بڑا گناہ ہے (ف ۵) کڑکڑانا بُرا ہے اس بُرائی کی شکل یہاں نظر آئی مگر اُس سے نیکی نکلی پس بعض وقت بدی باعث ہوتی ہے نیکی کا (ف ۶) اس کڑکڑاہٹ کے سبب خاص قانون کی ضرورت پیش آئی اور ہمیشہ کے لئے رسولوں سے ایک قانون تجویز ہوا (ف ۷) ایذا کشی اور دشمنی اور دھمکیوں سے اور قید و قتل اور کوڑے کھانے سے عیسائیوں کو کچھہ خوف نہیں ہے اور یہہ آفتیں عیسائیوں کے حق میں ایسی مضر نہیں ہیں جیسی اندرونی کمزوری خطرناک بات ہے تو بھی جہاں سچی کلیسیا ہے وہاں جلدی اس مہلک مرض سے صحت پاتے ہیں (ف ۸) جب کوئی قوم بڑھہ جاتی ہے اور خاص و عام اُس میں جمع ہوتے ہیں تو اندرونی فساد بھی نظر آجاتے ہیں جیسے یہاں ہوا

(۲) تب بارہوں نے شاگردوں کی جماعت کو باہم بلا کے کہا مناسب نہیں ہے کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کے میزوں کی خدمت کریں

(مناسب نہیں) یعنے ہم اُس کی برداشت نہیں کر سکتے (ف ۱) اگرچہ غفلت انسانوں کی کمزوری ہے تو بھی اس میں ترقی کرنا یا اُسے دفع کرنا عیسائیوں کا کام ہے (چھوڑ کے) پس کلام کی خدمت سب سے بڑا کام ہے (ف ۲) جو چیز اِس خدمت سے روکے اُسے چھوڑنا چاہئے اگرچہ کیسی بھاری بات کیوں نہو (ف ۳) دنیاوی کاموں کے حق میں بھی بد انتظامی نہیں چاہئے اُنکا حساب بھی خدا کو دینا ہوگا پس جیسے خاص فرائض کا ترک خطرناک ہے ویسے ہی عام فرائض کا ترک بھی خوفناک ہے اسلئے رسولوں کو ضرور ہوا کہ عام فرائض کا بھی انتظام کریں (میز کی خدمت) یعنے روٹی بانٹنا اور طعام تقسیم کرنیکا کام (ف ۴) یہاں سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کلیسا میں یہہ دستور نتھا کہ غریبوں کو نقدی دیویں تاکہ وہ اُس سے اپنے لئے کھانا طیار کریں وہ روز روز روٹی دیتے تھے اور وہاں کچھہ چھوت نتھی یہہ ایسا دستور تھا کہ غریبوں کو سدابرت دینا اسوقت جو نقدی دیجاتی ہے بعض شریر اُس سے نہ صرف شکم پالتے ہیں مگر شراب پیتے ہیں یا اور کسی شرارت میں بھی خرچ کردیتے ہیں اور جلدی روزگار کا فکر نہیں کرتے ایسی بات سب غریب نہیں کرتے ہیں مگر کوئی کوئی ایسا کرتا ہے

(۳) پس ای بھائیو اپنے درمیان سے سات معتبر مرد جو روح القدس اور حکمت سے بھرے ہوں ۳
چنو جنہیں ہم اِس کام پر مقرر کریں

(چنو) یعنے تم چنو جو جماعت کے لوگ ہو (ف ۱) دیکھو عام لوگوں کو چن لینے کا حکم دیا گیا رسولوں نے اپنی مرضی سے نہیں چن لیا رسولوں نے جب جھگڑا دیکھا تو لوگوں کو جمع کر کے مقدمہ پیش کیا اور کہا کہ انتظام خیرات کیلئے تم آپ لوگوں کو چن لو اور پسند کر کے پیش کرو راقم کے گمان میں یہہ اچھا دستور نہیں ہے کہ پادری لوگ آپ کسی کو چن کر جماعت کے سر پر بٹھایا کریں اِس میں بھی کڑکڑاہٹ رہتی ہے پر جب جماعت اپنی مرضی سے کسی کو پسند کر کے قبول کرتی ہے تو بہتر ہے (ف ۲) اسوقت بارہ رسول یروشلم میں حاضر تھے جن میں خدا کی روح تھی اور وے مسیح کے چُنے ہوئے گواہ تھے اور اُنہیں مسیح سے بڑی قدرت اور بڑا اختیار بخشا گیا تھا اور وہ بارہ انبیا سابقین سے بدرجہا ممتاز اور افضل تھے تو بھی اُنہوں نے یہہ جرات نہیں کی کہ اپنی مرضی سے لوگوں کو جنکر ڈیکن مقرر کریں وہ چاہتے ہیں کہ کلیسیا چنے پس چننے کا کام کلیسیا کے ہاتھہ میں دیتے ہیں لیکن تقرر کا کام اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں روم کی جماعت میں سب کام پادری لوگ اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں پر انجیل میں کلیسیا بھی بہت کام کرتی ہے (ف ۳) یہہ مقام بہت فکر کا ہے کیونکہ اسوقت تک کلیسیا میں صرف دو درجہ خادمان دین کے تھے پہلا درجہ رسول کا تھا اور اُس درجہ پر بارہ شخص تھے دوسرا درجہ بزرگ کا یا قسیس کا یا پرسبٹر کا تھا ایک ہی بات ہے پر اب تیسرا درجہ بھی قرار پاتا ہے اور یہہ روح القدس کی ہدایت سے ہے (ف ۴) اِس درجہ کے تقرر کا اصل مطلب یہہ تھا کہ کلیسیا کی خیرات کا انتظام اور رانڈوں کی دفع محتاجی ہووے پس یہہ کام کلیسیا میں حقیر نہیں ہے بلکہ ایسا بزرگ کام ہے کہ اسکے لئے ایک عہدہ تجویز کرنا پڑا (سات مرد) درکار تھے اُسوقت اُن کے خیال میں سات آدمیوں کی ضرورت ہوئی پس جسقدر آدمیوں کی ضرورت ہو بزرگان دین اور کلیسیا وقت کے مناسب آدمیوں کو تجویز کر سکتی ہے (معتبر) یہہ ہدایت ہے کلیسیا کے لئے کہ جب وہ لوگ ایسی خدمت کے لئے کسی کو چنیں تو پہلی بات جسپر اُنکی نظر رہے یہہ ہے کہ وہ لوگ معتبر ہوں اور معتبر لوگوں سے یہہ مراد ہے کہ وہ نیک نام اور لائق اعتبار کے ہوں جیسے کرنیلیوس نیک نام تھا (اعمال ۱۰-۲۲) اور پولوس رسول نے اِس معتبر شخص کی تفسیر یوں بتلائی ہے (۱ تمطاؤس ۳-۷) چاہئے کہ وہ باہر والوں کے نزدیک بھی نیک نام ہو (ف ۵) نیکنامی یہہ ایک خوشبو ہے جو اچھے آدمی سے چار طرف نکلتی ہے اگرچہ باہر والے لوگ جو عیسائی نہیں ہیں نیک عیسائیوں سے بھی عداوت رکھتے ہیں تو بھی وہ سب کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص نیک ہے معتبر ہے اُن کی تمیز گواہی دیا کرتی ہے (ف ۶) جو آدمی معتبر ہے وہ دیانتداری سے کام کریگا اور اُس کے ہاتھہ میں کلیسیا کا روپیہ پیسہ آویگا تاکہ غربا کو تقسیم کرے اِسلئے اعتبار پہلی شرط ہے

(ف) بہت لوگ ہیں جو روپیہ پیسہ کا کام ہاتھہ میں لیکر بہت خوش ہوتے ہیں کیونکہ یہہ کام ایسا ہی کہ اکثر غربا اُن کے ہاتھہ کی طرف دیکھا کرتے ہیں اور وہ ایک صاحب اختیار آدمی ہو جاتے ہیں پر مسیح خداوند کے خاص شاگردوں کو اِسوقت دیکھو کہ دنیاوی طاقت اور روپیہ پیسہ کا اختیار اپنے سے دور پھینکتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ہم ایسے معاملہ میں ہاتھہ ڈالیں وہ کسیطرح شوکت کے طالب نہیں ہیں اور پاک دامن کنواری کے موافق ساری دنیاوی آلایش سے الگ رہنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کلیسیا کا چندہ اور لوگوں کے ہاتھہ سے تقسیم ہووے پس اِن کے خیالوں کو بھی دیکھو اور کلیسیا میں اُن لوگوں کی حالت پر بھی نظر کرو جو ایسے کام سفارشیں اور خوشامدیں کر کے بھی لینا چاہتے ہیں میرا گمان نہیں ہی کہ وہ خیانت کرنیوالے ہیں ہرگز نہیں مگر رسوخیت اور تمکنت اور فخر کے طالب ہیں پس چاہئے کہ فروتنی اور پاک نیت سے اِس خدمت کو بجالاویں اور یہہ خدمت فخر کا باعث نہ ہووے (جو روح القدس) سے بھرے ہوں یہہ دوسری شرط ہی کہ اُن میں روح القدس ہو یہہ شرط نہیں ہی کہ وہ صاحب معجزات ہوں (ف) دیکھو روٹی تقسیم کرنے کے لئے بھی روح القدس کی حاجت ہی کیونکہ روح کی پاک تاثیریں سارے دنیوی اور دینی امور میں بھی کارآمد ہیں بغیر روح القدس کے آدمی ناکارہ اور مردہ سا ہی (بھرے ہوں) روح القدس سے بھرنا تین طرح پر ہی اوّل جیسے برتن پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہی چنانچہ ہر عیسائی اپنی ظرف کے موافق روح القدس سے بھرا ہی دوئم نہر کی بھرپوری جیسے پانی سے نہر بھری ہی اور جاری ہی چنانچہ سب رسول اِسی قسم کے ہیں سوئم چشمہ کی بھرپوری جیسے چشمہ پانی سے بھرا ہی اور لاانتہا پانی اُس میں ہی اور اُسمیں اپنا پانی ہی مسیح خداوند اِسی طرح روح القدس سے بھرا ہوا تھا چشمہ سے نہریں نکلتی ہیں اور زمین کو سیراب کرتی ہیں یسوع مسیح سے روح القدس نکلتی ہی اور بزرگان دین جو مثل نہر کے ہیں اُن میں سے بہتی ہوئی عیسائیوں کے دلی ظرف بھرتی ہی پس روح القدس سے بھرے ہوں اِسکا یہہ مطلب ہی کہ بے روح القدس کے نہوں خالی نام کے عیسائی نہوں بلکہ نہر کی مانند ہوں جن کے وسیلہ سے دوسروں میں روح آجاتی ہی انکی صحبت سے لوگ دیندار بنجاتے ہوں وہ فیض بخش ہوں (اور حکمت سے بھرے ہوں) حکمت سے مراد یہاں ہر دنیاوی دانائی ہی پس تیسری شرط یہہ ہی کہ دنیاوی ہوشیاری بھی اُن میں ہو (ف) دنیاوی کاموں کے لئے دنیاوی ہوشیاری درکار ہی اور روحانی کاموں کے لئے روحانی طاقت ضرور ہی پر لیکن ایسے عہدہ پر مقرر کیا جاتا ہی کہ اُس کا کام نہ صرف روحانی ہی بلکہ کچھہ دنیاوی کام بھی ہی اور نہ صرف دنیاوی کام ہی مگر روحانی کام بھی ہی اِسلئے روح القدس اور ہوشیاری ہر دو درکار ہیں تاکہ روح کے وسیلہ بے بد ہو اور ہوشیاری کے وسیلہ سے خوب کام کر سکے جیسے مسیح خداوند نے سانپ کی مانند ہوشیار اور کبوتر کی مانند بے بد ہونیکا حکم دیا تھا (ف) ہر عیسائی اِس عہدہ کی لیاقت نہیں رکھتا یہہ خاص لوگ ہیں نہ عام (ف) یہہ ثابت ہو گیا کہ روحانی طاقت جو بڑی دینداری ہی دنیاوی خدمت کے لئے کارآمد ہی نہ صرف

سرگرمی اور محنت کافی ہی بلکہ عقل اور ہوشیاری بھی درکار ہی اور نہ صرف لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا کافی ہی مگر روح القدس بھی ضرور ہی (ف) یہہ تین شرطیں ہمیشہ کلیسیا کو یاد رکھنی چاہئیں خاصکر جسوقت ڈیکن چُنے جاتے ہیں کہ وے معتبر ہوں روحانی ہوں ہوشیار ہوں (ف) آج کل ہندوستان میں خدا کے فضل سے شہر بشہر عیسائیوں کی جماعتیں نمودار ہوتی جاتی ہیں اور اِسلئے کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہی کہ اُن کے انتظام کے لئے ڈیکن مقرر ہوتے جاویں چنانچہ بڑھتی بھی جاتی ہیں اور کلیسیا کو ضرورت پڑتی ہی کہ آدمیوں کو اِس کام کے لئے چُنکر بزرگوں کے سامھنے پیش کریں پر میں سچ کہتا ہوں کہ بہت جگہ اِن شرطوں کے موافق لوگ تلاش نہیں کرتے بلکہ اپنے اپنے دوستوں کو چُن لینا چاہتے ہیں اگر ایسا کرینگے تو کلیسیا میں بڑی بڑی ابتریاں ظاہر ہونگی جنکا تدارک مشکل ہوگا اور برکت کچھہ نہ ہوگی پس چاہئے کہ خدا کے سامھنے نیک نیتی سے اِس عہدہ کے لئے اِن تین شرطوں کو پیش نظر رکھکے چُنا کریں بزرگ لوگ جو کلیسیا کے چُنے ہوؤں کو مقرر کرینگے اُنکا قصور اِس بارہ میں کچھہ نہ ہوگا صرف کلیسیا کا قصور ہوگا جب کہ وے اِن شرطوں کا لحاظ نرکھینگے (ف) کلیسیا غریب لوگوں کی ماں ہی جیسے ماں اپنے بچوں کو پالتی ہی ویسے کلیسیا غریبوں کو پالتی ہی وہ کون سی ماں ہی کہ اپنے بچوں کے لئے شریر دائی مقرر کریگی پس کلیسیا ایسے لوگونکو مقرر کرے جنکے وسیلہ غریب لوگ جسمانی بربادی سے اور روحانی ہلاکت سے بچیں (ف) ہوشیار اور روحانی آدمی کلیسیا کی خدمت کے لئے نہایت ضرور ہی کیونکہ جماعت کی روحانی پرورش اور جسمانی پرورش اُنسے متعلق ہوگی (ف) پادری دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو جماعتوں کا جسمانی و روحانی بندوبست کرتے ہیں یہہ لوگ ضرور ہی کہ جماعت ہی سے اِن تین شرطوں کے موافق چنے جاویں دوسرے وہ ہیں جو صرف کلام کی خدمت کرتے ہیں وعظ کرتے ہیں مخالفوں کو ہدایت کرتے ہیں گشت کرتے ہیں تصنیف کرتے ہیں اسکول پڑھاتے ہیں اُنکے بارہ میں میں نہیں کہتا کہ جماعت سے چُنے جاویں چاہئے کہ یہہ لوگ بزرگوں سے چُنے جاویں کیونکہ یہہ لوگ رسالت کا کام کرتے ہیں اور رسول لوگ نہ جماعت سے چُنے گئے تھے مگر اُنہیں خود مسیح خداوند نے چُن لیا تھا تو بھی اُن کے بارہ میں یہہ تینوں شرطیں بھی ضرور ہیں اور اور جماعت کی گواہی بھی ضرور ہی کہ ضرور وہ ایسے ہی ہیں اور بداطوار نہیں ہیں کیونکہ خدا کی روح کلیسیا میں ہی (ہم اِس کام پر مقرر کریں) تم جنکو ہم مقرر کریں مقرر کرنا تمہارا کام نہیں ہی چنا تمہارا کام ہی چن کر ہمارے سامھنے لاؤ ہم اُنہیں اِس عہدہ پر مقرر کریں (ف) رسول اور کلیسیا دونوں ملکر غریبوں کے لئے فکرمند ہیں کلیسیا میں غریب لوگ موجب غنیمت ہیں نہ موجب حقارت (حکایت) لارنس نام ایک ڈیکن تھا اُسے رومی بت پرست حاکم نے پکڑ کر کہا کہ کلیسیا کا خزانہ میرے واسطے نکال کے لا، حاکم جانتا تھا کہ ڈیکنو کی سپردگی میں عیسائی کلیسیا کا خزانہ رہتا ہی اِس لئے اُسنے اُس سے خزانہ طلب کیا لارنس نے عرض کی کہ دو ایک گھنٹے کی مہلت ملے پس اِس مہلت میں اُسنے غربا، کلیسیا کو جمع کیا اور کہا کہ عیسائی

کلیسیا کا یہہ خزانہ ہے (ف) غریب لوگ کلیسیا کے فرزند ہیں اور وے کلیسیا کی روحانی نعمتوں کو اُٹھاتے ہیں جس کے وسیلے سے کلیسیا کی محبت الٰہی ظاہر ہوتی ہے اور رحم و صبر خودکشی اور بھروسہ بھی معلوم ہوجاتا ہے اور جب کلیسیا غربا کی پرورش کرتی تو یہہ علامت ہے کہ اُنمیں مسیح کی روح ہے اور خدا کی برکتیں جماعتوں پر اِس غربا پروری کے سبب سے نازل ہوتی ہیں پس بھائیوں کا فکر لازم ہے کہ جماعت بھی کرے اور بزرگان دین بھی ان کے لئے فکرمند ہوویں (ف) جماعت کو نہیں چاہئے کہ ڈیکن کا عہدہ اپنی مرضی سے کسی کو دیویں کیونکہ رسولوں نے یہہ اختیار جماعت کو نہیں دیا ہے مگر یہہ کہ چُنیں اور پیش کریں تاکہ بزرگان دین یعنے بشپ اور قسیس لوگ ملکر اُس کے لئے دعاءِ خیر کریں اور اُنکے وسیلہ سے وہ شخص یہہ عہدہ پاکے خدا کے لئے آپکو مخصوص جانے

(۴) اور ہم آپ دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رہینگے ۴

پہلے رسول لوگ بھائیوں کی بیواؤں اور غریب عیسائیوں کے درمیان جماعت کی خیرات تقسیم کرکے اُن کی جسمانی خوراک کا بھی انتظام کرتے تھے اور روحانی خوراک بھی پہونچاتے تھے اب جماعت بڑھ گئی اور دنیاوی کام روحانی کام میں ہرج کا باعث نظر آنے لگا تو بہتر جانا کہ دنیاوی کام دوسرے لوگ کریں اور ہمیں دنیاوی خدمات سے فرصت دیں تاکہ روحانی کام میں ہرج نہووے (دعا کرینگے) نہ صرف خلوت میں بیٹھے ہوئے مگر عام مجلسوں میں حاضر ہوکے یعنے امامت کے طور پر عام مجلسوں میں بندگی کرانے کو آوینگے اور خلوتی دعاؤں سے بھی جماعت کو روحانی فایدہ پہونچاوینگے (کلام کی خدمت) جو ہمارا اصلی کام ہے جس کے لئے خدا نے ہمیں رسول بنایا (ف) یہی ہماری کام ہے کیونکہ کلیسیا میں بڑا وسیلہ نجات کا کلام الٰہی ہے (ف) کلام کے وسیلہ سے خدا اور آدمیوں میں میل ہوتا ہے اور رسول کا یہہ کام ہے کہ آدمیوں اور خدا کے درمیان میل کراویں اُسی کلام کے وسیلہ سے جو میل کا کلام ہے (ف) یہاں سے رسولی کلیسیا کے معنے بھی معلوم ہوجاتے ہیں کہ رسولی کلیسیا کون ہے کلام کی کلیسیا ہے رسولی کلیسیا میں جو کوئی شامل ہونا چاہے کلام کی خدمت اور اطاعت کرے اور اگر کلام کی جگہ دستورات اور ریاضات اور روایات کو قایم کرنا چاہے تو وہ ضرور رسولی کلیسیا نہیں ہے (ف) پہلے دعا کا ذکر ہے پھر کلام کی خدمت کا دعا کے وسیلہ پہلے خدا سے کچھہ باتیں ہیں اور منادی کے وسیلہ سے آدمیوں کو پہونچاتے ہیں یہہ دستور ہے اور یہہ راہ ہے رسولوں کی اسیطرح سب خادم دینوں کو کرنا واجب ہے (ف) دعا سے مناد کا منہہ کھل جاتا ہے اور سامعین کے کان کھلجاتے ہیں اور دلوں میں سب کے تاثیر ہوتی ہے (ف) ہماری قوت دعا سے ہے تب ہم جوشِ قلبی اور مدد روحی سے زندگی کی روٹی تقسیم کرسکتے ہیں (مشغول رہینگے) یعنے ہمارا صرف یہی کام ہوگا

اور ہم اسمیں مستغرق رہینگے عمر بھر نہ چند روز (ف) یہاں پر سب خادمان دین اور کالی کشت و غیرہ جو منادی کا کام کرتے ہیں خوب غور کریں اِسلئے کہ منادی کرکے گھر میں آنا اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول رہنا تمہارا کام نہیں ہی تمہارا کام ہر وقت اُسی میں مشغول رہنا ہی اور دنیاوی کام جب پیش آویں تو اُنہیں مناسب طور پر جلد دور دفع کرکے اپنے کام میں مصروف رہنا ہی

(۵) سو یہہ بات ساری جماعت کو پسند آئی اور اُنہوں نے ستیفان نام ایک مرد کو جو ایمان اور روح القدس سے بھرا تھا اور فیلبوس اور پرکرس اور نیقانر اور تیمون اور پرمناس اور نکولس انطاکی کو جو یہودی ہوگیا تھا چن لیا

(پسند آئی) بھائیوں نے یہہ رسولوں کی رائے پسند کی جب سب لوگ راستی کے طالب ہوتے ہیں تو تکرار نہیں ہوتا ہی اور مناسب تجویزوں کو سب پسند کرتے ہیں کوئی تکرار کی بات بھی اِس رائے میں نہ تھی جماعت کی رائے سے چنے جانا بھی پسند کے لائق بات ہی اور رسولوں کی خدمت سے اِس خدمت کا جدا بندوبست کرنا بھی مناسب تھا ہاں سات کے عدد پر تکرار ہوسکتا تھا کہ سات کی وجہہ خصوصیت کیا ہی پر اِس بات پر بھی اُنہوں نے تکرار نہیں کیا وہ سمجھہ گئے کہ سات کا عدد کمال کا عدد ہی اِس مبارک عدد کے لوگ انتظام کلیسیا کے لئے مفید ہونگے یا شاید روح کی سات نعمتوں کے لحاظ سے سات آدمیوں کو چن لیا دیکھو (یشعیا ۱۱-۲) اور خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی حکمت اور خرد کی روح مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح - خداوند کی روح حکمت کی روح خرد کی روح مصلحت کی روح قدرت کی معرفت کی روح خوف کی روح پس اِن سات نعمتوں پر اشارہ کرکے سات اشخاص کو چن لیا تھا (ف) اسوقت لوگ جب چرچ کونسل میں ممبر چنتے ہیں تو ایسے پاک اشاروں کی پروا نہیں رکھتے بعض کہتے ہیں کہ ہم ہندو مسلمانوں کے دستور پر پنچ بنانے کو پانچ آدمی چنینگے اگرچہ یہہ کچھہ بڑی بات نہیں ہی تو بھی جہاں تک روحانی مناسبت ہم حاصل کرسکتے ہیں کریں اور جو کچھہ لوگ بہتر جانتے ہیں خدا کے جلال کے لئے کریں پر نفسانی غرض درمیان میں نہ آوے تو بہتر ہی (ف) یہہ سات آدمی چنے گئے کام کے لئے پر اُن کے عہدہ کا نام یہاں نہیں لکھا ہی کہ اُنہیں کیا لقب دیا گیا - پر
10 ان میں سے ایک کا لقب (اعمال ۲۱-۸) میں خوشخبری دینیوالا لکھا ہی (ف) پیچھے اُنہیں کلیسیا نے ڈیکن کا نام دیا ہی پر اسوقت کوئی نام نہیں دیا گیا وجہہ اس کی یہہ ہوئی کہ عیسائیوں میں پہلے کام اور پیچھے نام ہوتا ہی شروع میں جماعت کو کلیسیا نہ کہتے تھے جب جماعت خوب قایم ہوئی تب کلیسیا کہلائی اور نہ شروع میں اُنہیں عیسائی کہتے تھے

بلکہ شاگرد کہتے تھے جب یہہ لوگ بڑھ گئے تب انطاکیہ میں عیسائی کہلائے پھر اِسی طرح کام کے بعد خدا سے بزرگونکا لقب دیا گیا (۱۱-۳۰) اور اِسی طرح کام کے بعد بعض کو نگہبانوں اور مددگاروں کا لقب ملا (فلپی ۱-۱) (ف) اگرچہ اُن کے اختیارات تقرر کے بعد اُنہیں پورے حاصل تھے اور لقب نہ تھا تو بھی جب خوب کام ظاہر ہوئے تب نام ملا اور پیچھے خوب مشہور نام ہوا کہ اُس عہدہ کے لوگ ڈیکن کہلاتے ہیں (ف) ڈیکن یونانی لفظ ہی یونانی میں اِسلئے نام دیا گیا کہ اُنمیں چھہ شخص یونانی تھے اور زیادہ یونانی اِسلئے بھرتی کئے تھے کہ یونانیوں کی بیواؤں کی خبرگیری کم ہوتی تھی اور کُڑکُڑاہٹ یونانیوں کی طرف سے تھی یہانسے بھی کچھہ سیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کلیسیا میں زیادہ شاکی ہیں اُنہیں کے درمیانسے کچھہ منتظم لینا دفع کُڑکُڑاہٹ کے لئے زیادہ مفید ہوگا (ف) اِسوقت ہندوستان کی جماعتوں میں بھی ہم بڑی کُڑکُڑاہٹ دیکھتے ہیں اور تین قسم کے عیسائی نظر آتے ہیں بعض مسلمانوں میں سے آئے ہیں اور بعض ہندوؤں میں سے اور وے اپنی اپنی کچھہ نہ کچھہ جُدی عادات رکھتے ہیں اور بعض انہیں ہندو مسلمان کے یتیم لڑکے تھے جنہوں نے اِسکول میں تعلیم پائی اور اُن کے عادات ایک تیسری قسم کی پیدا ہو گئے ہیں پس چاہئے کہ کلیسیا میں چرچ کونسل کے ممبران تینوں قسم کے لوگوں میں سے ہوں نہ صرف ایک قسم کے لوگ جو کُڑکُڑاہٹ کا باعث ہو جاتے ہیں (ف) یہہ یقینی بات نہیں ہی کہ اِن ساتوں میں سے چھہ ضرور یونانی تھے یہہ خیال صرف اُنکے یونانی نام سُننے سے پیدا ہوا ہی مگر اُس زمانہ میں بہت سے یہودی بھی یونانی نام رکھہ لیتے تھے (استیفان) سب ڈیکنوں میں پہلا نام اُسکا آتا ہی جیسے سب رسولوں میں پہلے پطرس کا نام آتا ہی (فیلبوس) یہہ دوسرا ڈیکن ہی اسکا ذکر استیفان کے بعد آتا ہی (ف) اِن دو ڈیکنونکے کام کا ذکر کتاب میں ہی باقی پانچ کے کام کا کچھہ ذکر نہیں ہی صرف اُن کے نام اسی جگہ ملتے ہیں اور یہہ اِسلئے ہی کہ یہہ دونوں شخص سب ڈیکنوں میں سے اِسلئے انتخاب کئے گئے ہیں کہ ہر زمانہ کے ڈیکنوں کے لئے نمونہ ہوویں کیونکہ اچھے اور لائق خدمتگذار تھے۔ اسیطرح کتاب میں پطرس کا اور پولوس کا بہت ذکر آتا ہی نسبت اور رسولوں کے اور یہہ اِسلئے ہی کہ یہہ دونوں شخص ہر زمانہ کی مشنریوں اور بزرگوں کا نمونہ ہوویں اور لوگوں کی نظر اُنپر پڑے تاکہ اُن خدمات کے نمونہ پر خدمت کریں (نکولس انطاکی) یہہ آخری ڈیکن ہی ساتواں بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہہ وہی نکولس ہی جسکا فرقہ (مکاشفات ۲-۱۵) میں بدنام ہی کہ تیرے بھی ایسے ہیں جو نیقلائیوں کی تعلیم کو تھام رکھتے ہیں جس سے مجھکو عداوت ہی مسیح اس کے فرقہ سے عداوت اور نفرت رکھتا ہی پس اگر اس بدفرقہ کا موجد یہی شخص تھا جیسے ارنیوس اور ترتلین اور ہلوری اور جیروم وغیرہ بزرگ لکھتے ہیں تو افسوس کی بات ہی کہ ڈیکنوں میں آخری نمبر کے ڈیکن کا وہی حال ہو گیا جو رسولوں میں آخری نمبر کے رسول یہودا اسکریوطی کا ہوا (ف) دنیا میں کلیسیا سب سے زیادہ پاکتر جگہ ہی وہاں بھی شیطان جگہ پاتا ہی اور بعض وقت بڑا عہدہ بھی حاصل کرتا ہی پس ای بھائیو ہرگز تعجب نکرنا جب کہ کسی بشپ کو یا کسی قسیس کو یا کسی ڈیکن کو گمراہ ہوا

دیکھنے یہودیہودی ہوگیا تھا) یعنے یہہ نکولس پہلے یونانی بت پرست تھا پھر یہودی ہوا اب عیسائی ہوکے ڈیکن کا عہدہ اُسنے پایا تھا- (ف۱) گمان ہے کہ لوقا اِس کتاب کا لکھنے والا خود بھی داخلی یہودیوں میں آکے عیسائی ہوا تھا (ف۲) کلیسیا میں قسم قسم کی خدمتیں ہیں (رومی ۱۲-۶ سے ۸) دیکھو نبوت خدمت اُستادی نصیحت تقسیم خیرات پیشوائی اتنی خدمتیں ہیں اور (اقرنتی ۱۲-۸ سے ۱۰ و ۲۸ سے ۳۰ وافسی ۴-۱۱ و ۱۲) میں بھی خدمات جداگانہ کا ذکر ہے- اور نہ صرف مرد خدمت کرنیوالے مگر عورتیں بھی خدمت کرتی تھیں (رومی ۱۶-۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۱۲) میں اُنکا ذکر ملتا ہے- یہہ سب خدمتیں جواب ہیں اُن میں سے اکثر ہیں جو شروع سے آتی ہیں مثلاً اِسکولوں کے اُستاد اور اُستادنیاں اور سنڈے اسکول کے معلم اور کلشٹ اور بیڈ اور غریبوں کے ملاقات کرنیوالے اور گانیوالے اور گانیوالیاں اور لڑکے لڑکیاں بھی یہہ سب خدمت کرتے چلے آتے ہیں اپنی اپنی خدمت سب کرتے ہیں

(۶) اُنہیں رسولوں کے آگے کھڑا کیا اور اُنہوں نے دعا مانگ کے اُنپر ہاتھہ رکھے ۶

یہہ دستور ہے ڈیکن بنانے کا (ہاتھہ رکھے) یہہ دکھلاکے کہ خاص آدمی خاص درجہ پر خاص طور سے مقرر کئے جاتے ہیں- اور یہہ بھی دکھلایا کہ ساری نعمتیں کلیسیا کے جلالی سر سے نکلتی ہیں جو مسیح ہے (ف۱) دعا مانگ کے ہاتھہ رکھے یہہ دکھلاکے کہ مقرر کنندہ کا ہاتھہ مقرر شدہ کے سر پر ہے پر فضل خداوند سے ہے نہ آدمی سے (ف۲) حقیقت میں ہر خادم خدا سے مقرر ہوتا ہے نہ صرف آدمیوں سے اِسلئے دعا مانگ کے ہاتھہ رکھے کہ اُن کی طاقت اوپر سے ہے (ف۳) شریعت میں بعض وقت ہاتھہ رکھکے اپنے گناہ دوسرے پر ڈالتے تھے (احبار ۱-۴) وہ سوختنی قربانی کے سر پر اپنا ہاتھہ رکھے (احبار ۸-۱۴) ہارون اور اُس کے بیٹوں نے خطا کی قربانی کے بچھڑے کے سر پر ہاتھہ رکھے (احبار ۱۶-۲۱) ہارون اپنے دونوں ہاتھہ اُس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں اور اُن کے سارے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے اُن کو اُس حلوان کے سر پر دھرے- اور بعض وقت ہاتھہ رکھکے برکت دیتے تھے (پیدایش ۴۸-۱۴) اِسرائیل نے اپنے ہاتھہ برکت دینے کو افرایم ومنسی کے سر پر بہ تبدیر سے رکھے تھے (مرقس ۱۰-۱۶) مسیح نے اُنپر ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں برکت دی پس یہاں سے ثابت ہوا کہ لعنت ڈالنے کیوقت اور برکت دینے کیوقت ہاتھہ رکھنیکا دستور قدیم بزرگوں کا ہے بلکہ خداوند کے حکم سے ہے اور شریعت کا دستور ہے مسیح خداوند نے بھی اُسے بحال رکھا اور استعمال کیا ہے (ف۴) موسیٰ نے خدا کے حکم سے یشوعہ کے سر پر ہاتھہ رکھکے وصیت کی تھی (گنتی ۲۷-۲۳) اُسنے اپنے ہاتھہ اُسپر رکھے اور اُسے جیسا خداوند نے اُسکو فرمایا تھا وصیت کی- یہاں سے ثابت ہوا کہ وصیت کے وقت بھی اپنا قایم مقام بنانے کے لئے بزرگوں نے خدا کے حکم سے

اِس دستور کا استعمال کیا ہی (ف۵) جب رسولوں نے ہاتھہ رکھے تو شاگردوں نے خدا کی روح پائی (اعمال ۱۹-۶) جب پولوس نے اُنپر ہاتھہ رکھے روح القدس اُنپر آئی - پس یہہ ہاتھہ روح القدس بخشنے کے لئے رکھے گئے تھے اور ظاہر ہی کہ رسولوں میں یہہ طاقت نہ تھی کہ وہ خود روح القدس کسی کو بخشیں روح القدس بخشنیوالا خدا ہی اُس نے بخشی رسولوں کے ہاتھہ رکھنے کے وسیلہ سے (ف۶) بعض وقت بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے ہاتھہ رکھے گئے تھے (اعمال ۹-۱۷) اپنے ہاتھہ اُسپر رکھہ کے کہنے لگا اَی بھائی ساؤل خداوند یعنے یسوع نے جو تجھپر اُس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی تا کہ تو پھیر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جائے پھر (اعمال ۲۸-۸) اُسپر ہاتھہ رکھہ کے اُسے چنگا کیا (مرقس ۱۶-۱۸) بیماروں پر ہاتھہ رکھینگے اور وے چنگے ہو جائینگے (ف۷) بعض وقت عہدوں کی تقرری کے لئے بھی ہاتھہ رکھے جاتے تھے (گنتی ۸-۱۰) لاویوں کو خداوند کے آگے لا اور بنی اسرائیل اپنے ہاتھہ لاویوں پر رکھیں (اعمال ۱۳-۳) اُن پر ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں رخصت کیا (۱ تمطاؤس ۴-۱۴) اُس نعمت سے جو تجھہ میں ہی اور تجھے نبوت کی راہ سے بزرگوں کے ہاتھہ رکھنے کے ساتھہ ملی غافل مت ہو (۱ تمطاؤس ۵-۲۲) ہاتھہ کسی پر جلد مت رکھہ اور نہ اوروں کے گناہوں میں شریک ہو اپنے تئیں پاک رکھہ (ف۸) رسولوں میں اور ڈیکنوں میں یہہ فرق رہا تھا کہ ڈیکن لوگ کسی پر ہاتھہ نہ رکھتے تھے اگرچہ اُنپر ہاتھہ رکھے گئے تھے پر ہاتھہ رکھنے کا اختیار رسولوں میں اور بزرگوں میں تھا (اعمال ۸-۴ سے ۱۸) نکال کے دیکھو فیلبوس ڈیکن تھا اُس کے وسیلہ سامری عیسائی ہوئے مگر ہاتھہ رکھنے کے لئے پطرس اور یوحنا اُن کی طرف بھیجے گئے فیلبوس کو ہاتھہ رکھنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ ڈیکن تھا (ف۹) ڈیکنوں کو صرف بپتسمہ دینے کا اختیار تھا (اعمال ۸-۳۶ و ۳۸) فیلبوس نے خوجہ کو بپتسمہ دیا تھا (ف۱۰) ہاتھہ لینے دینے کا آکہ ہی کبھی اِس کے وسیلہ سے گنہگاروں نے اپنے گناہ قربانی کے برہ پر رکھے اور کبھی اس کے وسیلہ سے لوگوں کو برکت دی گئی اور عہدے بخشے گئے اور استقامت کے ہاتھہ بھی رکھے گئے پس وہ لوگ جو ہاتھہ رکھنے کے دستور سے شرماتے ہیں اور ایسے غیر مفید کام جانتے ہیں وہ اپنی چال اگلے بزرگوں کے دستورات شرعیہ سے جدا نکالنا چاہتے ہیں اور نامناسب باتیں بولتے ہیں اُنکی تعلیم خطرناک ہی

(۷) اور خدا کا کلام پھیلا اور شاگردوں کا شمار یروشلم میں بہت ہی بڑھ گیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا

(کلام پھیلا) ترقی ہوئی جیسے مسیح فضل اور حکمت اور قد میں بڑھتا گیا تھا اسیطرح کلیسیا اُس کی بڑھتی جاتی ہی (ف۱) پہلے کلیسیا میں کچھہ کڑکڑاہٹ ظاہر ہوئی مگر رسول لوگ کڑکڑاہٹ کی تحقیقات کے درپے نہیں ہوئے کہ کسکی خطا ہی مگر وے انتظام آیندہ کے درپے ہو گئے اور اُنہوں نے بے پرواہی بھی نہیں کی اور نہیں کہا کہ ہم جھگڑے کی بات نہیں

سُننے جیسے اِسوقت بعض پادری صاحب کہدیتے ہیں کہ ہمارے سامہنے جھگڑے نہ لاؤ یا تحقیقات کے درپے ہوکے گلہ کو
درہم برہم کرڈالتے ہیں مگر مسیحی روح یہہ سکھلاتی ہی کہ آدمی سب کمزور اور خطاکار ہیں اِسلئے بہتر ہی کہ جب کچھہ فساد ظاہر ہو تو
ایک دوسرے کو معاف کرکے انتظام آیندہ کے درپے ہوجاؤ جیسے رسولوں نے کیا اور اسکانتیجہ یہہ نکلا کہ کلام پھیلا اور
کلیسا میں ترقی بہت ہوئی ہاں بعض وقت لاچاری کے سبب سڑے ہوئے عضو کو کاٹنا پڑتا ہی پر اُنکو ادنی بات میں
تحقیقات اور بڑی تفتیش کرکے بھائیوں کو پراگندہ کرنا اچھا نہیں ہی اِسکا علاج یہی ہی کہ آیندہ کی فکر کرنا (ف) کانٹوں
میں کیسے خوبصورت گلاب کے پھول پیدا ہوتے ہیں اسیطرح کلیسا میں کڑکڑاہٹ سے جوش اور زندگی بڑھتی ہی اور کلیسیا
بدی پر فتح پاتی ہی مخالفت کے وقت طاقت زیادہ نمایاں ہوتی ہی اور کلیسیا بڑھتی جاتی ہی (کاہنوں کا بڑا گروہ) یہہ
وہ کاہن تھے جو بابل سے بعد جلاوطنی کے واپس آئے تھے اور یروشلم میں رہتے تھے وہ لوگ (۴۲۸۹) تھے (عزرا
۲-۳۶ سے ۳۹) اور اسوقت تک تو وہ بہت ہی زیادہ بڑھہ گئے ہونگے (ف) دیکھو کہ جب بزرگ لوگ آپ کو دنیا
سے الگ کرکے دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول ہوتے ہیں تو جماعت میں کیسی ترقی ہوتی ہی

(۸) اور استیفان ایمان اور قوت سے معمور ہوکے بڑی بڑی کرامتیں اور نشانیاں لوگوں میں ظاہر کرتا تھا ۸

(استیفان) جو اُن سات ستاروں میں زیادہ چمکدار ستارہ تھا اُسکا کام نہ صرف غریبوں اور بیماروں میں مدد ہی
دینے کا تھا مگر روحانی طاقت اور ایمان کے بڑھانے کا بھی وہ وسیلہ تھا کیونکہ وہ خود روحانی طاقت سے زیادہ تر
بھرا ہوا تھا یہاں تک کہ اُس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے (ف) رسول اسبات سے ناراض نہیں ہوئے کہ وہ
ڈیکن ہوکے کیوں معجزات کرتا ہی بلکہ وہ بہت خوش تھے کہ اُس کے وسیلہ سے کلیسیا کا فایدہ اور مسیح کا جلال خوب
ظاہر ہوتا تھا اگر کوئی بھائی ادنی درجہ کا ہو اور اُس سے خدا تعالیٰ بڑے بڑے کام ظاہر کرائے تو بزرگوں کو نہیں
چاہئے کہ حسد کریں کیونکہ یہہ بات راستی کے خلاف اور غرور کی ہی روح کی بات نہیں ہی (ف) ایک ڈیکن جو فضل اور
روح سے معمور ہی زیادہ مفید ہی ہزار قسیسوں سے جن میں روح نہیں ہی

(۹) تب اُس عبادت خانہ سے جو لبرتینیوں کا کہلاتا ہی اور قورینیوں اور اسکندریوں اور اُنمیں ۹
سے جو کلکیہ اور اسیا سے آئے بعضے اُٹھہ کے استیفان سے بحث کرنے لگے

(عبادت خانے) خاص شہر یروشلم میں (۴۸۰) عبادت خانے تھے اور جلیل میں بھی بہت سے عبادت خانے

تھے اور اطراف میں بھی بہت سے تھے (لبرتینیوں کا کہلاتا تھا) یعنے آزادونکا عبادت خانہ یہہ اُن یہودیونکا عبادت خانہ تھا جو آزاد ہوئے تھے غلامی کی حالت سے اور توضیح یوں ہے کہ مسیح سے ۶۳ برس پہلے قیصر کے ایک سپہ سالار نے جسکا نام پمپی تھا بیشمار یہودیوں کو قید کر لیا تھا اور یہہ قیدی اٹالیا میں پہونچے تھے اُس کے بعد وہ ازاد کئے گئے تھے رومیوں کی غلامی سے چنانچہ چار ہزار یہودی اٹالیا سے پھر جلاوطن کئے گئے تھے ضرور اُنہیں سے اکثر لوگ یروشلم میں آرہے تھے اور وہ لوگ اٹالیا اور روم کے آزاد لوگ کہلاتے تھے اُنکا وہ عبادت خانہ تھا (قورنیوں) یعنے شہر قورین کے لوگ اِسکا ذکر (اعمال ۲-۱۰) کی ذیل میں کچھہ لکھا ہے (ف) اِس شہر قورین میں چوتھا حصہ باشندونکا یہودی لوگ تھے (اسکندریوں) یعنے شہر اسکندریہ کے یہودی لوگ (ف) اسکندریہ شہر میں بقول یوسیفس کے ایک لاکھ یہودی رہتے تھے اور اسکندریہ شہر میں پانچ بڑے محلّے یا اطراف تھے جن میں تین محلّے یہودیوں سے آباد تھے وہانکے یہودی بھی اِس عبادت خانہ میں کچھہ تھے (کلکیہ) اِس شہر کا پایہ تخت ترسس تھا اور کلکیہ کے لوگ بھی وہاں تھے (ف) گمان ہے کہ اِن میں پولوس بھی تھا کیونکہ یہہ لوگ اُس کے ملک کے تھے اور اکثر لوگ اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھہ رہتے ہیں (اعمال ۷-۵۸ و ۱۹-۳۹) (اسیا) اِسکا ذکر دیکھو (اعمال ۱۶-۶) کی ذیل میں اسکا دوسرا نام لودیہ تھا اور پایہ تخت اِسکا افسس تھا (ف۱) اتنی جگہ کے لوگ متفق ہوگئے کہ استیفان کا مقابلہ کریں گویا وہ سب کا دشمن ہے (ف۲) حسد اور رشک نے اُنہیں مخالفت پر اُبھارا (ف۳) اکثر مدرسوں اور عبادت خانوں میں اطراف کے لوگ جمع رہا کرتے ہیں اور جب عیسائیوں کی باتیں سنتے ہیں اور جلتے ہیں تو فساد پر آمادہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ ایسے مقاموں میں اکثر طالب علم لوگ اور عابد و زاہد لوگ رہتے ہیں اور اُن میں بہت تعصب ہوا کرتا ہے وہ آپ کو بڑا عالم اور اپنے جتھہ کو دینداروں کا جتھا سمجھا کرتے ہیں اور آپ کو بڑا بحث کرنیوالا جانا کرتے ہیں پر جو کوئی بڑا بحث کرنیوالا ہے وہ اکثر ایمان میں سست اور دینداری میں ظاہر پرست نفسانی آدمی ہوتا ہے الٰہی معرفت اور بات ہے اور فیلسوفی اور علمیت اور بات ہے اِنمیں آسمان اور زمین کا فرق ہے پر یہہ لوگ نہیں جانتے وہ بڑی دینداری اپنی علمیت اور اپنی عقلی تقریروں کو جانتے ہیں اور اپنی لسانی اور چرب زبانی اور نکتہ چینی اور لفظ گیری اور بحث لفظی کو معرفت سمجھتے ہیں وے اندھوں کے اندھے رہنما ہیں اور وہ علم جو سب سے بڑا علم ہے اُسے جانتے بھی نہیں بلکہ جہل مرکب میں پھنسے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں ایسے ہی لوگ ہر جگہ میں زیادہ فساد کرتے ہیں

۱۰ (۱۰) پر وے اُس حکمت اور روح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا سامنا نہ کر سکے

(سامنا نہ کرسکے) بڑے شہر کے بڑے معلم جو بڑی محنتیں اٹھا کے دنیاوی علوم اور شرعی دقایق سیکھے تھے اور اور بہت سے لوگ تھے پر ایک سیچے عیسائی کا سامنا نہ کرسکے کیونکہ وہ خدا کی حکمت سے بولتا تھا دنیاوی حکمت کی کیا طاقت ہے کہ الٰہی حکمت کا سامنا کرے سب نے ایک آدمی سے شکست کھائی کیونکہ اُنکی دانائی اگرچہ دنیاوی بڑی دانائی بھی پر خدا کی دانائی کے سامہنے بالکل نادانی تھی مسیح آپ اپنے اکیلے شاگرد میں بولتا تھا (ف) اِسوقت بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پنڈت جو مہاراج کہلاتے ہیں اور بڑے بڑے مولوی جو جناب فیضماب مشہور ہیں اور بڑے بڑے انگریزی کے لامذہب دہریئے جو بڑے معلم کہلاتے ہیں اور مشہور شخص بھی ہوتے ہیں ایک ادنیٰ کتاب فروش جاہل عیسائی کا سامنا نہیں کرسکتے وہ اُن کی حکمت کو ایک ادنیٰ سی بات سنا کر برباد کردیتا ہے اگر اگرچہ وہ نہ مانیں پر غور کے بعد معلوم ہوجاتا ہے کہ ضرور شکست کھائی کیونکہ خدا عیسائیوں میں ہے (ف) پس اے بھائیو جب مسلمانی مدرسوں اور خانقاہوں وغیرہ کے علما بحث کرنے کو تم سے اُٹھیں تو خداوند یسوع مسیح کے نام سے تم بھی اُن کے سامہنے حاضر ہوجاؤ ضرور تمہاری فتح ہوگی ہاں گالیاں دینگے طعنے مارینگے ٹھٹھہ کرینگے مگر فتحیاب دلایل میں نہونگے (ف) یہہ ساری بھیڑ جولیت کی مانند تھی اور ستیفان بچہ کی مانند تھا داؤد کا نمونہ اُسنے خدا کے نام سے اُنہیں شکست دی (ف) روح اور حکمت کا مقابلہ نہ کرسکے پس ستیفان نہ دنیاوی علم سے بحث کرتا تھا مگر روح سے اور حکمت الٰہی سے بولتا تھا اگر دنیاوی علوم سے بحث کرتا تو ضرور وہ اُسپر فتح پاتے پر اب اس نے فتح پائی اِسلئے چاہیئے کہ منادی ہماری روح سے ہو اور باطنی حکمت سے اور ہم دنیاوی حکمت سے ہرگز بحث نہ کریں روح بڑا ہتھیار ہے شیطان کا سر توڑنے کو (ف) روح سے وے مغلوب ہوتے ہیں دلایل میں مگر روح دشمنی اور مخالفت اور سرکشی سے نہیں بچاتی ہے

11 (۱۱) تب اُنہوں نے بعض مرد گانٹھے جو کہتے تھے کہ ہم نے اُسکو موسیٰ اور خدا کے خلاف کفر بکتے سُنا

(گانٹھے) شریر لوگ جب جواب سے لاچار ہوتے ہیں تو اپنا حقیقی ہتھیار جو فریب اور فساد اور خونریزی کا ہتھیار ہے اُٹھاتے ہیں مارنے کو اُٹھتے ہیں جعلسازی سے مقدمے نکالتے ہیں جھوٹے گواہ بنا کے تہمت کا مقدمہ پیش کرتے ہیں اور اِسی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے فرزند ہیں کیونکہ تہمت لگانا شیطان کا کام ہے اور ایسے کام کے لئے مددگار بھی اُنہیں بہت ملجاتے ہیں کیونکہ وے دینداری کے لباس ہیں اور دین کی مدد کے حیلہ سے عوام کو اُبھارتے ہیں بلکہ خواص بھی اُنکی مدد کرتے ہیں (ف) اسیطرح ایزبل نے مکاری سے نبات کے برخلاف لوگ گانٹھے تھے (۱ سلاطین ۲۱-۱۰) اُنہیں سکھلایا کہ تم کہو کہ ہم نے اُسے (موسیٰ اور خدا کے) خلاف کفر بکتے سُنا ہے کیونکہ ستیفان نے مسیح خداوند کو سنئے